حصہ اول

عام فہم اسلوب میں قرآنی امثلہ اور متنوع تدریبات کے ساتھ عربی گرامر کا ایک نیا انداز

اسمائے اعداد

...سے کسی چیز کے افراد کو شمار کیا جائے، اسے عدد اور

ابہام ہوتا ہے، اس لیے اس کے ابہام کو دور کرنے کے

كَوْكَبًا ﴾ (یوسف 12:4) ''میں نے گیارہ ستار...

كَوْكَبًا معدود یا تمیز ہے جس نے...

اضافت کی دو قسمیں ہیں: 1 لفظی 2 معنوی

جس میں صفت کا صیغہ (اسم فاعل، اسم

حافظُ القرآنِ، طالبُ علمٍ، رأیتُ رجُلا...

رَجُلا مهضومَ الحقِّ، حَسَنُ الوجهِ ''خو...

ضاربًا زیدٍ، دارسُو النَّحْوِ

...صرف تخفیفِ لفظی کا فائدہ

دارالسلام

ریسرچ سنٹر

عام فہم اسلوب میں قرآنی امثلہ اور متنوع تدریبات کے ساتھ عربی گرامر کا ایک نیا انداز

دارالسلام
DARUSSALAM

دارالسلام ریسرچ سنٹر

سعودی عرب (ہیڈ آفس)

شاہ عبدالعزیز بن جلاوی سٹریٹ پوسٹ بکس:22743 الریاض:11416 سعودی عرب

فون:00966 1 4043432-4033962 فیکس:4021659 www.darussalamksa.com

Email: darussalam@awalnet.net.sa info@darussalamksa.com

الریاض ● فون:00966 1 4614483 فیکس:4644945 ● فون:00966 1 4735220 فیکس:4735221
● فون:00966 1 4286641 ● فون/فیکس:00966 1 2860422

جدہ فون:00966 2 6879254 فیکس:6336270 مدینہ منورہ فون:00966 4 8234446,8230038 فیکس:04 8151121

الخبر فون:00966 3 8692900 فیکس:00966 3 8691551 خمیس مشیط فون/فیکس:00966 7 2207055

فون:0500887341 فیکس:8691551 قصیم (بریدہ) فون:0503417156 فیکس:00966 6 3696124

امریکہ ● فون:001 718 625 5925 ● 001 713 722 0419 ● کینیڈا ● فون:001 416 4186619

لندن ● فون:0044 20 77252246-0044 20 85394885 ● 0044 0121 7739309

متحدہ عرب امارات ● فون:00971 6 5632623 فیکس:5632624 فرانس فون:0033 01 480 52928 فیکس:0033 01 480 52997

انڈیا ● فون:0091 44 45566249 موبائل:0091 98841 12041 ● فون:0091 22 2373 4180

● فون:0091 40 2451 4892 موبائل:0091 98493 30850 ● فون:0091 44 42157847

سری لنکا ● فون:0094 115 358712 ● فون:0094 114 2669197

پاکستان ہیڈ آفس ومرکزی شوروم

36 لوئر مال، سیکرٹریٹ سٹاپ لاہور فون:0092 42 373 240 34,372 400 24,372 32 4 00 فیکس:042 373 540 72

● غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور فون:0092 42 371 200 54 فیکس:042 373 207 03

● Y بلاک، کول کمرشل مارکیٹ، دکان:2 (گراؤنڈ فلور) ڈیفنس، لاہور فون:0092 42 356 926 10

کراچی مین طارق روڈ، نادرن ہال سے (بہادرآباد کی طرف) دوسری گلی کراچی فون:0092 21 343 939 36 فیکس:0092 21 343 939 37

اسلام آباد F-8 مرکز، اسلام آباد فون/فیکس:0092 51 22 815 13

info@darussalampk.com | www.darussalampk.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم
اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں
جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے

نگرانِ اعلیٰ

عبدالمالک مجاہد

مؤلفین

- ابوالحسن حافظ عبدالخالق
- مولانا مفتی عبدالولی خان
- مولانا محمد عمران صارم
- مولانا حافظ عبدالسمیع
- مولانا محمد یوسف قصوری
- مولانا ابونعمان بشیر احمد

نظرِ ثانی

- شیخ الحدیث مولانا عبدالعزیز نورستانی (جامعہ اثریہ، پشاور)
- شیخ الحدیث حافظ عبدالعزیز علوی (جامعہ سلفیہ، فیصل آباد)
- شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمٰن ضیاء (ابن تیمیہ، لاہور)
- شیخ الحدیث مولانا خالد بن بشیر مرجالوی (جامعہ محمدیہ، گوجرانوالہ)
- مولانا مفتی محمد اویس (دارالعلوم، گوجرانوالہ)

فہرست

عرض ناشر

''قواعد النحو'' کا حصہ اول آپ کے زیرِ مطالعہ ہے۔ علمِ نحو تمام عربی علوم و معارف کے لیے ستون کی حیثیت رکھتا ہے کیونکہ تمام عربی علوم اسی کی مدد سے چہرہ کشا ہوتے ہیں۔

علومِ نقلیہ کی جلالت و عظمت اپنی جگہ مگر یہ بھی حقیقت ہے کہ ان کے اسرار و رموز اور معانی و مفاہیم تک رسائی علمِ نحو کے بغیر ممکن نہیں۔ کیا ہم کلام اللہ کا ادراک، دقیق تفسیری نکات کی معرفت، احادیث رسول ﷺ، اصول و قواعد، ادلۂ احکام اور دیگر اصولی وفقہی مسائل کا علم وفہم اس فنِ جلیل کی مدد کے بغیر حاصل کر سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ یہی وہ عظیم فن ہے جس کی بدولت انسان ائمہ کے مرتبے اور مجتہدین کی منزلت تک پہنچ جاتا ہے۔ اسی لیے کہا گیا ہے:

''سلف وخلف کے تمام ائمہ کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ مرتبۂ اجتہاد تک پہنچنے کے لیے علمِ نحو شرطِ لازم ہے۔ چاہے کوئی شخص جامع العلوم بن جائے مگر وہ مجتہد کے درجے تک اسی وقت رسائی پائے گا جب وہ نحو جان لے اور اس کے وسیلے سے ان معانی و مفاہیم کا علم حاصل کرے جن کی معرفت صرف اسی علم کی بدولت ممکن ہے، اسی لیے مرتبۂ اجتہاد تک دسترس اسی علم پر موقوف ہے اور اس کی تکمیل اسی کے ساتھ ہوتی ہے۔'' (لمع الأدلة لأبي البركات كمال الدين بن محمد الأنباري، م 577ھ)

حق یہ ہے کہ قرآن و سنت اور دیگر عربی علوم سمجھنے کے لیے ''علمِ نحو'' کلیدی حیثیت رکھتا ہے، اس کے بغیر علومِ اسلامیہ کی گہرائی و گیرائی اور وزن و وقار تک پیش قدمی کا کوئی امکان نہیں۔

جب تک عربی زبان جزیرۃ العرب تک محدود اور اہل زبان کے ساتھ مخصوص رہی، وہ ایک نسل سے دوسری نسل تک بصیغۂ وراثت اپنے فطری اسلوب کی شان سے منتقل ہوتی رہی۔ اولاد اپنے والدین اور اپنے ماحول سے زبان و بیان کے رموز اخذ کرتی تھی، بچہ فطری طور پر آغوشِ مادر میں زبان سیکھتا اور صحیح طور پر بولتا تھا اور

جوان ہو کر زبان و بیان کا جادو جگاتا تھا۔ مگر جب اسلام کی دعوت جزیرۃ العرب سے باہر نکل کر دنیا کے اطراف و اکناف میں پھیلی اور دنیا کی بہت بڑی آبادی اسلام کے سایۂ امن و عافیت میں آئی تو قرآن مجید کا سمجھنا، حدیث سے واقف ہونا، نت نئے مسائل کا استنباط کرنا اور درجہ بدرجہ بدلتے ہوئے حالات میں اسلام کی ترجمانی اور مسلمانوں کی رہنمائی کرنا علمائے کرام کے لیے فرض لازم ٹھہرا اور اس مقصد کے لیے عربی کے قواعد وضوابط پر عبور شرطِ لازم کی حیثیت اختیار کر گیا۔ یہی مرحلہ تھا جب نحو کی تدوین اور اس سلسلے میں مختلف کتابوں کی تصنیف کی ضرورت پیش آئی۔

علم نحو کے واضع اول ابوالاسود دُؤلی (م 69ھ) ہیں۔ ان کا تعلق بنو کنانہ کے قبیلے سے تھا۔ ان کا شمار فقہائے تابعین میں ہوتا ہے، انھوں نے والیِ بصرہ زیاد کے ایما پر اس فن کے قاعدے اور ضابطے بنائے۔

نحو وصرف کی کتابوں کی تدوین وتصنیف میں عرب علماء کے ساتھ ساتھ عجمی علماء نے بھی گرانقدر حصہ لیا بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ عجمی علماء اس ہنر میں کچھ زیادہ ہی فعال اور نمایاں رہے تو یہ بات بعید از حقیقت نہیں ہوگی۔ چنانچہ اس باب میں متقدمین میں سیبویہ (م 180ھ)، متوسطین میں زمخشری (م 583ھ) اور ابوعلی فارسی (م 377ھ) اور متاخرین میں سید شریف جرجانی (م 816ھ) اور مولانا عبدالرحمٰن جامی (م 898ھ) کا نامِ نامی خاص طور پر قابلِ ذکر ہے۔

جب تعلیم وتدریس کا یہ عالمگیر فطری اصول مان لیا گیا کہ علم وفن کا پہلا تعارف طالب علم کی مادری زبان ہی میں ہونا چاہیے تو اس رفیع الشان فن کے ارتقائی دروازے آپ ہی آپ کھل گئے اور مختلف قوموں، طرح طرح کی بولیوں اور مختلف علاقوں کے علمائے کرام نے اپنی اپنی مقامی زبان میں اس فن عظیم پر کتابوں کی کتابیں تصنیف کر ڈالیں۔ تاریخِ اسلام کا یہ باب کتنا عجیب اور عظیم ہے کہ عربی زبان کی صحیح تدریس وترویج اور تاثیر بڑھانے کا اعزاز عجمی اور خاص طور پر ہندی علمائے کبار کے حصے میں آیا ہے۔ چونکہ افغانوں کی فرمانروائی کے عہد میں ہندوستان کی سرکاری زبان فارسی تھی، اسی طرح مغل حکمرانوں کے دور میں بھی فارسی ہی ہندوستانی اشرافیہ کی مادری اور ملک کی سرکاری زبان تھی، اس لیے ہندی علمائے کرام نے بھی صرف ونحو کی کتابیں فارسی میں لکھنی شروع کر دیں۔

پھر جب زمانے اور زندگی کی گردش اور حالات وحوادث کے اُلٹ پھیر نے فارسی کا ورق بھی الٹ دیا اور

برصغیر کے باشندوں کے لیے فارسی اجنبی ہوگئی تو برصغیر کے اجل علماء نے اردو میں صرف ونحو کی کتابوں کی تالیف کا آغاز کیا۔ مولوی ڈپٹی نذیر احمد دہلوی نے ''مايغنيك في الصرف'' مولانا عبدالرحمٰن امرتسری نے ''کتاب الصرف'' اور ''کتاب النحو'' مولوی عبدالستار خان نے ''عربی کا معلم'' اور دیگر علمائے کرام نے متعدد کتابیں لکھیں۔

ان علمائے کرام کی طرف سے اردو زبان میں صرف ونحو کی کتابیں لکھنے کا مقصد لسانی اصول وقواعد کی تسہیل و تفہیم اور عربی زبان کی ترویج و اشاعت ہی تھا۔ کیونکہ فن تعلیم کا اصول اور تجربہ یہ ہے کہ اگر ابتدائی طور پر کوئی مضمون مادری زبان میں ذہن نشین ہو جائے تو پھر اسے کسی بھی اجنبی زبان میں تفصیل و اضافہ سمیت بخوبی پڑھا اور سمجھا جاسکتا ہے۔ زیرِ نظر کتاب اسی مقصد کے تحت الثانوية الخاصة کے لیے لکھی گئی ہے۔اس کی چند نمایاں خصوصیات درج ذیل ہیں:

﴿1﴾ قواعد و مسائل بہت عام فہم اور آسان اسلوب میں پیش کیے گئے ہیں۔ ﴿2﴾ قواعد و مسائل میں راجح قول اُجاگر کرنے کا التزام کیا گیا ہے۔ ﴿3﴾ قواعد اور مثالوں کی صحت و درستی کا امکان بھر اہتمام کیا گیا ہے۔ ﴿4﴾ محل استشہاد کی الفاظ اور الوان کے ذریعے وضاحت کی گئی ہے۔ ﴿5﴾ یہ کتاب قرآنِ کریم سے اخذ کردہ مثالوں اور استشہادات سے مزین ہے۔ قرآنی مثالیں جلی خط میں براہِ راست مصحف ہی سے لے کر جلوہ نما کر دی گئی ہیں۔ ﴿6﴾ یہ کتاب خاص طور پر بامعنی محاورات سے مزین ہے۔ ﴿7﴾ طالبانِ علم کی آسانی کے لیے درج کردہ مثالوں کا سلیس اردو میں ترجمہ بھی پیش کر دیا گیا ہے۔ ﴿8﴾ طالب علم کی ذہنی استعداد اور علمی درجے کا لحاظ رکھا گیا ہے اور آسانی سے سمجھ میں آنے والی عبارتیں تحریر کی گئی ہیں۔ ﴿9﴾ قواعد کی تطبیق و اجرا کے لیے ہر سبق کے بعد تدریبات یعنی تدریسی مشقیں بھی دی گئی ہیں اور ان کی دلکشی اور تاثیر بڑھانے کے لیے تنوع کا اسلوب اختیار کیا گیا ہے، یعنی تدریبات میں استفہامی، انشائی اور معروضی انداز ملحوظ رکھا گیا ہے۔ بعض تدریبات زبانی ہیں اور بعض تحریری ہیں۔ ﴿10﴾ عربی الفاظ کی تشکیل (اعراب) بلادِ عرب کی عربی کتابوں کے مطابق کی گئی ہے، تاکہ طلبہ شروع ہی سے اس طرز سے مانوس ہو جائیں۔ ﴿11﴾ ہر سبق کے آخر میں سبق سے متعلقہ ترکیب بھی دی گئی ہے۔ ﴿12﴾ فن کی معتبر عربی کتابوں مُغنِي اللَّبِيب، شرح ابن عقيل، أَوْضَحُ الْمَسَالِك، شرح قطر النَّدٰى، النحو الوافي، جامع الدروس العربية اور النحو الواضح کے علاوہ دیگر فارسی اور اردو کتابوں سے بھی اخذ و استفادہ کیا گیا ہے۔ اور اس سلسلے میں ان اغلاط و تسامحات سے بچنے کی پوری کوشش کی گئی ہے جو بعض

فارسی اور اردو کتابوں میں راہ پا گئی ہیں، مثلاً: کسی کتاب میں کہیں قاعدہ اور ضابطہ غلط یا ناقص ہے اور کہیں عربی الفاظ کے صحیح ترجمے کے لیے مطلوبہ توجہ نہیں دی گئی۔

یہ کتاب وفاق المدارس السّلفیہ کے چیئرمین سینیٹر پروفیسر ساجد میر (امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث، پاکستان)، ڈاکٹر حافظ عبدالکریم (ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث، پاکستان)، چودھری محمد یٰسین ظفر (ناظم اعلیٰ وفاق المدارس السّلفیہ، پاکستان)، مولانا محمد یونس بٹ نگران وفاق المدارس السّلفیہ اور دیگر اکابر علمائے کرام کے حکم کے مطابق انھی کی سرپرستی اور نگرانی میں تیار کی گئی ہے۔ نصاب کمیٹی کے تجربہ کار ارکان اور علومِ اسلامیہ وعربیہ کے ماہر معلمین مولانا مفتی عبدالولی خان، ابوالحسن حافظ عبدالخالق، مولانا عمران صارم، مولانا حافظ عبدالسمیع، مولانا محمد یوسف قصوری اور ابونعمان مولانا بشیر احمد نے اس کتاب کی تحریر وترتیب میں بڑی محنت سے حصہ لیا ہے اور مہارتِ فن، باریک بینی اور احساسِ ذمہ داری کا ثبوت دیا ہے۔ اس سلسلے میں محترم پروفیسر محمد یحییٰ چیئرمین نصاب کمیٹی سے گاہے گاہے مشورہ لیتے رہے۔ اس طرح زبان و بیان کے کتنے اہم بنیادی قاعدے اور ضابطے کتنی خوبصورتی سے الفاظ وعبارات میں منتقل ہوگئے ہیں۔ سونے پر سہاگہ یہ کہ وفاق المدارس کے اکابر علمائے کرام نے اس پر نظرِثانی بھی فرمائی ہے۔ یوں یہ کتاب عربی کے تدریسی سرمائے میں ایک قیمتی اضافہ اور عربی سیکھنے کے آرزومندوں کے لیے ایک نادر تحفہ ہے۔ چونکہ یہ دارالسلام کے زیرِاہتمام اپنی نوعیت کا پہلا کام ہے اس لیے عجب نہیں کہ اس میں بعض تسامحات راہ پا گئی ہوں، لہٰذا قارئین کرام اور علمائے عظام سے درخواست ہے کہ وہ اس کتاب کو بے داغ اور خوب سے خوب تر بنانے کے لیے ممکنہ اغلاط وتسامحات کی نشاندہی فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں ان کی اصلاح کر دی جائے۔

میں دارالسلام لاہور کے مدیر عزیزی حافظ عبدالعظیم اسد، شعبہ نصاب سازی اور کمپوزنگ و ڈیزائننگ کے محترم کارکنوں کا شکرگزار ہوں کہ ان کی محنت اور ہنرمندی سے اتنی اچھی اور اہم کتاب منظر عام پر آ رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب عزیزوں کو جزائے خیر دے۔

خادم کتاب وسنت

عبدالمالک مجاہد

مینجنگ ڈائریکٹر دارالسلام الریاض، لاہور

ستمبر 2012ء

سبق: 1

مبادیات

نحو کی لغوی تعریف: لغت میں لفظ ''نحو'' بہت سے معانی کے لیے آتا ہے، جن میں سے چند ایک مندرجہ ذیل ہیں:

1. جہت، جیسے: ذَهَبْتُ نَحْوَ فُلَانٍ ''میں فلاں کی جانب گیا۔''
2. مثل، جیسے: سَعْدٌ نَحْوُ سَعِيدٍ ''سعد سعید کی مثل ہے۔''
3. مقدار، جیسے: عِنْدِي نَحْوُ أَلْفِ دِرْهَمٍ ''میرے پاس بمقدار ایک ہزار درہم ہیں۔''
4. طریق (راستہ) جیسے: هٰذَا نَحْوٌ سَوِيٌّ ''یہ ہموار راستہ ہے۔''
5. قصد کرنا، جیسے: نَحَوْتُ نَحْوَ الْمَسْجِدِ ''میں نے جانبِ مسجد کا قصد کیا۔''

اصطلاحی تعریف: هُوَ عِلْمٌ بِأُصُولٍ وَّ قَوَاعِدَ يُعْرَفُ بِهَا أَحْوَالُ أَوَاخِرِ الْكَلِمِ الثَّلَاثِ مِنْ حَيْثُ الْإِعْرَابِ وَالْبِنَاءِ، وَ كَيْفِيَّةُ تَرْكِيبِ بَعْضِهَا مَعَ بَعْضٍ.

''نحو ان اصول و قواعد کے جاننے کا نام ہے جن کے ذریعے تینوں کلمات (اسم، فعل اور حرف) کے آخر کی حالت معرب و مبنی ہونے کے لحاظ سے معلوم کی جاتی ہے اور انھیں ایک دوسرے کے ساتھ جوڑنے (جملہ بنانے) کا طریقہ معلوم ہوتا ہے۔''

علم نحو کی اہمیت و ضرورت: عربی زبان سیکھنے کے لیے علمِ نحو کا جاننا بہت ضروری ہے کیونکہ کسی بھی جملے کا صحیح معنی اس وقت تک معلوم نہیں ہوسکتا جب تک اس کی ترکیب درست نہ ہو۔ اور صحیح ترکیب کی معرفت علمِ نحو پر موقوف ہے۔ نحو کی اہمیت میں یہ مقولہ معروف ہے:

«اَلنَّحْوُ فِي الْعُلُومِ كَالْبَدْرِ فِي النُّجُومِ».

''نحو کا دیگر علوم میں وہی مقام و مرتبہ ہے جو چودھویں کے چاند کا ستاروں میں ہے۔''

نحو کی یہ اہمیت اس وجہ سے بھی ہے کہ بسا اوقات اعراب کی معمولی غلطی سے مفہوم بہت زیادہ تبدیل ہو جاتا ہے اور معنی غلط ہو جاتا ہے، مثلاً: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿ وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ ﴾ (البقرة 124:2) ''اور جب ابراہیم (علیہ السلام) کو اس کے رب نے آزمایا۔'' اگر اعراب میں غلطی کی جائے اور لفظ ''ابراہیم'' کو نصب کی بجائے رفع دے کر وَاِذِ ابْتَلٰى إِبْرَاهِيمُ رَبَّهٗ پڑھا جائے تو اس کا معنی ہوگا: ''اور جب ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے رب کو آزمایا۔'' یہ معنی غلط ہے۔

نحو کا واضعِ اول: نحو کے واضعِ اول کے بارے میں مختلف اقوال ہیں:

1. خلیفۂ ثانی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
2. خلیفۂ چہارم علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
3. ابو الاسود الدؤلی رحمہ اللہ
4. نصر بن عاصم رحمہ اللہ
5. عبد الرحمٰن بن ہرمز رحمہ اللہ

راجح قول: راجح قول کے مطابق ابو الاسود الدؤلی رحمہ اللہ علمِ نحو کے واضعِ اول ہیں۔

موضوع: اس علم کا موضوع کلمہ اور کلام ہے۔

غرض و غایت: (1) اس علم کے سیکھنے کا مقصد یہ ہے کہ انسان عربی زبان کے استعمال میں غلطی سے محفوظ رہے۔ (2) قرآن و سنت کا صحیح فہم حاصل ہو۔

حکم اس علم کا سیکھنا فرضِ کفایہ ہے۔

1. نحو کی لغوی و اصطلاحی تعریف کریں۔
2. علم نحو کی ضرورت و اہمیت بیان کریں۔
3. نحو کا واضعِ اول کون ہے؟ نیز علم نحو کا موضوع، غرض و غایت اور حکم بیان کریں۔

سبق: 2

مفرد اور مرکب

حروف ہجاء پر مشتمل وہ آواز جو انسان کے منہ سے نکلے، اسے ''لفظ'' کہتے ہیں، اس کی دو قسمیں ہیں:

① بامعنی ② بے معنی

- بامعنی: بامعنی لفظ کو ''موضوع'' کہتے ہیں، جیسے: زَيْدٌ، ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾
- بے معنی: بے معنی لفظ کو ''مہمل'' کہتے ہیں، جیسے: دَيْزٌ (زَيْدٌ کا مقلوب)۔

بامعنی لفظ کی دو قسمیں ہیں: ① مفرد ② مرکب

مفرد

مفرد کو کلمہ بھی کہتے ہیں۔

- **اَلْكَلِمَةُ**: لَفْظٌ وُضِعَ لِمَعْنًى مُفْرَدٍ. ''(کلمہ) وہ لفظ ہے جو مفرد معنی کے لیے وضع کیا گیا ہو۔'' جیسے: خَالِدٌ، نَصَرَ (بغیر ضمیر کے)، فِي.
- کلمہ کی اقسام: کلمہ کی تین قسمیں ہیں: ① اسم ② فعل ③ حرف

اسم: وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی پر بذات خود دلالت کرے اور اس میں کوئی زمانہ نہ پایا جائے، جیسے: مُحَمَّدٌ، أَحْمَدُ، زَيْنَبُ، اَلْقَمَرُ، وَلَدٌ.

فعل: وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی پر بذات خود دلالت کرے اور اس میں تین زمانوں میں سے کوئی زمانہ بھی پایا جائے، جیسے: نَصَرَ ''اس نے مدد کی۔'' يَنْصُرُ ''وہ مدد کرتا ہے یا کرے گا۔'' أُنْصُرْ ''تو ایک مرد مدد کر۔''

حرف: وہ کلمہ ہے جو اپنا معنی جملے میں واقع ہوئے بغیر نہ بتا سکے اور اس میں تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ بھی

نہ پایا جائے، جیسے: مِنْ ، إِلٰی ، فِي.

مرکب

اَلْمُرَكَّبُ: هُوَ مَا يَتَرَكَّبُ مِنْ كَلِمَتَيْنِ أَوْ أَكْثَرَ. ''مرکب وہ ہے جو دو یا دو سے زائد کلموں سے مل کر بنے۔''

مرکب کی اقسام: مرکب کی دو قسمیں ہیں: (1) مرکب مفید (2) مرکب غیر مفید

مرکب مفید: مرکب مفید وہ ہے کہ جب بات کرنے والا بات کرکے خاموش ہو جائے تو سننے والے کو کسی واقعے کی خبر یا کسی چیز کی طلب معلوم ہو، جیسے: ﴿وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ﴾ (الأنفال 8:66) ''اور اللہ (تعالیٰ) صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔'' ﴿وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ﴾ (طٰہٰ 20:14) ''اور میری یاد کے لیے نماز قائم کر۔''

اسے جملہ، کلام، مرکب تام اور مرکب اسنادی بھی کہتے ہیں۔

مرکب غیر مفید: مرکب غیر مفید وہ ہے کہ جب متکلم بات کرکے خاموش ہو جائے تو سننے والے کو اس بات سے کسی واقعے کی خبر یا کسی چیز کی طلب معلوم نہ ہو، جیسے: كِتَابُ عَلِيٍّ ''علی کی کتاب'' رَجُلٌ عَالِمٌ ''عالم آدمی۔'' اسے مرکب ناقص بھی کہتے ہیں۔

سوالات و تدریبات

1. لفظ کسے کہتے ہیں؟ اس کی اقسام بیان کریں۔
2. اسم، فعل اور حرف کی تعریف کریں۔
3. مرکب کی تعریف مع اقسام ذکر کریں۔
4. مفرد اور مرکب کی پانچ پانچ مثالیں لکھیں۔
5. مندرجہ ذیل مرکبات میں سے مرکب مفید اور غیر مفید کو الگ الگ کریں، نیز معانی بھی تحریر کریں:

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ.	صَلَاةُ الصُّبْحِ.	حَجٌّ مَبْرُورٌ.
أَحْمَدُ طَالِبٌ مُجْتَهِدٌ.	خَمْسَةَ عَشَرَ.	اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ.
اَلْكَعْبَةُ بَيْتُ اللّٰهِ.	حَيَاةٌ طَيِّبَةٌ.	صَوْمُ رَمَضَانَ.

سبق: 3

اسم کا بیان

اَلِاسْمُ: كَلِمَةٌ دَلَّتْ عَلٰى مَعْنًى فِي نَفْسِهَا وَ لَمْ تَقْتَرِنْ بِزَمَانٍ. ''اسم وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی پر بذات خود دلالت کرے اور اس میں کوئی زمانہ نہ پایا جائے۔'' جیسے: خَالِدٌ، عَائِشَةُ، كِتَابٌ، كُرَّاسَةٌ.

علاماتِ اسم

	علامت	مثال		علامت	مثال
①	شروع میں اَلْ ہو	﴿اَلْحَمْدُ﴾	②	شروع میں حرف جر ہو	﴿بِسْمِ اللهِ﴾
③	شروع میں حرف ندا ہو	﴿يٰاٰدَمُ﴾	④	آخر میں تنوین ہو	﴿حَكِيْمٌ﴾
⑤	تائے تانیث متحرکہ (تائے مدوّرہ) ہو	﴿مُؤْمِنَةٌ﴾	⑥	تثنیہ ہو	مُسْلِمَانِ مُسْلِمَيْنِ
⑦	جمع ہو	﴿مُسْلِمُوْنَ﴾ ﴿مُسْلِمِيْنَ﴾ [٣]	⑧	مصغّر ہو	عُبَيْدٌ
⑨	منسوب ہو	مَكِّيٌّ	⑩	موصوف ہو	﴿رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ﴾
⑪	مضاف ہو	كِتَابُ اللهِ	⑫	ضمیر ہو	﴿هُوَ﴾
⑬	اسم اشارہ ہو	﴿هٰذَا﴾	⑭	اسم موصول ہو	﴿الَّذِیْ﴾

[٣] فعل بذاتِ خود تثنیہ یا جمع نہیں ہوتا بلکہ فاعل یا نائب فاعل کی ضمیر کے اعتبار سے اسے تثنیہ یا جمع کہا جاتا ہے۔

⑮	مسند الیہ ہو	﴿اَللّٰہُ خٰلِقُ کُلِّ شَیْءٍ﴾ (الزمر 39:62)	⑯	غیر منصرف ہو	عُمَرُ

تدریب

مندرجہ ذیل جملوں میں اسم کی شناخت کریں اور اس کی علامت بیان کریں:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ — تَعُودُ الطُّيُورُ إِلٰى عِشَاشِهَا قُبَيْلَ الْمَغْرِبِ.

فِي فَصْلِنَا طَالِبٌ مِصْرِيٌّ. — اَلْخَطَّانِ الْمُتَوَازِيَانِ لَا يَلْتَقِيَانِ.

نَحْنُ نُكْرِمُ أَسَاتِذَتَنَا. — هٰؤُلَاءِ إِخْوَتِي.

سَلَامَةُ الْإِنْسَانِ فِي حِفْظِ اللِّسَانِ. — اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ مِّنَ النَّارِ.

اُطْلُبِ الْعِلْمَ مِنَ الْمَهْدِ إِلَى اللَّحْدِ. — أَكَلَ الْوَلَدُ الْخُبْزَيْنِ مَعَ الْجُبْنِ.

اَلْإِنْسَانُ حَرِيصٌ عَلٰى مَا مُنِعَ مِنْهُ. — يَا حَامِدُ! احْتَرِمِ الْكَبِيرَ.

اسم کی اقسام

اسم کومختلف اعتبار سے کئی قسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے، ان میں سے چند ایک مندرجہ ذیل ہیں:

1. معین اور غیر معین ہونے کے اعتبار سے (معرفہ ونکرہ)
2. جنس کے اعتبار سے (مذکر ومؤنث)
3. عدد کے اعتبار سے (واحد، تثنیہ وجمع)
4. اعراب و بناء کے اعتبار سے (معرب ومبنی)

اب ہم ان تمام اقسام کو تفصیل کے ساتھ پڑھتے ہیں۔

سبق: 4

معرفہ ونکرہ

مُعیَّن اور غیر مُعیَّن ہونے کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں: ① معرفہ (معیّن) ② نکرہ (غیر معیّن)

اَلْمَعْرِفَةُ: اِسْمٌ يَدُلُّ عَلٰى مُعَيَّنٍ. ''معرفہ وہ اسم ہے جو ایک **معین** چیز پر دلالت کرے۔'' جیسے: مَكَّةُ، اَلْكِتَابُ.

معرفہ کی اقسام: اسم معرفہ کی سات قسمیں ہیں:

① **ضمیر:** وہ اسم جامد جو متکلم، مخاطب یا غائب پر دلالت کرے، جیسے: أَنَا، أَنْتَ، هُوَ.

② **عَلَم:** وہ اسم جو کسی خاص شخص، جگہ یا چیز کا نام ہو، جیسے: عُمَرُ، مَكَّةُ، دَاحِسٌ ''گھوڑے کا عَلَم۔''

③ **اسم اشارہ:** وہ اسم جس کے ساتھ کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے، جیسے: هٰذَا، ذٰلِكَ.

④ **اسم موصول:** وہ اسم جو صلہ اور عائد کے بغیر جملے کا جز نہ بن سکے، جیسے: اَلَّذِي، اَلَّتِي.

⑤ **اسم معرَّف باللام:** وہ اسم جس پر أَلْ برائے تعریف داخل ہو، جیسے: اَلرَّجُلُ، اَلْكِتَابُ.

⑥ **معرَّف بالاضافت:** وہ اسم جو مذکورہ بالا پانچ اسماء میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو، جیسے: هٰذَا كِتَابُهُ، هٰذَا كِتَابُ عُمَرَ، كِتَابُ هٰذَا الطَّالِبِ مَفْتُوحٌ، كِتَابُ الَّذِي ذَهَبَ مُغْلَقٌ، كِتَابُ الرَّجُلِ جَدِيدٌ.

⑦ **منادیٰ مقصود:** وہ اسم نکرہ جس کی حرف ندا کے ذریعے تعیین مقصود ہو، جیسے: يَا رَجُلُ.

اَلنَّكِرَةُ: هُوَ اسْمٌ يَدُلُّ عَلٰى غَيْرِ مُعَيَّنٍ. ''نکرہ وہ اسم ہے جو ایک **غیر معین** چیز پر دلالت کرے۔'' جیسے: رَجُلٌ ''کوئی مرد'' دَوَاةٌ ''کوئی دوات''

سوالات و تدریبات

① معرفہ ونکرہ کی تعریف مع مثال بیان کریں۔

② معرفہ کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟

③ مندرجہ ذیل آیات کا ترجمہ کر کے ان میں مذکور اسمائے معرفہ ونکرہ کی نشاندہی کریں:

﴿إِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِىْ لِلَّتِىْ هِىَ اَقْوَمُ﴾، ﴿اَنَاْ يُوْسُفُ وَهٰذَآ اَخِىْ﴾، ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ ﴿اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾، ﴿رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾

④ مندرجہ ذیل جملوں میں اسم معرفہ کو پہچان کر اس کی قسم کا تعین کریں:

كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ ثَالِثَ خَلِيفَةٍ لِلْمُسْلِمِينَ.

صَدِيقِي مُجْتَهِدٌ.

وَقَعَتِ الْكُرَةُ فِي الْحَدِيقَةِ.

أُحِبُّ الَّذِينَ عَلَّمُونِي.

رِسَالَةُ مُحَمَّدٍ ﷺ آخِرُ الرِّسَالَاتِ.

هٰذَا كِتَابٌ نَافِعٌ.

يَا طُلَّابُ! اجْتَهِدُوا فِي دُرُوسِكُمْ.

أَكْرَمَكَ اللّٰهُ!

سبق: 5

مذکر ومؤنث

جنس کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں: ① مذکر ② مؤنث

اَلْمُذَكَّرُ: مَا خَلَا عَنْ عَلَامَاتِ التَّأْنِيثِ. ''مذکر وہ اسم ہے جس میں تانیث کی علامت (لفظاً و تقدیراً) نہ ہو۔'' جیسے: رَجُلٌ، كِتَابٌ.

اَلْمُؤَنَّثُ: مَا فِيهِ عَلَامَةُ التَّأْنِيثِ لَفْظًا أَوْ تَقْدِيرًا. ''مؤنث وہ اسم ہے جس میں لفظاً یا تقدیراً تانیث کی علامت پائی جائے۔'' جیسے: اِمْرَأَةٌ، أَرْضٌ.

علاماتِ تانیث: علامات تانیث تین ہیں:

〈1〉 **تائے تانیث مدورۃ:** جس اسم کے آخر میں تائے تانیث مدورہ (ۃ) ہو، وہ اسم مؤنث ہوتا ہے، خواہ اس کا استعمال مذکر کے لیے ہو، مثلاً: طَلْحَةُ، یہ علامت اسمائے جامدہ اور صفات دونوں میں پائی جاتی ہے اور قیاساً اسم فاعل، صفت مشبہ اور اسم مفعول وغیرہ کی تانیث بناتے ہوئے ہر ایک کے آخر میں لگائی جاتی ہے، جیسے: نَاصِرٌ سے نَاصِرَةٌ، جَمِيلٌ سے جَمِيلَةٌ اور مَقْتُولٌ سے مَقْتُولَةٌ.

〈2〉 **أَلِفُ التَّأْنِيثِ الْمَقْصُورَةُ:** جس اسم کے آخر میں الف مقصورہ زائدہ برائے تانیث ہو وہ بھی مؤنث ہوتا ہے، جیسے: حُبْلٰى، صُغْرٰى. اسم تفضیل کی مؤنث الف مقصورہ لگانے سے بنتی ہے، جیسے: أَحْسَنُ سے حُسْنٰى.

〈3〉 **أَلِفُ التَّأْنِيثِ الْمَمْدُودَةُ:** جس اسم کے آخر میں الف ممدودہ برائے تانیث ہو وہ بھی مؤنث ہوتا ہے، جیسے: حَمْرَاءُ، صَحْرَاءُ.

جو صفت مشبہ أَفْعَلُ کے وزن پر ہو، اس کی مؤنث ہمیشہ الف ممدودہ لگانے سے بنتی ہے، جیسے: أَبْيَضُ سے بَيْضَاءُ.

مؤنث کی اقسام: مؤنث کی دو اعتبار سے تقسیم ہوتی ہے: 〈1〉 علامتِ تانیث کے اعتبار سے 〈2〉 ذات کے اعتبار سے

❊ علامت تانیث کے اعتبار سے مؤنث کی تین قسمیں ہیں:

① مؤنث لفظی فقط: وہ مؤنث جو تانیث کی ظاہری علامت پر مشتمل ہو، لیکن اس کا مدلول مذکر ہو، جیسے: حَمْزَةُ، أُسَامَةُ، زَكَرِيَّاءُ (مردوں کے نام)

② مؤنث معنوی فقط: وہ مؤنث جو ظاہری علامتِ تانیث سے خالی ہو، جیسے: زَيْنَبُ، سُعَادُ (مؤنث اعلام) وغیرہ اور عَيْنٌ، رِجْلٌ، بِئْرٌ وغیرہ۔

اس کی شناخت کے تین طریقے ہیں:

① اس کی طرف لوٹنے والی ضمیر مؤنث ہو، جیسے: اَلْأَرْضَ زَرَعْتُهَا، وَالْعَيْنَ كَحَلْتُهَا.

② اس کی صفت مؤنث آئے، جیسے: يَدٌ رَحِيمَةٌ، عَيْنٌ جَارِيَةٌ.

③ اس کی تصغیر بناتے وقت ''ة'' آئے، جیسے: أُذُنٌ سے أُذَيْنَةٌ، عَيْنٌ سے عُيَيْنَةٌ.

③ مؤنث لفظی و معنوی: وہ مؤنث جس میں تانیث کی ظاہری علامت بھی ہو اور اس کا مدلول بھی مؤنث ہو، جیسے: فَاطِمَةُ، عَائِشَةُ، سُعْدٰى، حَسْنَاءُ، نَحْلَةُ، حَيْفَاءُ (مؤنث اعلام) اور أَسَدَةٌ، شَجَرَةٌ، دُنْيَا (غیر اعلام)

❊ ذات کے اعتبار سے مؤنث کی دو قسمیں ہیں: ① حقیقی ② غیر حقیقی یا مجازی

مؤنث حقیقی: وہ مؤنث جس میں توالد و تناسل کی صلاحیت ہو، جیسے: اِمْرَأَةٌ، نَاقَةٌ، عُصْفُورَةٌ.

مؤنث غیر حقیقی یا مجازی: وہ مؤنث جس میں توالد و تناسل کی صلاحیت نہ ہو۔ اس کی دو قسمیں ہیں:

① مؤنث مجازی لفظی: وہ مؤنث ہے جس میں تانیث کی ظاہری علامت موجود ہو، جیسے: وَرَقَةٌ، سَفِينَةٌ وغیرہ۔

② مؤنث مجازی تقدیری: وہ مؤنث ہے جس میں تانیث کی علامت ظاہراً نہ ہو بلکہ تقدیراً (ملحوظ) ہو، جیسے: دَارٌ، شَمْسٌ وغیرہ، اسے مؤنث سماعی بھی کہتے ہیں۔

مؤنث کی دیگر اقسام: مؤنث کی یہ پانچ اقسام کبھی ایک دوسرے کے ساتھ جمع ہو جاتی ہیں، پھر اسے وہ نام دیا جاتا ہے جو دونوں انواع کو شامل ہو، جیسے:

مؤنث حقیقی لفظی: وہ مؤنث جس میں توالد و تناسل کی صلاحیت ہو اور اس میں علامت تانیث بھی ہو، جیسے: اِمْرَأَةٌ، فَاطِمَةُ، سُعْدٰى وغیرہ۔

مؤنث حقیقی معنوی: وہ مؤنث جس میں توالد و تناسل کی صلاحیت ہو اور اس میں تانیث کی ظاہری علامت نہ ہو،

جیسے: زَیْنَبُ، هِنْدٌ (عورت کا نام) أُمٌّ وغیرہ۔

مؤنث مجازی لفظی: وہ مؤنث جس میں توالد و تناسل کی صلاحیت نہیں ہوتی لیکن اس میں تانیث کی ظاہری علامت ہوتی ہے، جیسے: طَاوِلَةٌ، وَرَقَةٌ، سَفِینَةٌ وغیرہ۔

مؤنث مجازی معنوی: وہ مؤنث جس میں توالد و تناسل کی صلاحیت نہیں ہوتی اور نہ اس میں تانیث کی ظاہری علامت ہی ہوتی ہے، جیسے: أَرْضٌ، رِجْلٌ، عَیْنٌ، دَارٌ، شَمْسٌ.

مؤنث سماعی کی شناخت

مؤنث سماعی کی شناخت کے لیے کوئی خاص قاعدہ کلیہ مقرر نہیں، اس کا تعلق عربوں کے سماع پر موقوف ہے اور اس کا پتا کتب لغت سے لگتا ہے۔ البتہ بعض ایسے اصول وضوابط ہیں جن کی روشنی میں اس کے بارے میں کچھ علم حاصل ہوجاتا ہے، وہ اصول درج ذیل ہیں:

1. جسم کے جفت اعضاء، یہ عموماً مؤنث استعمال ہوتے ہیں، جیسے: أُذُنٌ "کان" عَیْنٌ "آنکھ" ذِرَاعٌ "ہاتھ (کہنی تک)" البتہ صُدْغٌ "کنپٹی" خَدٌّ "گال" عَاتِقٌ "کاندھا" حَاجِبٌ "ابرو" مذکر ہیں۔
2. شراب کے نام، مثلاً: خَمْرٌ، خُرْطُومٌ، طِلَاءٌ.
3. ہوا کے نام، مثلاً: رِیحٌ، صَرْصَرٌ.
4. دوزخ کے نام، مثلاً: جَهَنَّمُ، سَقَرُ. مگر جَحِیمٌ مذکر و مؤنث دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔
5. جمع مذکر سالم کے علاوہ تمام جمعیں، مثلاً: رِجَالٌ، کُتُبٌ، مُسْلِمَاتٌ.
6. حیوانوں کے نام، مثلاً: أَرْنَبٌ "خرگوش" عُقَابٌ "باز"

بعض ایسے اسماء بھی ہیں جن میں تذکیر وتانیث دونوں جائز ہیں، وہ درج ذیل ہیں:

1. جگہوں، ملکوں اور شہروں کے نام مَوْضِعٌ کی تاویل میں مذکر اور بُقْعَةٌ کی تاویل میں مؤنث استعمال ہوتے ہیں، لہٰذا ایسے اعلام کو منصرف اور غیر منصرف دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔
2. حروف تہجی (ا، ب، ت، ث ...... تا آخر) اور حروف عاملہ۔
3. اسم جمع، مثلاً: رَهْطٌ.

مندرجہ ذیل اسماء بھی مذکر ومؤنث دونوں طرح استعمال ہوتے ہیں:

لفظ	معنی	لفظ	معنی	لفظ	معنی
اَلْمُوسٰی	استرا	اَلدَّلْوُ	ڈول	اَلْأَضْحٰی	عیدالاضحیٰ
اَلسِّكِّينُ	چھری	اَلسَّبِيلُ	راستہ	اَلطَّرِيقُ	راستہ
اَلسُّوقُ	بازار	اَللِّسَانُ	زبان	اَلْعَسَلُ	شہد
اَلْقَلِيبُ	پرانا کنواں	اَلسِّلَاحُ	اسلحہ	اَلْمَتْنُ	کمر
اَلْكُرَاعُ	گائے/بکری کا پایہ	اَلْحَالُ	حالت	اَلصَّاعُ	غلہ ناپنے کا آلہ/ٹوپا
اَلْإِزَارُ	تہبند	اَلسَّرَاوِيلُ	پاجامہ	اَلْعُرْسُ	شادی
اَلْعُنُقُ	گردن	اَلْفِهْرُ	پتھر	اَلسِّلْمُ	صلح/امن

مندرجہ ذیل اسماء میں علامت تانیث ہونے کے باوجود ان کا اطلاق مذکر ومؤنث دونوں پر ہوتا ہے:

اَلسَّخْلَةُ ''بکری کا بچہ'' اَلْحَيَّةُ ''سانپ'' اَلشَّاةُ ''بکری'' اَلرَّبْعَةُ ''میانہ قد والا''

سوالات وتدریبات

1. جنس کے اعتبار سے اسم کی کتنی قسمیں ہیں؟ ہر ایک کی تعریف مع مثال ذکر کریں۔
2. علاماتِ تانیث کتنی اور کون کون سی ہیں؟ مع مثال لکھیں۔
3. ذات اور علامتِ تانیث کے اعتبار سے مؤنث کی اقسام مع مثال لکھیں۔
4. مؤنث سماعی کی شناخت کے اصول بیان کریں۔
5. وہ کون سے الفاظ ہیں جن میں تذکیر وتانیث دونوں جائز ہیں؟
6. مندرجہ ذیل آیات اور جملوں میں مذکر ومؤنث اسماء کی نشاندہی کریں، نیز ترجمہ بھی لکھیں:

﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ﴾ ﴿فَإِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى﴾ ﴿هِيَ بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ﴾

اَلْحَدَائِقُ تَكُونُ فِي الْمُدُنِ. عِنْدِي قَلَمٌ وَكُرَّاسَةٌ. اَلثَّورُ أَحْمَرُ.

«يَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ». لَوْنُ الْجِدَارِ أَحْمَرُ. اَلسَّمَاءُ فَوْقَنَا.

7 مندرجہ ذیل اسماء مؤنث ہیں، ذات اور علامات کے اعتبار سے مؤنث کی قسم بتائیں:

سَوْدَاءُ ...... حَمْنَةُ ...... دَجَاجَةٌ ...... صَحْرَاءُ ...... مَرْيَمُ ...... مُعَاوِيَةُ ...... ذِرَاعٌ ...... سَقَرُ

عدد کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں: ① مفرد ② تثنیہ ③ جمع

اَلْمُفْرَدُ: هُوَ اسْمٌ يَدُلُّ عَلٰى وَاحِدٍ. ''مفرد وہ اسم ہے جو ایک فرد پر دلالت کرے۔'' جیسے: رَجُلٌ، اِمْرَأَةٌ.

اَلتَّثْنِيَةُ: هُوَ اسْمٌ يَدُلُّ عَلَى اثْنَيْنِ بِسَبَبِ زِيَادَةٍ مُعَيَّنَةٍ فِي آخِرِ مُفْرَدِهٖ. ''تثنیہ وہ اسم ہے جو اپنے مفرد کے آخر میں ایک معین اضافے کی وجہ سے دو افراد پر دلالت کرے۔'' جیسے: رَجُلَانِ، اِمْرَأَتَانِ.

تثنیہ بنانے کا طریقہ: حالت رفعی میں واحد کے آخر میں الف ماقبل مفتوح اور نون مکسور (-َانِ) اور حالت نصبی و جری میں اس کے آخر میں یائے ساکن ماقبل مفتوح اور نون مکسور (-َ يْنِ) لگانے سے تثنیہ بنتا ہے، جیسے: رَجُلٌ سے رَجُلَانِ، رَجُلَيْنِ.

اسم صحیح یا جاری مجریٰ صحیح [1] سے تثنیہ بناتے ہوئے مفرد کے صیغے میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی، صرف آخر میں اضافہ ہوتا ہے۔ لیکن اگر اسم مقصور، منقوص یا ممدود ہو تو تثنیہ بناتے ہوئے مفرد میں تبدیلیاں ہوتی ہیں۔ ذیل میں ہر ایک کی تبدیلی کو الگ الگ بیان کیا جاتا ہے:

اسم مقصور: ① اگر اسم مقصور کا الف تیسری جگہ پر ہو اور وہ ''و'' یا ''ي'' سے بدلا ہوا ہو تو تثنیہ بناتے وقت ''و'' اور ''ي'' لوٹ آتے ہیں، جیسے: عَصًا سے عَصَوَانِ اور فَتًى سے فَتَيَانِ.

② اگر الف مقصورہ چوتھی جگہ یا اس کے بعد واقع ہو تو تثنیہ بناتے وقت اسے ''ي'' سے بدلنا واجب ہے، خواہ وہ واو سے بدلا ہوا ہو یا یاء سے، یا برائے تانیث ہو، جیسے: مُصْطَفٰى (مادہ صَفْوٌ) سے مُصْطَفَيَانِ، مُجْتَبٰى (مادہ جَبْيٌ) سے مُجْتَبَيَانِ اور حُبْلٰى سے حُبْلَيَانِ (حُبْلٰى میں الف علامتِ تانیث ہے۔)

اسم منقوص: ① اگر اسم منقوص مفرد میں ''ي'' موجود ہو تو تثنیہ بناتے وقت وہ ''ي'' باقی رہتی ہے، جیسے:

[1] جس کے آخر میں ''و/ي'' ہو اور ان کا ماقبل ساکن ہو۔

اَلْقَاضِي سے اَلْقَاضِیَانِ اور اَلدَّاعِي سے اَلدَّاعِیَانِ.

② اگر اسم منقوص مفرد میں ''ي'' حذف ہو چکی ہو تو تثنیہ بناتے وقت ''ي'' واپس آجاتی ہے، جیسے: سَاعٍ سے سَاعِیَانِ اور رَامٍ سے رَامِیَانِ.

اسم ممدود: ① اگر اسم ممدود کا ہمزہ اصلی ہو تو تثنیہ میں باقی رہتا ہے، جیسے: قُرَّاءٌ ''عبادت گزار'' سے قُرَّاءَانِ.

② اگر ہمزہ اصلی نہ ہو بلکہ تانیث کی علامت کے طور پر ہو تو ہمزہ کو ''و'' سے بدلنا ضروری ہے، جیسے: حَمْرَاءُ سے حَمْرَاوَانِ.

③ اگر ہمزہ اصل سے بدلا ہوا ہو تو تصحیح (ہمزہ کو قائم رکھنا) بھی درست ہے اور ''و'' سے بدلنا بھی درست ہے، خواہ وہ ہمزہ ''و'' سے بدلا ہو یا ''ي'' سے لیکن تصحیح زیادہ راجح ہے، جیسے: کِسَاءٌ سے کِسَاءَانِ /کِسَاوَانِ، بَنَّاءٌ سے بَنَّاءَانِ/بَنَّاوَانِ.

اَلْجَمْعُ: هُوَ اسْمٌ یَدُلُّ عَلٰی أَکْثَرَ مِنِ اثْنَیْنِ بِسَبَبِ تَغَیُّرٍ فِي مُفْرَدِهٖ أَوْ بِسَبَبِ زِیَادَةٍ مُعَیَّنَةٍ فِي آخِرِ مُفْرَدِهٖ. ''جمع وہ اسم ہے جو مفرد میں (لفظی یا تقدیری) تبدیلی کی وجہ سے یا اس کے (مفرد کے) آخر میں ایک معین اضافے کی وجہ سے دو سے زائد افراد پر دلالت کرے۔''

اس کی دو قسمیں ہیں: ① جمع سالم ② جمع مکسر

اَلْجَمْعُ السَّالِمُ: مَا یَدُلُّ عَلٰی أَکْثَرَ مِنِ اثْنَیْنِ بِسَبَبِ زِیَادَةٍ مُعَیَّنَةٍ فِي آخِرِ مُفْرَدِهٖ. ''جمع سالم وہ اسم ہے جو اپنے مفرد کے آخر میں ایک معین اضافے کی وجہ سے دو سے زیادہ افراد پر دلالت کرے۔''

اس کی نشانی یہ ہے کہ اس میں واحد کی بنا قائم رہتی ہے، جیسے: مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُونَ اور مُسْلِمَةٌ سے مُسْلِمَاتٌ.

جمع سالم کی پھر دو قسمیں ہیں: ① جمع مذکر سالم ② جمع مؤنث سالم یا الجمع بالألف والتاء الزائدتین.

جمع مذکر سالم بنانے کا طریقہ: حالت رفعی میں واحد کے آخر میں واوٴ ساکن ماقبل مضموم اور نون مفتوح (ـُـونَ) اور حالت نصبی وجری میں یائے ساکن ماقبل مکسور اور نون مفتوح (ـِـینَ) لگانے سے بنتی ہے، مثلاً: مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُونَ/ مُسْلِمِینَ.

اسم صحیح سے جمع مذکر سالم بناتے ہوئے مفرد کے صیغے میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی، صرف آخر میں اضافہ ہوتا ہے۔ لیکن اگر اسم مقصور، منقوص یا ممدود سے جمع مذکر سالم بنائی جائے تو مفرد کے صیغے میں تبدیلیاں واقع ہوتی

ہیں۔ ذیل میں ہر ایک کی تبدیلی کو الگ الگ ذکر کیا جاتا ہے:

اسم مقصور: جمع مذکر سالم بناتے ہوئے اسم مقصور کا ''ا'' حذف ہو جاتا ہے اور ''و، ي'' سے پہلے فتحہ باقی رہتا ہے، جیسے: أَعْلٰى سے أَعْلَوْنَ، أَعْلَيْنَ اور أَدْنٰى سے أَدْنَوْنَ، أَدْنَيْنَ.

اسم منقوص: اگر اسم منقوص کی ''ي'' موجود ہو تو جمع مذکر سالم بناتے ہوئے وہ ''ي'' حذف ہو جاتی ہے، رفعی حالت ہو تو اس کے ماقبل کو ضمہ اور نصبی یا جری حالت ہو تو ماقبل کو کسرہ دیتے ہیں، جیسے: اَلدَّاعِي سے اَلدَّاعُونَ، اَلدَّاعِينَ اور اَلرَّاضِي سے اَلرَّاضُونَ، اَلرَّاضِينَ.

اسم ممدود: ① جمع مذکر سالم بناتے ہوئے اگر اسم ممدود کا ہمزہ اصلی ہو تو باقی رہتا ہے، جیسے: قُرَّاءٌ سے قُرَّاءُونَ.

② اگر اسم ممدود کا ہمزہ برائے تانیث ہو لیکن وہ کسی مذکر کا نام رکھ دیا جائے تو جمع سالم بناتے ہوئے ہمزہ ''و'' سے بدل جاتا ہے، جیسے: زَكَرِيَّاءُ سے زَكَرِيَّاوُونَ.

③ اگر اسم ممدود کا ہمزہ ''و/ي'' سے بدلا ہوا ہو تو ہمزہ کو باقی رکھنا بھی جائز ہے اور ''و'' سے بدل دینا بھی، جیسے: بَنَّاءٌ [1] سے بَنَّاءُونَ/ بَنَّاوُونَ اور عَدَّاءٌ [2] سے عَدَّاءُونَ/عَدَّاوُونَ.

جمع مؤنث سالم بنانے کا طریقہ: جمع مؤنث سالم مفرد کے آخر میں ''ـَات'' لگانے سے بنتی ہے، جیسے: زَيْنَبُ سے اَلزَّيْنَبَاتُ، اگر مفرد کے آخر میں ''ة'' ہو تو وہ حذف ہو جاتی ہے، جیسے: مُسْلِمَةٌ سے مُسْلِمَاتٌ.

فائدہ جمع سالم بناتے وقت مندرجہ ذیل امور کو مدِّنظر رکھنا ضروری ہے:

〈1〉 اگر مذکر، عاقل کا علم یا صفت ہو تو جمع ''ـُونَ'' سے آتی ہے، مثلاً: زَيْدٌ سے اَلزَّيْدُونَ اور قَاتِلٌ سے قَاتِلُونَ. لہٰذا رَجُلٌ کی جمع رَجُلُونَ نہیں آئے گی کیونکہ یہ عَلَم نہیں اور نَاهِقٌ [3] کی جمع نَاهِقُونَ نہیں آئے گی کیونکہ یہ عاقل کی صفت نہیں۔

سَنَةٌ کی جمع سِنُونَ اور أَرْضٌ کی جمع أَرَضُونَ حقیقی جمع نہیں ہے۔

〈2〉 اگر مؤنث، عاقل کا علم ہو یا عاقل و غیر عاقل کی صفت ہو تو جمع ''ـَات'' سے آتی ہے، مثلاً: هِنْدٌ سے هِنْدَاتٌ، قَاتِلَةٌ سے قَاتِلَاتٌ، صَافِنٌ [4] سے صَافِنَاتٌ.

اَلْجَمْعُ الْمُكَسَّرُ: هُوَ مَا يَدُلُّ عَلٰى أَكْثَرَ مِنِ اثْنَيْنِ بِسَبَبِ تَغَيُّرٍ يَطْرَأُ عَلٰى مُفْرَدِهٖ عِنْدَ الْجَمْعِ.

[1] اصل میں بَنَّايٌ تھا بمعنی ''معمار'' [2] اصل میں تھا: عَدَّاوٌ ''تیز دوڑنے والا'' [3] رینکنے والا، یعنی گدھا [4] وہ گھوڑا جو تین ٹانگوں اور چوتھی ٹانگ کے صرف کھر پر کھڑا ہوتا ہے۔

''جمع مکسر وہ اسم ہے جو جمع بناتے وقت اپنے مفرد پر طاری ہونے والی تبدیلی کی وجہ سے دو سے زیادہ افراد پر دلالت کرے۔''

اس کی نشانی یہ ہے کہ اس میں واحد کی بنا (شکل وصورت) حروف وحرکات یا صرف حرکات کے اعتبار سے بدل جاتی ہے، جیسے: رَجُلٌ سے رِجَالٌ اور خَشَبٌ ''لکڑی'' سے خُشُبٌ ''لکڑیاں۔''

جمع مکسر کی اقسام

جمع مکسر کی دو قسمیں ہیں: ① جمع قلت ② جمع کثرت

جَمْعُ الْقِلَّةِ: هُوَ مَا يَدُلُّ عَلٰى عَدَدٍ مُّحَدَّدٍ لَا يَقِلُّ عَنْ ثَلَاثَةٍ وَلَا يَزِيدُ عَلٰى عَشَرَةٍ. ''جمع قلت وہ جمع ہے جو ایسے متعین عدد پر دلالت کرے جو تین سے کم اور دس سے زیادہ نہ ہو۔'' یعنی اس کا اطلاق تین سے دس تک ہوتا ہے۔

جمع قلت کے اوزان

جمع قلت کے چار وزن ہیں:

	وزن جمع	مثال	مفرد	معنی
①	أَفْعُلٌ	أَفْلُسٌ، أَنْفُسٌ	فَلْسٌ، نَفْسٌ	پیسہ، جان
②	أَفْعَالٌ	أَحْرَارٌ، أَعْنَاقٌ	حُرٌّ، عُنُقٌ	آزاد، گردن
③	فِعْلَةٌ	فِتْيَةٌ، غِزْلَةٌ	فَتًى، غَزَالٌ	نوجوان، ہرن
④	أَفْعِلَةٌ	أَطْعِمَةٌ، أَفْرِخَةٌ	طَعَامٌ، فَرْخٌ	کھانا، چوزہ

جَمْعُ الْكَثْرَةِ: هُوَ مَا يَدُلُّ عَلٰى عَدَدٍ يَزِيدُ عَلَى اثْنَيْنِ إِلٰى مَا لَا نِهَايَةَ لَهٗ. ''جمع کثرت وہ جمع ہے جس کی دلالت دو سے زائد (تین) سے لے کر غیر متناہی عدد پر ہو۔''

جمع کثرت کے اوزان

جمع کثرت کے اوزان بہت زیادہ ہیں اور اکثر سماع پر منحصر ہیں۔ ان میں سے چند مشہور مندرجہ ذیل ہیں:

	وزن جمع	مثال	مفرد	معنی
①	فُعْلٌ	حُمْرٌ	أَحْمَرُ/حَمْرَاءُ	سرخ
②	فُعُلٌ	رُسُلٌ	رَسُولٌ	رسول
③	فُعَلٌ	نُوَبٌ	نَوْبَةٌ	باری
④	فِعَلٌ	فِرَقٌ	فِرْقَةٌ	گروہ
⑤	فَعَلَةٌ	طَلَبَةٌ	طَالِبٌ	طلب کرنے والا/ طالب علم
⑥	فُعَلَةٌ	قُضَاةٌ (قُضَيَةٌ)	قَاضٍ	قاضی
⑦	فِعَلَةٌ	قِرَدَةٌ	قِرْدٌ	بندر
⑧	فُعَّلٌ	نُوَّمٌ	نَائِمٌ/ نَائِمَةٌ	سونے والا/ سونے والی
⑨	فُعَّالٌ	جُهَّالٌ	جَاهِلٌ	جاہل/ بے علم
⑩	فِعَالٌ	صِعَابٌ	صَعْبٌ	مشکل/سخت
⑪	فُعُولٌ	نُجُومٌ	نَجْمٌ	ستارہ
⑫	فُعْلَانٌ	بُلْدَانٌ	بَلَدٌ	ملک/علاقہ
⑬	فِعْلَانٌ	شِجْعَانٌ	شُجَاعٌ	بہادر
⑭	فَعْلٰی	جَرْحٰی	جَرِيحٌ	زخمی
⑮	فُعَلَاءُ	جُبَنَآءُ	جَبَانٌ	بزدل
⑯	فُعَالٰی	أُسَارٰی	أَسِيرٌ	قیدی

⑰	أَفْعِلَاءُ	أَنْبِيَاءُ	نَبِيٌّ	نبی / پیغمبر

ملاحظات: ① کبھی کبھار جمع قلت اور کثرت ایک دوسرے کے معنی میں استعمال ہو جاتی ہیں، جیسے: ﴿ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ﴾ اس میں قُرُوء کا وزن فُعُول ہے جو کہ جمع کثرت کا وزن ہے مگر یہاں جمع قلت (تین) کے لیے آیا ہے۔

② اگر جمع ''أَلْ'' یا اضافت کے ساتھ معرفہ بنالی جائے تو اس وقت قلت و کثرت دونوں کے لیے استعمال ہوتی ہے، جیسے: ﴿اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ○ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ﴾ (الانفطار 14,13:82) ''بے شک نیک لوگ یقیناً بڑی نعمت میں ہوں گے اور نافرمان لوگ یقیناً بھڑکتی آگ میں ہوں گے۔'' ﴿اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ﴾ (الفیل 1:105) ''کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کس طرح کیا؟!'' پہلی مثال میں اَلْأَبْرَار اور اَلْفُجَّار پر أَلْ داخل ہونے اور دوسری میں أَصْحَاب کی اضافت کی وجہ سے یہ، جمع قلت و کثرت دونوں کو شامل ہیں۔

جمع کی بعض دیگر صورتیں

〈1〉 جمع منتہی الجموع: هُوَ كُلُّ جَمْعٍ بَعْدَ أَلِفِ تَكْسِيرِهٖ حَرْفَانِ أَوْ ثَلَاثَةٌ أَوْسَطُهَا سَاكِنٌ. ''یہ وہ جمع (مکسر) ہے جس میں الف تکسیر کے بعد دو حرف ہوں یا تین ایسے حروف ہوں جن کا درمیانی حرف ساکن ہو۔'' جیسے: صَاحِبَةٌ کی جمع صَوَاحِبُ، مَسْجِدٌ کی جمع مَسَاجِدُ، مِصْبَاحٌ کی جمع مَصَابِيحُ.

اسے جمع منتہی الجموع اس لیے کہتے ہیں کہ اس کے بعد جمع مکسر کی انتہا ہو جاتی ہے اور مزید جمع مکسر نہیں آتی، البتہ جمع سالم آسکتی ہے، جیسے: صَوَاحِبُ سے صَوَاحِبَاتٌ.

منتہی الجموع کے اوزان

	وزن جمع	مثال	واحد	معنی
①	مَفَاعِلُ	مَسَاجِدُ	مَسْجِدٌ	مسجد / سجدے کی جگہ

②	مَفَاعِيلُ	مَصَابِيحُ	مِصْبَاحٌ	چراغ
③	فَوَاعِلُ	كَوَاكِبُ	كَوْكَبٌ	ستارہ
④	فَعَائِلُ	نَفَائِسُ	نَفِيسَةٌ	عمدہ چیز
⑤	فَعَالِي	صَحَارِي	صَحْرَآءُ	بیابان / جنگل
⑥	أَفَاعِلُ	أَفَاضِلُ	أَفْضَلُ	زیادہ فضیلت والا
⑦	أَفَاعِيلُ	أَسَاطِيرُ	أُسْطُورَةٌ	قصہ / افسانہ
⑧	فَعَالِلُ	عَنَاصِرُ	عُنْصُرٌ	مادہ / اصل
⑨	فَعَالِيلُ	فَنَاجِينُ	فِنْجَانٌ	کپ

② جمع الجمع: کبھی جمع کی جمع لائی جاتی ہے، اس کو جَمْعُ الْجَمْعِ کہتے ہیں، جیسے: كَلْبٌ کی جمع أَكْلُبٌ اور اس کی جمع أَكَالِبُ، حِمَارٌ کی جمع حُمُرٌ اور اس کی جمع حُمُرَاتٌ، نِعْمَةٌ کی جمع أَنْعُمٌ اور اس کی جمع أَنَاعِمُ، بَيْتٌ کی جمع بُيُوتٌ اور اس کی جمع بُيُوتَاتٌ ہے۔

③ اسم جمع: وہ اسم جو جمع کے معنی پر دلالت کرتا ہے لیکن اس کا مفرد اس کے الفاظ (مادہ) سے نہیں ہوتا، صرف اس کے معنی سے ہوتا ہے، جیسے: قَوْمٌ، رَهْطٌ (ان کا واحد رَجُلٌ یا اِمْرَأَةٌ ہے) جَيْشٌ (اس کا واحد جُنْدِيٌّ ہے۔) یا اس کا مفرد اس کے لفظ سے بنا ہوتا ہے معنی سے نہیں، جیسے: هُذَيْلٌ، اس کا مفرد هُذَلِيٌّ ہے، اگر هُذَلِيٌّ، هُذَلِيٌّ، هُذَلِيٌّ کہا جائے تو ہر هذلي دوسرے هذلي سے جدا ہے۔ یا اس کا مفرد اس کے لفظ اور معنی دونوں سے بنا ہوتا ہے لیکن وہ خود جمع تکسیر کے معروف اوزان پر نہیں ہوتا، جیسے: رَكْبٌ، تَجْرٌ، صَحْبٌ، ان کا مفرد رَاكِبٌ، تَاجِرٌ اور صَاحِبٌ ہے، لیکن یہ خود جمع کے کسی معروف وزن پر نہیں ہیں، یا وہ جو اپنے ایک ہی صیغے کے ساتھ واحد اور اکثر پر دلالت کرے، جیسے: فُلْكٌ، یہ سب اسماء اسم جمع کہلاتے ہیں۔

فائدہ یہ الفاظ معناً جمع ہوتے ہیں لفظاً نہیں، لفظی اعتبار سے ان کے تثنیہ و جمع آتے ہیں، جیسے: قَوْمٌ سے

قَوْمَانِ، أَقْوَامٌ.

ملاحظہ کبھی مفرد اور جمع کے حروف میں کچھ اختلاف ہوتا ہے، جیسے: أُمٌّ سے أُمَّهَاتٌ ، فَمٌ سے أَفْوَاهٌ، مَاءٌ سے مِيَاهٌ.

سوالات و تدریبات

1. مفرد، تثنیہ اور جمع کی تعریف مع مثال بیان کریں۔
2. جمع کی تمام اقسام تفصیل سے لکھیں۔
3. تثنیہ، جمع مذکر سالم اور جمع مؤنث سالم بنانے کا طریقہ مع مثال ذکر کریں۔
4. اسم مقصور، اسم منقوص اور اسم ممدود سے تثنیہ و جمع بناتے ہوئے کیا تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں؟ ہر ایک کو مع مثال ذکر کریں۔
5. جمع قلت، جمع کثرت اور جمع منتہی الجموع کے اوزان مع مثال بیان کریں۔
6. مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں:
   1. کن اسماء کی جمع ''ـُ ونَ/ـِ ينَ'' کے ساتھ آتی ہے؟
   2. کن اسماء کی جمع ''ـَات'' کے ساتھ آتی ہے؟
   3. جمع منتہی الجموع کسے کہتے ہیں؟
   4. جمع کب قلت و کثرت دونوں کے لیے استعمال ہوتی ہے؟
   5. اسمِ جمع سے کیا مراد ہے؟ مثالیں دے کر بتائیں۔
7. مندرجہ ذیل آیات کا ترجمہ کر کے ان میں مفرد، تثنیہ و جمع کی نشاندہی کریں، نیز بتائیں کہ تثنیہ میں تبدیلی کس طرح ہوئی؟

﴿يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِىٓ أَوْلَٰدِكُمْ ۖ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ﴾ ، ﴿أُولَٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ﴾ ﴿وَلَا يَأْمُرَكُمْ أَن تَتَّخِذُوا الْمَلَٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيِّـۧنَ أَرْبَابًا﴾ ، ﴿وَبَشِّرِ الصَّٰبِرِينَ﴾ ، ﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَٰتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَٰتُكُمْ﴾ ، ﴿إِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيَانِ﴾ ، ﴿وَاذْكُرُوا اللَّهَ فِىٓ أَيَّامٍ مَّعْدُودَٰتٍ﴾ ،

﴿ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الۡاَسۡمَآءَ ﴾ ، ﴿ وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجۡنَ فَتَيٰنِ ﴾

8 مندرجہ ذیل کلمات سے تثنیہ بنائیں:

حِذَاءٌ ...... عَالٍ ...... اَلدَّانِي ...... مَوْلٰی /مَوْلًی ...... زَرْقَاءُ

9 مندرجہ ذیل کلمات میں سے جمع قلت، جمع کثرت اور جمع منتہی الجموع کو الگ الگ کریں اور ہر ایک کا وزن اور مفرد بتائیں:

أَبْحُرٌ ...... بُكْمٌ ...... بَرَرَةٌ ...... صَنَادِيقُ ...... أَعِزَّةٌ ...... أَنَامِلُ

ضِيَافٌ ...... أَيْتَامٌ ...... شُهُودٌ ...... إِخْوَةٌ ...... مَقَاعِدُ ...... شُرَفَاءُ

آپ پڑھ چکے ہیں کہ علمِ نحو ان قواعد اور اصولوں کا نام ہے جن کے ذریعے جملہ بنانے کے لیے اسم، فعل اور حرف کو ملانے کا طریقہ اور کلمے کا معرب یا مبنی ہونا معلوم ہوتا ہے۔

اب ہم اس سبق میں تفصیل سے معرب کلمات، اعراب کی اقسام اور اس میں تبدیلی کے بارے میں بات کریں گے، اسی طرح مبنی اور بناء کے بارے میں بھی جانیں گے، ان شاء اللہ۔

لغوی تعریف: اعراب کا لغوی معنی ہے: اَلْإِظْهَارُ وَالْإِبَانَةُ ''ظاہر کرنا، بیان کرنا'' کہا جاتا ہے: أَعْرَبْتُ عَمَّا فِي نَفْسِي ''میرے دل میں جو تھا میں نے اس کا اظہار کر دیا/ اسے بیان کر دیا۔''

اصطلاحی تعریف: تَغْيِيرُ أَوَاخِرِ الْكَلِمِ لِاخْتِلَافِ الْعَوَامِلِ الدَّاخِلَةِ عَلَيْهَا. ''عوامل کے مختلف ہونے سے کلمات کے آخر پر رونما ہونے والی (ظاہری یا تقدیری) تبدیلی کو اعراب کہتے ہیں۔''

اعراب کی اقسام

چونکہ یہ تبدیلی مختلف طرح کی ہوتی ہے، اس لیے اعراب کو مندرجہ ذیل چار قسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے:

① رفع ② نصب ③ جر ④ جزم

رفع: وہ اعراب جس کی علامت ضمہ یا نائبِ ضمہ ہو۔

نصب: وہ اعراب جس کی علامت فتحہ یا نائبِ فتحہ ہو۔

جر: وہ اعراب جس کی علامت کسرہ یا نائبِ کسرہ ہو۔

جزم: وہ اعراب جس کی علامت سکون یا نائبِ سکون ہو۔

علامات اعراب

علامات اعراب کی دو قسمیں ہیں: ① اصلی ② فرعی

اصلی علامات: ضمہ، فتحہ، کسرہ اور سکون، اعراب کی اصلی علامات ہیں۔

فرعی علامات: واؤ، الف، یاء، ثبوتِ نون، حذفِ حرفِ علت اور حذفِ نون، اعراب کی فرعی علامات ہیں۔

علاماتِ اعراب کا جدول

اعراب کی قسم	اصلی علامت	فرعی علامات
رفع	ضمہ	واؤ ...... الف ...... ثبوتِ نون
نصب	فتحہ	کسرہ ...... الف ...... یاء ...... حذفِ نون
جر	کسرہ	فتحہ ...... یاء
جزم	سکون	حذفِ حرفِ علت ...... حذفِ نون

ملاحظہ اعراب کی اقسام میں سے رفع و نصب اسم اور فعل دونوں پر آتے ہیں، جیسے: زَیْدٌ یَقُومُ، إِنَّ زَیْدًا لَنْ یَّقُومَ جبکہ جر اسم کے ساتھ خاص ہے، جیسے: مَرَرْتُ بِزَیْدٍ اور جزم فعل کے ساتھ، جیسے: لَمْ یَقُمْ.

عامل: جو لفظ، معرب کلمہ کے آخر میں اعراب کی تبدیلی کا سبب بنتا ہے، اسے عامل کہتے ہیں۔

معمول: وہ اسم یا فعل جس پر عامل کی وجہ سے (لفظاً، تقدیراً یا محلًّا) کوئی اعراب آئے، اسے معمول کہتے ہیں۔

مثال: جَاءَ خَالِدٌ، رَأَیْتُ خَالِدًا، سَلَّمْتُ عَلٰی خَالِدٍ.

مذکورہ مثالوں میں خَالِد کی ''د'' پر ہونے والی تبدیلی ''اعراب'' ہے۔ یہ اعراب، خَالِدٌ میں رفع ہے اور رفع کی علامت ضمہ ہے، خَالِدًا میں نصب ہے اور نصب کی علامت فتحہ ہے، خَالِدٍ میں جر ہے اور جر کی علامت

کسرہ ہے۔ جَاءَ، رَأَیْتُ اور عَلٰی عامل ہیں اور لفظ خَالِد معمول ہے۔

بناء

اَلْبِنَاءُ: هُوَ لُزُومُ آخِرِ الْكَلِمَةِ حَالَةً وَّاحِدَةً مَعَ اخْتِلَافِ الْعَوَامِلِ. ''عوامل کی تبدیلی کے باوجود کلمے کے آخر کا (لفظاً و تقدیراً) ایک ہی حالت پر برقرار رہنا بناء کہلاتا ہے۔'' جیسے: جَاءَ هٰذَا، رَأَيْتُ هٰذَا، مَرَرْتُ بِهٰذَا.

بناء کی علامات: بناء کی مندرجہ ذیل نو علامات ہیں:

﴿1﴾ سکون، جیسے: كَمْ، نَصَرْتُ، نَصَرْنَ، يَنْصُرْنَ، اِضْرِبْ، مِنْ.

﴿2﴾ فتح/ فتحہ، جیسے: أَيْنَ، قَامَ، لَيَنْصُرَنَّ، لَيَنْصُرَنْ، اِضْرِبَنَّ، سَوْفَ، إِنَّ.

﴿3﴾ کسر/ کسرہ، جیسے: هٰؤُلَاءِ، لَا مُسْلِمَاتِ مُتَبَرِّجَاتٌ بِزِينَتِهِنَّ، لِ، بِ.

﴿4﴾ ضم/ ضمّہ، جیسے: حَيْثُ، قَامُوا، مُنْذُ.

﴿5﴾ واوٗ، جیسے: يَا مُسْلِمُونَ، يَا زَيْدُونَ.

﴿6﴾ الف، جیسے: يَا مُسْلِمَانِ، يَا زَيْدَانِ.

﴿7﴾ یاء، جیسے: لَا رَجُلَيْنِ ظَرِيفَانِ، لَا مُسْلِمِينَ خَادِعُونَ.

﴿8﴾ حذفِ حرف علت، جیسے: اُدْعُ، اِرْمِ، اِرْضَ.

﴿9﴾ حذفِ نون، جیسے: اُنْصُرَا، اُنْصُرُوا، اُنْصُرِي.

اعراب و بناء کے اعتبار سے کلمہ کی دو قسمیں ہیں: ① معرب ② مبنی

اَلْمُعْرَبُ: مَا يَتَغَيَّرُ آخِرُهٗ بِاخْتِلَافِ الْعَوَامِلِ الدَّاخِلَةِ عَلَيْهِ. ''وہ کلمہ جس کا آخر اس (کلمہ) پر داخل ہونے والے مختلف عوامل کی وجہ سے (ظاہراً یا تقدیراً) تبدیل ہو جائے، اسے معرب کہتے ہیں۔'' جیسے: نَظَرْتُ إِلٰى مُعَاذٍ وَ هُوَ يَكْتُبُ رِسَالَةً، إِنَّ مُعَاذًا لَمْ يَكْتُبْ رِسَالَةً، مُعَاذٌ لَنْ يَّكْتُبَ رِسَالَةً، جَاءَ مُوسٰى، رَأَيْتُ مُوسٰى، سَلَّمْتُ عَلٰى مُوسٰى. مذکورہ مثالوں مُعَاذ، يَكْتُب اور مُوسٰى معرب ہیں۔ مُعَاذٌ اور يَكْتُبُ میں تبدیلی ظاہری اور لفظ مُوسٰى میں تقدیری ہے۔

اَلْمَبْنِيُّ: مَا يَلْزَمُ حَالَةً وَّاحِدَةً وَّ لَا يَتَغَيَّرُ آخِرُهٗ مَعَ اخْتِلَافِ الْعَوَامِلِ الدَّاخِلَةِ عَلَيهِ. وہ کلمہ جو ایک

ہی حالت پر برقرار رہے اور اس کا آخر اس پر مختلف عوامل داخل ہونے کے باوجود (لفظاً و تقدیراً) تبدیل نہ ہو، اسے مبنی کہتے ہیں۔" جیسے: جَاءَ هٰؤُلَاءِ، رَأَيْتُ هٰؤُلَاءِ، ذَهَبْتُ إِلٰى هٰؤُلَاءِ میں هٰؤُلَاءِ مبنی ہے۔
اسماء میں سے اکثر اسماء، معرب ہیں جبکہ مبنی اسماء کم ہیں۔ افعال میں سے فعل ماضی اور فعل امر حاضر معروف مبنی ہیں۔ امر حاضر مجہول، امر غائب معروف ومجہول معرب ہیں۔ سوائے ان صیغوں کے جن میں نون تاکید مباشر ملا ہوا ہو یا ان کے آخر میں نونِ نسواں ہو۔ فعل مضارع کے جمع مؤنث کے صیغے اور وہ صیغے جن میں نون تاکید مباشر ہو مبنی اور ان کے علاوہ تمام صیغے معرب ہیں۔ اور حروف سب کے سب مبنی ہیں۔

سوالات و تدریبات

1. اعراب وبناء کی تعریف مع مثال بیان کریں۔
2. اعراب کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟
3. اعراب کی اصلی اور فرعی علامات بیان کریں۔
4. مندرجہ ذیل کی تعریف کریں اور مثال بھی دیں:

معرب ...... مبنی ...... عامل ...... معمول ...... محلِ اعراب

5. بناء کی علامات مع امثلہ بیان کریں۔
6. مندرجہ ذیل میں معرب ومبنی اسماء وافعال کی نشاندہی کریں:

رَأَيْتُ هٰذَا ...... مَرَرْتُ بِمُعَاذٍ ...... لَمْ يَضْرِبْ

لِيُكْرَمْ ...... لِتُكْرَمْ ...... ﴿وَلَمَّا رَجَعَ مُوْسٰى إِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبٰنَ أَسِفًا﴾

يَشْرَبْنَ ...... لَيَكْتُبَنَّ ...... سَوْفَ نَرْجِعُ

سبق: 8

معرب اسماء کی دو قسمیں ہیں: ① اسمائے معربہ بالحرکات ② اسمائے معربہ بالحروف

اسمائے معربہ بالحرکات

وہ اسماء جن کا اعراب حرکات، یعنی ضمہ، فتحہ اور کسرہ کے ساتھ آتا ہے۔ یہ اسماء مندرجہ ذیل ہیں:

﴿1﴾ اسم مفرد منصرف صحیح ﴿2﴾ جاری مجریٰ صحیح ﴿3﴾ جمع مکسر منصرف ﴿4﴾ جمع مؤنث سالم ﴿5﴾ اسم غیر منصرف

ان کے اعراب کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

اسم مفرد منصرف صحیح، جاری مجریٰ صحیح، جمع مکسر منصرف: تینوں کی رفعی حالت ضمۂ ظاہری کے ساتھ، نصبی حالت فتحۂ ظاہری کے ساتھ اور جری حالت کسرۂ ظاہری کے ساتھ آتی ہے۔

اسم کی قسم	رفعی حالت	نصبی حالت	جری حالت
اسم مفرد منصرف صحیح	﴿ وَيَأْتِيهِ الْمَوْتُ ﴾ (إبراهيم 14:17)	﴿ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ ﴾ (البقرة 2:94)	﴿ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ﴾ (آل عمرٰن 3:185)
جاری مجریٰ صحیح	هٰذَا دَلْوٌ. هٰذَا ظَبْيٌ.	رَأَيْتُ دَلْوًا. رَأَيْتُ ظَبْيًا.	أَخْرَجْتُ الْمَاءَ بِدَلْوٍ. نَظَرْتُ إِلٰى ظَبْيٍ.
جمع مکسر منصرف	﴿ أُولٰٓئِكَ أَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ﴾ (البقرة 2:82)	﴿ وَنَادَوْا أَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ﴾ (الأعراف 7:46)	﴿ وَلَا تُسْئَلُ عَنْ أَصْحٰبِ الْجَحِيمِ ﴾ (البقرة 2:119)

جمع مؤنث سالم: جمع مؤنث سالم کی رفعی حالت ضمۂ ظاہری کے ساتھ اور نصبی و جری حالت کسرۂ ظاہری کے

ساتھ آتی ہے۔ وہ اسماء جو لفظ یا معنی میں جمع مؤنث سالم کے مشابہ ہوں، جیسے: عَرَفَاتٌ، أُولَاتٌ (بمعنی صَاحِبَات) ان کا اعراب بھی اسی طرح آتا ہے۔

اسم کی قسم	رفعی حالت	نصبی حالت	جری حالت
جمع مؤنث سالم	﴿إِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ﴾ (الممتحنة 12:60)	﴿إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ﴾ (الأحزاب 49:33)	﴿وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ﴾ (النور 31:24)
مشابہ جمع مؤنث سالم لفظاً	هٰذِهٖ عَرَفَاتٌ.	رَأَيْتُ عَرَفَاتٍ.	مَرَرْتُ بِعَرَفَاتٍ.
مشابہ جمع مؤنث سالم معناً	هُنَّ أُولَاتُ مَالٍ.	رَأَيْتُ أُولَاتِ مَالٍ.	مَرَرْتُ بِأُولَاتِ مَالٍ.

اسم غیر منصرف: وہ اسم معرب ہے جس میں دو اسبابِ منع صرف یا دو کے قائم مقام ایک سبب منع صرف پایا جائے۔[۲] اس کی رفعی حالت ضمۂ ظاہری کے ساتھ اور نصبی و جری حالت فتحۂ ظاہری کے ساتھ آتی ہے۔

غیر منصرف کی قسم	رفعی حالت	نصبی حالت	جری حالت
دوسببی غیر منصرف	﴿فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ﴾ (البقرة 37:2) ﴿وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ﴾ (آل عمرٰن 162:3)	﴿إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى اٰدَمَ﴾ (آل عمرٰن 33:3) ﴿وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ﴾ (النسآء 115:4)	﴿اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ﴾ (البقرة 34:2) ﴿وَتُحْشَرُوْنَ إِلٰى جَهَنَّمَ﴾ (آل عمرٰن 12:3)
ایک سببی غیر منصرف	﴿لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ﴾ (الحج 40:22)	﴿وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ﴾ (الفيل 3:105)	﴿وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ﴾ (فصلت 12:41)

اسمائے معربہ بالحروف

وہ اسماء جن کا اعراب حروف، یعنی ''و، ا، ي'' کے ساتھ آتا ہے۔ یہ اسماء مندرجہ ذیل ہیں:

﴿1﴾ تثنیہ ﴿2﴾ جمع مذکر سالم ﴿3﴾ اسمائے سِتّہ

[۲] غیر منصرف کا مفصل بیان اگلے سبق میں ہوگا۔

تثنیہ: تثنیہ اور وہ اسماء جو لفظاً یا معناً تثنیہ کے مشابہ ہوں، ان کی رفعی حالت ''ا'' سے اور نصبی و جری حالت ''ي'' سے آتی ہے۔

اسم کی قسم	رفعی حالت	نصبی حالت	جری حالت
تثنیہ حقیقی	﴿وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيَانِ﴾ [1] (یوسف 36:12)	﴿وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ﴾ (البقرة 128:2)	﴿رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ﴾ (الرحمٰن 17:55)
مشابہ تثنیہ لفظاً	﴿اثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ﴾ [2] (المآئدة 106:5)	﴿لَا تَتَّخِذُوا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ﴾ (النحل 51:16)	﴿ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ﴾ (التوبة 40:9)
مشابہ تثنیہ معناً	جَاءَ كِلَاهُمَا. [3]	رَأَيْتُ كِلَيْهِمَا.	سَلَّمْتُ عَلٰى كِلَيْهِمَا.

فائدہ كِلَا وَكِلْتَا کا یہ اعراب اس وقت ہوگا جب یہ ضمیر کی طرف مضاف ہوں۔ اگر یہ اسم ظاہر کی طرف مضاف ہوں تو اس صورت میں ان کا اعراب اسم مقصور والا ہوگا، جیسے: جَاءَ كِلَا الرَّجُلَيْنِ، رَأَيْتُ كِلَا الرَّجُلَيْنِ، مَرَرْتُ بِكِلَا الرَّجُلَيْنِ.

جمع مذکر سالم: جمع مذکر سالم اور وہ اسماء جو لفظاً یا معناً اس کے مشابہ ہوں، ان کی رفعی حالت ''و'' اور نصبی و جری حالت ''ي'' کے ساتھ آتی ہے۔

ملاحظہ جب جمع مذکر سالم یائے متکلم کی طرف مضاف ہو تو رفعی حالت ''و'' تقدیری کے ساتھ اور نصبی و جری حالت یائے لفظی کے ساتھ آتی ہے۔

اسم کی قسم	رفعی حالت	نصبی حالت	جری حالت
جمع مذکر سالم	﴿وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُوْنَ﴾ (البقرة 133:2)	﴿هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ﴾ (الحج 78:22)	﴿وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ﴾ (الأنعام 163:6)
مشابہ لفظاً	جَاءَ عِشْرُوْنَ رَجُلًا.	رَأَيْتُ عِشْرِيْنَ رَجُلًا.	مَرَرْتُ بِعِشْرِيْنَ رَجُلًا.

[1] یہ تثنیہ حقیقی کی مثال ہے۔ تثنیہ حقیقی کے لیے تین شرطیں ہیں: (1) معنی تثنیہ والا ہو (2) وزن تثنیہ والا ہو (3) اسی مادے سے اس کا مفرد بھی آیا ہو۔ [2] یہ تثنیہ صوری (مشابہ لفظاً) کی مثال ہے، اس کے لیے دو شرطیں ہیں: (1) معنی تثنیہ والا ہو (2) وزن بھی تثنیہ والا ہو [3] یہ تثنیہ معنوی (مشابہ معناً) کی مثال ہے، اس کے لیے صرف ایک شرط ہے کہ معنی تثنیہ والا ہو۔

مشابہ معناً	جَاءَ أُولُو مَالٍ.	رَأَيْتُ أُولِي مَالٍ.	مَرَرْتُ بِأُولِي مَالٍ.[1]
جمع مذکر سالم مضاف بہ یائے متکلم	جَاءَ مُسْلِمِيَّ.[2]	رَأَيْتُ مُسْلِمِيَّ.	مَرَرْتُ بِمُسْلِمِيَّ.

اسمائے سِتّہ: اسمائے سِتّہ مندرجہ ذیل ہیں: ﴿1﴾ أَبٌ ''باپ'' ﴿2﴾ أَخٌ ''بھائی'' ﴿3﴾ حَمٌ ''مرد یا عورت کے سسرالی رشتہ دار جو مرد ہوں'' ﴿4﴾ فَمٌ ''منہ'' ﴿5﴾ ذُو ''صاحب/ والا'' ﴿6﴾ هَنٌ ''شرمگاہ''

ان کی رفعی حالت ''و'' کے ساتھ، نصبی حالت ''ا'' اور جری حالت ''ي'' کے ساتھ آتی ہے، بشرطیکہ ان میں مندرجہ ذیل شرائط پائی جائیں:

شروط مشترکہ

﴿1﴾ مفرد ہوں (تثنیہ اور جمع نہ ہوں۔)

﴿2﴾ مُکَبَّر ہوں (مُصَغَّر نہ ہوں۔)

﴿3﴾ مضاف ہوں۔

﴿4﴾ یہ اضافت یائے متکلم کے علاوہ کسی اور اسم کی طرف ہو۔

شروط مختصّہ

فَمٌ کی شرط: اس کے لیے مزید شرط یہ ہے کہ یہ میم کے بغیر ہو۔

ذُو کی شرائط: اس کے لیے مزید دو شرطیں ہیں: ﴿1﴾ یہ اسم جنس کی طرف مضاف ہو۔ ﴿2﴾ ذو بمعنی اَلَّذِي نہ ہو۔

نوٹ مذکورہ بالا شرائط کے پائے جانے کے ساتھ هَنٌ کو اعراب بالحرف دینا جائز ہے لیکن اسے اعراب

[1] تثنیہ کی طرح جمع مذکر سالم کی بھی تین قسمیں ہیں: ① حقیقی ② صوری (مشابہ لفظاً) ③ معنوی (مشابہ معناً) البتہ تثنیہ صوری اور جمع صوری میں فرق ہے: جمع صوری وہ ہے جس کا صرف وزن جمع والا ہو، نہ معنی جمع والا ہو اور نہ اس مادہ سے اس کا مفرد ہی ہو جبکہ تثنیہ صوری میں وزن اور معنی تثنیہ والے پائے جاتے ہیں۔ [2] مُسْلِمِيَّ اصل میں مُسْلِمُونَ + يَ تھا۔ نون جمع مذکر سالم اضافت کی وجہ سے گر گیا تو مُسْلِمُويَ ہو گیا، ''و'' اور ''ي'' ایک کلمے میں جمع ہوئے اور ان میں سے پہلا ساکن ہے تو ''و'' کو ''ي'' سے بدل کر ''ي'' کا ''ي'' میں ادغام کر دیا تو مُسْلِمُيَّ ہو گیا، پھر ''ي'' کی مناسبت سے ماقبل ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا۔

بالحرکت دینا زیادہ فصیح ہے۔

اسماء	رفعی حالت	نصبی حالت	جری حالت
أَبٌ	﴿ وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ﴾ (القصص 23:28)	﴿ وَجَآءُوْٓا اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ ﴾ (یوسف 16:12)	﴿ فَلَمَّا رَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْهِمْ ﴾ (یوسف 63:12)
أَخٌ	هٰذَا أَخُوكَ.	رَأَيْتُ أَخَاكَ.	سَلَّمْتُ عَلٰى أَخِيكَ.

ظاہری اور تقدیری اعراب

جو علاماتِ اعراب آپ پڑھ چکے ہیں وہ کلمات کے آخر میں اکثر ظاہری طور پر موجود ہوتی ہیں کیونکہ زبان سے ان کی ادائیگی ممکن ہوتی ہے، اسے ''ظاہری یا لفظی اعراب'' کہتے ہیں۔ مگر کبھی یہ علامات، کلمات کے آخر میں ظاہری طور پر موجود نہیں ہوتیں کیونکہ ان کی زبان سے ادائیگی یا تو ممکن ہی نہیں ہوتی یا دشوار ہوتی ہے، اس صورت میں یہ علامات مقدر ہوتی ہیں اور اسے ''تقدیری اعراب'' کہتے ہیں۔

ملاحظہ اعراب کی ایک اور قسم بھی ہے جسے ''محلی اعراب'' کہتے ہیں۔ محلی اعراب وہ ہوتا ہے جو نہ لفظی ہو اور نہ تقدیری، یہ اعراب عموماً مبنی پر آتا ہے۔

معرب کی مذکورہ تمام صورتوں کا اعراب ظاہری ہوتا ہے (سوائے جمع مذکر سالم مضاف بہ یائے متکلم کی رفعی حالت کے۔)

تقدیری اعراب کی صورتیں: مندرجہ ذیل صورتوں میں اسم کا اعراب تقدیری ہوتا ہے:

1. اسم منقوص کی رفعی اور جری حالت
2. اسم مقصور (تینوں حالتوں میں)
3. اسم مفرد مضاف بہ یائے متکلم (تینوں حالتوں میں)
4. جمع مذکر سالم مضاف بہ یائے متکلم کی رفعی حالت[1]

اسم منقوص: وہ اسم معرب ہے جس کے آخر میں غیر مشدد یائے لازمہ ہو اور اس کا ماقبل مکسور ہو، جیسے: اَلْقَاضِي،

[1] اس کا بیان جمع مذکر سالم کے تحت ہو چکا ہے۔

اَلدَّاعِي. اس کی رفعی حالت ضمہ تقدیری، جری حالت کسرہ تقدیری اور نصبی حالت فتحہ لفظی کے ساتھ آتی ہے۔

اسم کی قسم	رفعی حالت	نصبی حالت	جری حالت
اسم منقوص	جَاءَ الْقَاضِي.	رَأَيْتُ الْقَاضِيَ.	سَلَّمْتُ عَلَى الْقَاضِي.

اسم مقصور: وہ اسم معرب ہے جس کے آخر میں الف لازمہ (الف مقصورہ) ہو، جیسے: عِيسٰى، مُوسٰى.

اسم مفرد مضاف بہ یائے متکلم: وہ اسم جو مفرد حالت میں یائے متکلم کی طرف مضاف ہو، جیسے: قَلَمِي، أَبِي.

اسم مقصور اور اسم مفرد مضاف بہ یائے متکلم دونوں کا اعراب تینوں حالتوں میں تقدیری ہوتا ہے، یعنی رفع، ضمہ تقدیری، نصب، فتحہ تقدیری اور جر، کسرہ تقدیری کے ساتھ آتا ہے۔

اسم کی قسم	رفعی حالت	نصبی حالت	جری حالت
اسم مقصور	﴿ وَقَالَ مُوْسٰى ﴾ (الأعراف 104:7)	﴿ ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى ﴾ (المؤمنون 45:23)	﴿ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى ﴾ (یونس 87:10)
اسم مفرد مضاف بہ یائے متکلم	﴿ حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْٓ اَبِيْٓ ﴾ (یوسف 80:12)	﴿ اِنَّ اَبِيْ يَدْعُوْكَ ﴾ (القصص 25:28)	﴿ وَاغْفِرْ لِاَبِيْٓ ﴾ (الشعرآء 86:26)

معرب کے اعراب اور ان کی علامات کو مندرجہ ذیل جدول کی مدد سے بآسانی سمجھا جا سکتا ہے:

معرب کلمات	رفعی حالت	نصبی حالت	جری حالت
اسم مفرد منصرف صحیح، جاری مجریٰ صحیح، جمع مکسر منصرف	ضمہ ظاہری کے ساتھ	فتحہ ظاہری کے ساتھ	کسرہ ظاہری کے ساتھ
جمع مؤنث سالم	ضمہ ظاہری کے ساتھ	کسرہ ظاہری کے ساتھ	
غیر منصرف	ضمہ ظاہری کے ساتھ	فتحہ ظاہری کے ساتھ	
تثنیہ (حقیقی، معنوی اور صوری)	الف کے ساتھ	یاء (ماقبل مفتوح) کے ساتھ	

جمع مذکر سالم (حقیقی، معنوی اور صوری)	واؤ کے ساتھ	یاء (ماقبل مکسور) کے ساتھ	
جمع مذکر سالم مضاف بہ یائے متکلم	واؤ تقدیری کے ساتھ	یاء (ماقبل مکسور) کے ساتھ	
اسمائے ستّہ	واؤ کے ساتھ	الف کے ساتھ	یاء کے ساتھ
اسم منقوص	ضمہ تقدیری کے ساتھ	فتحہ ظاہری کے ساتھ	کسرہ تقدیری کے ساتھ
اسم مقصور، اسم مفرد مضاف بہ یائے متکلم	ضمہ تقدیری کے ساتھ	فتحہ تقدیری کے ساتھ	کسرہ تقدیری کے ساتھ

سوالات و تدریبات

1. اسمائے معربہ بالحرکات اور اسمائے معربہ بالحروف کون سے ہیں؟ ان کا اعراب مع مثال بیان کریں۔
2. ظاہری اور تقدیری اعراب کی تعریف کریں۔
3. اسم منقوص، اسم مقصور اور اسم مفرد مضاف بہ یائے متکلم کا اعراب مع امثلہ بیان کریں۔
4. خالی جگہیں پر کریں:

① وہ اسم جس کے آخر میں ''و/ي'' ہو اور ان کا ماقبل ساکن ہو، اسے .... کہتے ہیں۔

② اسمائے ستّہ کے اعراب بالحروف کے لیے ایک شرط یہ ہے کہ وہ .... کے علاوہ کسی دوسرے اسم کی طرف مضاف ہوں۔

③ جمع مذکر سالم جب یائے متکلم کی طرف مضاف ہو تو رفعی حالت .... کے ساتھ آتی ہے۔

④ اسم منقوص کا اعراب .... حالت میں لفظی اور .... حالت میں تقدیری ہوتا ہے۔

5. مندرجہ ذیل فقرات میں صحیح اور غلط فقرے کی نشاندہی کریں:

① اسمائے ستّہ کا اعراب بالحروف ہوتا ہے۔

② غیر منصرف کی جری حالت کسرہ کے ساتھ آتی ہے۔

③ فَمٌ کی صورت میں اعراب اسمائے ستّہ والا ہوگا۔

④ جس اسم کے آخر میں الف لازمہ ہو، اسے اسم مقصور کہتے ہیں۔

⑤ جمع مذکر سالم کی نصبی و جری حالت میں ''ي'' کا ما قبل مکسور ہوتا ہے۔

⑥ مندرجہ ذیل آیات کا ترجمہ کریں اور ملوّن کلمات میں مندرجہ ذیل چار باتوں کی وضاحت کریں:

① معرب کی قسم ② اعراب ③ اعراب کی قسم (لفظی یا تقدیری) ④ علامت اعراب

﴿ إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَآ أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ أُفٍّ ﴾ ، ﴿ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ﴾ ﴿ فَإِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ مِمَّا تَرَكَ ﴾ ، ﴿ فَأَلْقٰى مُوْسٰى عَصَاهُ ﴾ ، ﴿ لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ أَوْلِيَآءَ ﴾ ، ﴿ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ﴾ ، ﴿ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴾ ﴿ اِرْجِعُوْٓا إِلٰٓى أَبِيْكُمْ ﴾ ، ﴿ وَجَآءُوْٓ أَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ ﴾ ، ﴿ وَّ هٰذَا بَعْلِيْ شَيْخًا ﴾.

⑦ مندرجہ ذیل جملوں میں اعراب کی تصحیح کریں:

قَالَ الْقَاضِيُ لِلْمُسْلِمُونَ. ذَهَبَ الطَّالِبَيْنِ إِلٰى أَبُوهُمَا. قَرَأْتُ كِتَابَانِ الْيَوْمَ.

رَأَيْتُ مُسْلِمَاتًا يُصَلِّينَ. اِشْتَرَيْتُ دَلْوٌ بِخَمْسُونَ دِرْهَمًا. أَطْفِئُوا الْمَصَابِيحُ.

⑧ مندرجہ ذیل جملوں کی عربی بنائیں:

میں نے ایک درخت کاٹا۔ حامد کا باپ عرفات کی طرف گیا۔ خالد نے ڈول خریدا۔

میرے غلام نے قاضی سے بات کی۔ اے سلمٰی! اپنے دیور سے پردہ کر۔ حامد سکول سے نہیں لوٹا۔

سبق: 9

غیر منصرف

غَيْرُ الْمُنْصَرِفِ: هُوَ مَا فِيهِ سَبَبَانِ مِنْ أَسْبَابِ مَنْعِ الصَّرْفِ أَوْ وَاحِدٌ مِّنْهَا يَقُومُ مَقَامَهُمَا.

''غیر منصرف وہ اسم ہے جس میں اسباب منع صرف میں سے دو سبب ہوں یا ان میں سے ایک ایسا سبب ہو جو دو کے قائم مقام ہو۔''

حکم ① غیر منصرف پر کسرہ اور تنوین[۲] نہیں آتے بلکہ کسرہ کے بجائے فتحہ آتا ہے، جیسے: ﴿ وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ ﴾ (النمل 16:27) ''اور سلیمان (علیہ السلام) داود (علیہ السلام) کے وارث بنے۔'' ﴿ وَاَوْحَيْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ﴾ (النسآء 163:4) ''اور ہم نے ابراہیم، اسماعیل، اسحاق اور یعقوب (علیہم السلام) کی طرف وحی بھیجی۔'' ان مثالوں میں تمام اسماء غیر منصرف ہیں، اس لیے ان پر تنوین نہیں آئی اور جری حالت میں کسرہ بھی نہیں آیا۔

② اسم غیر منصرف پر جب ''أل'' آجائے یا اس کی اضافت کردی جائے تو جری حالت میں اسے کسرہ دیا جاتا ہے، جیسے: ﴿ فَلَاۤ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ ﴾ (المعارج 40:70) ''پس نہیں، میں قسم کھاتا ہوں مشرقوں اور مغربوں کے رب کی۔'' ﴿ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْۤ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ﴾ (التین 4:95) ''یقیناً بلاشبہ ہم نے انسان کو بہترین ساخت پر پیدا کیا۔''

منع صرف کے اسباب

اسبابِ منع صرف مندرجہ ذیل ہیں:

① عدل ② وصف ③ تانیث ④ معرفہ ⑤ عجمہ

[۲] ضرورتِ شعری یا کلام میں لفظی مناسبت پیدا کرنے کے لیے غیر منصرف پر کبھی تنوین اور کسرہ آجاتے ہیں، اس کی تفصیل نحو کی بڑی کتابوں میں ہے۔

﴿6﴾ جمع ﴿7﴾ ترکیب ﴿8﴾ الف ونون زائدتان ﴿9﴾ وزنِ فعل

عدل: کسی اسم کا بغیر کسی قاعدۂ صرفی کے اپنے اصل صیغے سے دوسرے صیغے کی طرف پھر جانا، جبکہ اصل معنی اس میں باقی رہے، عدل کہلاتا ہے۔

نئے بننے والے صیغے کو معدول اور جس سے بنا ہو، اسے معدول عنہ کہتے ہیں۔

عدل کی اقسام: عدل کی دو قسمیں ہیں: ① عدل تحقیقی ② عدل تقدیری

عدل تحقیقی: وہ عدل ہے جس کے معدول ہونے پر غیر منصرف کے علاوہ بھی کوئی دلیل ہو، جیسے مَثْنٰی اور ثُلَاثُ میں عدل ہے، ان میں معدول ہونے پر غیر منصرف ہونے کے علاوہ معنی کا تکرار بھی دلیل ہے۔ مَثْنٰی کا معنی ہے: اِثْنَانِ اثْنَانِ اور ثُلَاثُ کا معنی ہے: ثَلٰثَةٌ ثَلٰثَةٌ.

عدل تقدیری: وہ عدل ہے جس کے معدول ہونے پر کوئی دلیل نہ ہو، لیکن نحویوں نے اسے غیر منصرف پایا تو اس میں عدل کو فرض کر لیا (مقدر مان لیا) تاکہ اسم صرف علمیت کی وجہ سے غیر منصرف نہ ہو، جیسے: عُمَرُ، زُفَرُ، قُزَحُ وغیرہ عَامِرٌ، زَافِرٌ اور قَازِحٌ سے معدول مانے گئے ہیں۔

فوائد ① یہ عدل (عدل تقدیری) اعلام کے ساتھ خاص ہے۔

② وہ اسمائے معدولہ جو غیر منصرف ہیں ان میں دوسرا سبب علم یا صفت ہوتا ہے۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

❋ اعلام میں پائے جانے والے عدل کے دو وزن ہیں:

﴿1﴾ فُعَلُ (مذکر کے لیے): جیسے: عُمَرُ، زُفَرُ، جُمَحُ، یہ اسماء وزنِ فَاعِلٌ سے معدول ہیں۔

﴿2﴾ فَعَالِ (مؤنث کے لیے): جیسے: حَذَامِ، قَطَامِ، رَقَاشِ، یہ اسماء وزنِ فَاعِلَةٌ سے معدول ہیں اور مبنی بر کسرہ ہوتے ہیں۔

❋ صفات میں پائے جانے والے عدل کی دو صورتیں ہیں: ﴿1﴾ عدد میں پایا جائے ﴿2﴾ غیر عدد میں پایا جائے

﴿1﴾ عدد میں پائے جانے والے عدل کے دو وزن ہیں:

① فُعَالُ، جیسے: أُحَادُ، ثُنَاءُ، ثُلَاثُ، رُبَاعُ.

② مَفْعَلُ، جیسے: مَوْحَدُ، مَثْنٰی، مَثْلَثُ، مَرْبَعُ.

یہ الفاظ تکرارِ عدد سے معدول ہیں، یعنی اصل میں وَاحِدٌ وَاحِدٌ، اِثْنَانِ اثْنَانِ، ثَلَاثَةٌ ثَلَاثَةٌ اور أَرْبَعَةٌ

أَرْبَعَةٌ تھے۔

﴿2﴾ غیر عدد میں پائے جانے والے عدل کا وزن ہے: فُعَلُ ، جیسے: کُتَعُ ، بُصَعُ ، جُمَعُ ، بُتَعُ. یہ کلمات وزنِ فَعْلَاوَاتٌ (کَتْعَاوَاتٌ، بَصْعَاوَاتٌ، جَمْعَاوَاتٌ اور بَتْعَاوَاتٌ) سے معدول ہیں۔[۴]

وصف: جو لفظ کسی چیز کی اچھائی یا برائی پر دلالت کرے، اسے وصف کہتے ہیں۔ کسی اسم کے غیر منصرف ہونے کا سبب وہ وصف بنتا ہے جو اصل میں وصفی معنی کے لیے وضع کیا گیا ہو، جیسے: أَحْمَرُ ، أَسْوَدُ. اگر کوئی کلمہ اصل میں وصفی معنی کے لیے وضع نہ کیا گیا ہو تو وہ غیر منصرف کا سبب نہیں بنتا، جیسے: مَرَرْتُ بِنِسْوَةٍ أَرْبَعٍ میں أَرْبَعٍ اگرچہ نِسْوَةٍ کی صفت ہے مگر غیر منصرف نہیں کیونکہ یہ اصل میں عدد کے لیے وضع کیا گیا ہے نہ کہ صفت کے لیے۔

اگر کوئی کلمہ اصل وضع میں تو وصف کے لیے تھا مگر بعد میں کسی چیز کے نام کے طور پر استعمال ہونے لگا تو تب بھی اصل وضع کا اعتبار کرتے ہوئے غیر منصرف ہوگا، جیسے: أَسْوَدُ ''سیاہ''۔ یہ اصل میں وصف کے لیے وضع کیا گیا تھا مگر بعد میں أَسْوَدُ ''کالے سانپ'' کو کہا جانے لگا، اس لیے اگرچہ اب اس میں صرف ایک سبب ''وزن فعل'' باقی رہ گیا اور دوسرا سبب ''وصف'' ختم ہو گیا مگر چونکہ یہ اصل وضع میں وصف تھا، لہٰذا وصف اصلی کا لحاظ رکھتے ہوئے اسے غیر منصرف ہی پڑھا جائے گا۔

ملاحظہ وصف اور عَلَم ایک اسم میں ہرگز جمع نہیں ہو سکتے کیونکہ عَلَم ذاتِ معیَّن اور وصف ذاتِ غیر معین پر دلالت کرتا ہے۔

تانیث: تانیث کی دو صورتیں ہیں:

﴿1﴾ جس میں علامتِ تانیث لفظاً موجود ہو، علاماتِ تانیث تین ہیں:

① تائے تانیث مربوطہ ② الف مقصورہ برائے تانیث ③ الف ممدودہ برائے تانیث

تانیث بالتاء کے لیے دوسرا سبب علمیت ہونا شرط ہے جیسے: عَائِشَةُ ، طَلْحَةُ ، لہٰذا ضَارِبَةٌ منصرف ہوگا کیونکہ اس میں علمیت نہیں۔ تانیث بالألف (مقصورہ وممدودہ) دو سببوں کے قائم مقام ہوتی ہے، لہٰذا جس اسم

[۴] فُعَلُ ، فَعَالِ ، فُعَالُ اور مَفْعَلُ کے علاوہ عدل کے دو وزن مزید بھی ہیں: ① فَعْلِ ، جیسے: أَمْسِ. (یہ مبنی بر کسرہ ہے۔) ② فَعَلُ ، جیسے: سَحَرُ.

کے آخر میں الف تانیث مقصورہ یا الف تانیث ممدودہ ہو وہ غیر منصرف ہوگا، جیسے: صُغْرىٰ[1]، حَمْرَاءُ.

〈2〉 جس میں علامتِ تانیث لفظاً نہ ہو، اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہوں گی:

① تین حرفی عربی ساکن الاوسط غیر منقول، جیسے: هِنْدٌ / هِنْدُ.

② تین حرفی عربی ساکن الاوسط مذکر سے منقول، جیسے: صَخْرُ، قَيْسُ (عورتوں کے نام)

③ تین حرفی عربی متحرک الاوسط، جیسے: سَقَرُ.

④ تین حرفی عجمی ساکن الاوسط، جیسے: حِمْصُ، بَلْخُ.

⑤ تین حرفی سے زائد، جیسے: زَيْنَبُ.

پہلی صورت کو منصرف وغیر منصرف دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں جبکہ باقی چاروں صورتیں غیر منصرف ہوتی ہیں۔

معرفہ: معرفہ کی اقسام میں سے صرف عَلَم، اسم کے غیر منصرف ہونے کا سبب بنتا ہے، جیسے: زَيْنَبُ. کیونکہ اسم ضمیر، اسم موصول، اسم اشارہ اور منادیٰ مبنی ہوتے ہیں جبکہ غیر منصرف ہونا معرب کی قسم ہے۔ اور غیر منصرف جب مضاف ہو یا اس پر ''أَلْ'' داخل ہو تو وہ منصرف بن جاتا ہے، لہٰذا صرف عَلَم ہی غیر منصرف ہونے کا سبب بنتا ہے۔

عجمہ: وہ اسم جو عربی کے سوا کسی دوسری زبان کا لفظ ہو، جیسے: إِبْرَاهِيمُ، لِجَامٌ وغیرہ۔

اس کے غیر منصرف ہونے کے لیے دو شرطیں ہیں:

〈1〉 وہ کلمہ عجمی زبان میں حقیقتاً یا حکماً عَلَم ہو، جیسے: يَعْقُوبُ، قَالُونُ (ایک قاری کا نام) قَالُونُ عجمی زبان کا لفظ ہے بمعنی ماہر لیکن عربی میں منتقل ہوتے ہی بطور عَلَم استعمال ہونے لگا، لہٰذا یہ ایسا ہے گویا عجمی زبان میں عَلَم تھا۔

اگر عجمی زبان میں تو عَلَم نہ ہو مگر عربی زبان میں منتقل اور استعمال ہونے کے بعد کسی کا عَلَم بنا دیا جائے (نام رکھ دیا جائے) تو وہ منصرف ہوگا، جیسے: لِجَامٌ، دِيبَاجٌ، اگر کسی کے نام رکھ دیے جائیں تو منصرف ہی رہیں گے۔

〈2〉 تین حروف سے زائد ہو، جیسے: إِبْرَاهِيمُ، إِسْمَاعِيلُ. اگر تین حرفی ہو تو غیر منصرف ہونے کے لیے تیسرے

[1] اگر الف مقصورہ تانیث کے لیے نہ ہو بلکہ الحاق کے لیے ہو تو اس میں دوسرا سبب علمیت ہونا شرط ہے، جیسے: أَرْطٰى (ایک درخت کا علم)، لہٰذا عَلْقٰى منصرف ہے کیونکہ یہ علم نہیں۔

حرف کا متحرک ہونا شرط ہے، جیسے: شَتَرُ. اگر تیسرا حرف ساکن ہو تو یہ اسم منصرف ہوگا، جیسے: نُوحٌ.

مندرجہ ذیل چھ انبیاء کے نام منصرف ہیں:

مُحَمَّدٌ، صَالِحٌ، شُعَيْبٌ، نُوحٌ، لُوطٌ، هُودٌ.

شِيثٌ اور عُزَيرٌ نام بھی منصرف ہیں، مَالِكٌ کے علاوہ تمام فرشتوں کے نام غیر منصرف ہیں۔

جمع: جمع کے غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ منتہی الجموع کا صیغہ ہو اور اس کے آخر میں تائے مُدَوَّرہ (ة) نہ ہو، جیسے: مَسَاجِدُ، أَبَابِيلُ، اگر آخر میں ''ة'' ہو تو وہ منصرف ہوگا، جیسے: مَلَائِكَةٌ ''فرشتے'' فَرَازِنَةٌ ''وزیرِ شطرنج'' اس کی واحد فِرْزَوْنٌ ہے۔

ملاحظہ جمع منتہی الجموع دو سببوں کے قائم مقام ہوتی ہے۔

ترکیب: دو کلموں کا اضافت و اسناد[1] کے بغیر مرکب ہو کر کسی کا عَلَم بن جانا بشرطیکہ دوسرا کلمہ لفظِ ''وَيْهِ'' نہ ہو، جیسے: بَعْلَبَكُّ، حَضْرَ مَوْتُ (شہروں کے نام)

الف ونون زائدتان: الف ونون زائدتان سے مراد یہ ہے کہ وہ الف ونون کلمے کے حروف اصلیہ میں سے نہ ہوں۔ ان کے غیر منصرف کا سبب بننے کی تین صورتیں ہیں:

﴿1﴾ عَلَم کے آخر میں ہوں، جیسے: عُثْمَانُ، نُعْمَانُ. لہٰذا سَعْدَانٌ غیر منصرف نہیں کیونکہ یہ عَلَم نہیں بلکہ گھاس کی ایک قسم ہے۔

﴿2﴾ ایسی صفت کے آخر میں ہوں جس کی مؤنث عموماً ''ة'' کے ساتھ، یعنی فَعْلَانَةٌ کے وزن پر نہ ہو، جیسے: سَكْرَانُ. اس کی مؤنث عموماً سَكْرٰى آتی ہے (اس کا قلیل طور پر سَكْرَانَةٌ آ جانا مضر نہیں۔) چنانچہ نَدْمَانٌ غیر منصرف نہیں ہوگا کیونکہ اس کی مؤنث نَدْمَانَةٌ آتی ہے۔

﴿3﴾ ایسے اسم کے آخر میں ہوں جس کی مؤنث ہی نہ ہو، جیسے: لَحْيَانُ، رَحْمٰنُ.

وزنِ فعل: کسی اسم کا ایسے وزن پر ہونا جو صرف فعلوں کے ساتھ خاص ہو، جیسے: شَمَّرَ ''گھوڑے کا نام'' دُئِلَ ''قبیلے کا نام''۔ اگر وہ اسم ایسے وزن پر آئے جو اسموں اور فعلوں میں مشترک ہو تو اس کے غیر منصرف ہونے

[1] کیونکہ اضافت غیر منصرف کو منصرف کے حکم میں کر دیتی ہے اور مرکب اسنادی جملہ ہوتا ہے اور جملہ مبنی کے حکم میں ہوتا ہے، جیسے: تَأَبَّطَ شَرًّا.

کے لیے یہ شرط ہے کہ اس کے شروع میں حروفِ مضارع: أَتَيْنَ میں سے کوئی حرف آئے اور وہ آخر میں ''ة'' کو قبول نہ کرے، جیسے: أَحْمَدُ، تَغْلِبُ، يَشْكُرُ (نام). لہٰذا يَعْمَلٌ ''عمدہ نسل کا طبعاً کام کرنے والا اونٹ'' منصرف ہوگا کیونکہ اس کی مؤنث يَعْمَلَةٌ آتی ہے۔

خلاصۂ کلام: غیر منصرف کی دو صورتیں ہوں گی:

〈1〉 جس میں غیر منصرف کے دو سبب پائے جائیں۔

〈2〉 جس میں غیر منصرف ہونے کا ایک ایسا سبب پایا جائے جو دو کے قائم مقام ہو۔

〈1〉 جس میں غیر منصرف کے دو سبب پائے جائیں ان میں سے ایک سبب یا تو علم ہوگا یا وصف۔

* علم کے ساتھ دوسرا سبب مندرجہ ذیل چھ اسباب میں سے کوئی ایک ہوگا:

① عدل، جیسے: عُمَرُ.

② تانیث بالتاء، جیسے: فَاطِمَةُ.

③ عجمہ، جیسے: يَعْقُوبُ.

④ ترکیب، جیسے: بَعْلَبَكُّ.

⑤ الف ونون زائدتان (اسم میں)، جیسے: عُثْمَانُ.

⑥ وزنِ فعل، جیسے: أَحْمَدُ.

* وصف کے ساتھ دوسرا سبب مندرجہ ذیل تین اسباب میں سے کوئی ایک ہوگا:

① عدل، جیسے: ثُلَاثُ، مَثْلَثُ.

② الف ونون زائدتان (وصف میں)، جیسے: سَكْرَانُ.

③ وزنِ فعل، جیسے: أَسْوَدُ، أَحْمَرُ.

〈2〉 وہ اسباب منع صرف جو اکیلے ہی دو سببوں کے قائم مقام ہوتے ہیں مندرجہ ذیل ہیں:

① الفِ تانیث ممدودہ، جیسے: حَمْرَاءُ.

② الفِ تانیث مقصورہ، جیسے: صُغْرٰی.

③ جمع منتہی الجموع، جیسے: مَسَاجِدُ، مَصَابِيحُ.

سوالات وتدریبات

1. اسم غیر منصرف کی تعریف مع مثال اور حکم بیان کریں۔
2. مندرجہ ذیل کی تعریف کریں اور مثال دیں:

عدل ...... وصف ...... عجمہ ...... ترکیب

3. عدل کے اوزان مع مثال بیان کریں۔
4. تانیث کے غیر منصرف ہونے کی صورتیں اور شرائط بیان کریں۔
5. عجمہ، جمع، الف ونون زائدتان اور وزنِ فعل کے غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے کیا شرائط ہیں؟
6. مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں:

① ﴿فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ﴾ میں مواقع صیغۂ منتہی الجموع ہے، پھر اس پر کسرہ کیوں آیا ہے؟

② اسبابِ منع صرف میں سے کون کون سے اسباب علمیت کے ساتھ جمع ہوتے ہیں؟

③ یَعْمَلٌ منصرف کیوں ہے؟

7. مندرجہ ذیل اسماء اور آیات میں اسم غیر منصرف کی نشاندہی کریں اور ان کے غیر منصرف ہونے کے اسباب بھی بیان کریں:

(ا) سُعَادُ...... بَرَامِكَةٌ ...... زُحَلُ ...... عَطْشَانُ ...... أَسْعَدُ

أُحَادُ ...... سُلَيْمَانُ ...... زَرْقَاءُ ...... مَسْمُوعَةٌ ...... مَنَابِرُ

(ب) ﴿فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ﴾ ، ﴿اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا﴾ ، ﴿اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى﴾ ، ﴿يَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا يَشَآءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ﴾ ﴿وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا﴾ ، ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ﴾ ، ﴿يٰٓاَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ﴾ ، ﴿اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ﴾

8. مندرجہ ذیل آیات اور جملوں میں سے اسم غیر منصرف کا اعراب اور اس کی علامت بیان کریں:

﴿لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ﴾ ﴿اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ﴾

﴿وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ﴾

﴿وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ﴾

﴿وَلَىِٕنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ﴾

﴿فَكَفّٰرَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ﴾

جَهَّزَ عُثْمَانُ ﷺ جَيْشَ الْعُسْرَةِ.

كَانَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ﷺ قَائِدَ جَيْشِ الْمُسْلِمِينَ.

أُرْسِلَ شُعَيْبٌ عليه السلام إِلٰى مَدْيَنَ.

كَانَ اسْمُ الْمَدِينَةِ الْمُنَوَّرَةِ يَثْرِبَ قَبْلَ الْإِسْلَامِ.

خَالِدٌ جَوْعَانُ.

زُحَلُ كَوْكَبٌ فِي السَّمَاءِ.

اَلطَّائِرَةُ أَسْرَعُ مِنَ السَّيَّارَةِ.

فِي لَاهُورَ مَدَارِسُ كَثِيرَةٌ.

9 مندرجہ ذیل کلمات کو جملوں میں استعمال کریں:

أَحَادِيثُ ...... ظَمْآنُ ...... آخَرُ...... خَنْسَاءُ.

اسمائے مرفوعہ

اَلْأَسْمَاءُ الْمَرْفُوعَةُ: هِيَ الْأَسْمَاءُ الَّتِي فِيهَا عَلَامَةُ رَفْعٍ لَفْظًا أَوْ تَقْدِيرًا.

''اسمائے مرفوعہ وہ اسماء ہیں جن میں علامتِ رفع لفظی یا تقدیری طور پر موجود ہو۔''

یہ اسماء مندرجہ ذیل ہیں:

1. فاعل
2. نائب فاعل
3. مبتدا
4. خبر
5. حروفِ مشبہ بالفعل کی خبر
6. افعال ناقصہ کا اسم
7. حروفِ مشابہ بہ لَیْسَ کا اسم
8. لائے نفی جنس کی خبر

سبق: 10

فاعل

اَلْفَاعِلُ: هُوَ اسْمٌ مَرْفُوعٌ تَقَدَّمَهٗ فِعْلٌ مَبْنِيٌّ لِلْمَعْلُومِ أَوْ مَا شَابَهَهٗ، وَ دَلَّ عَلٰى مَنْ فَعَلَ الْفِعْلَ أَوْ قَامَ بِهٖ. ''فاعل وہ اسم مرفوع ہے جس سے پہلے فعل معروف یا شبہ فعل معروف ہو اور اس ذات پر دلالت کرے جس نے فعل کیا ہے یا جس کے ساتھ فعل قائم ہے۔'' جیسے: ﴿خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ﴾ (البقرة 7:2)''اللہ (تعالیٰ) نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے۔'' اس میں لفظ اَللّٰه فاعل ہے اور اس سے پہلے خَتَمَ فعل معروف ہے۔ نَامَ خَالِدٌ. اس میں خَالِدٌ فاعل ہے اور اس سے پہلے نَامَ فعل معروف ہے اور یہ فعل خالد کے ساتھ قائم ہے۔ حَامِدٌ مُجْتَهِدٌ أَوْلَادُهٗ. اس میں أَوْلَادُ فاعل ہے اور اس سے پہلے مُجْتَهِدٌ (اسم فاعل) شبہ فعل معروف ہے۔

فاعل کی اقسام

فاعل کی دو قسمیں ہیں: ① اسم ظاہر ② اسم ضمیر

اسم ظاہر: جو اپنے معنی مراد پر کسی قرینے کے بغیر دلالت کرے، جیسے: ﴿وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِمُ﴾ ''اور جب ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا۔'' اس میں لفظ إبراهيم فاعل ہے جو کہ اسم ظاہر ہے۔

اسم ضمیر: جو اپنے معنی مراد پر تکلم، خطاب یا غائب کے قرینے کے ساتھ دلالت کرے، جیسے: ﴿فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ﴾ (البقرة 239:2) ''پھر جب تم امن میں ہو جاؤ تو اللہ (تعالیٰ) کو یاد کرو۔'' اس مثال میں ﴿اَمِنْتُمْ﴾ میں تُمْ اور ﴿فَاذْكُرُوا﴾ میں ''و'' فاعل ہیں جو کہ اسم ضمیر ہیں۔

فعل کا واحد، تثنیہ یا جمع ہونا

〈1〉 جب فاعل اسمِ ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ واحد ہوتا ہے، چاہے فاعل واحد ہو یا تثنیہ یا جمع، مذکر ہو یا مؤنث، جیسے: قَامَ الرَّجُلُ، قَامَ الرَّجُلَانِ، قَامَ الرِّجَالُ. قَامَتِ الْمَرْأَةُ، قَامَتِ الْمَرْأَتَانِ، قَامَتِ النِّسَاءُ. مذکورہ مثالوں میں فاعل اسم ظاہر ہے، اس لیے فعل واحد لایا گیا ہے۔

〈2〉 جب فاعل اسمِ ضمیر ہو تو فعل واحد، تثنیہ، جمع اور مذکر و مؤنث ہونے میں عموماً ضمیر کے مطابق ہوتا ہے،[*] جیسے: اَلرَّجُلُ قَامَ، اَلرَّجُلَانِ قَامَا، اَلرِّجَالُ قَامُوا. اَلْمَرْأَةُ قَامَتْ، اَلْمَرْأَتَانِ قَامَتَا، اَلنِّسَاءُ قُمْنَ.

〈3〉 جب فاعل جمع مؤنث سالم یا جمع مکسر غیر عاقل کی ضمیر ہو تو فعل واحد مؤنث یا جمع مؤنث دونوں طرح آ سکتا ہے، جیسے: اَلطَّالِبَاتُ سَافَرَتْ/ اَلطَّالِبَاتُ سَافَرْنَ، اَلْأَيَّامُ ذَهَبَتْ/ اَلْأَيَّامُ ذَهَبْنَ. البتہ اگر فاعل جمع مکسر مذکر عاقل کی ضمیر ہو تو فعل کو جمع مذکر لانا اولیٰ ہے جبکہ واحد مؤنث کا صیغہ لانا بھی جائز ہے، جیسے: اَلرِّجَالُ ذَهَبُوا/ اَلرِّجَالُ ذَهَبَتْ.

فعل کی تذکیر و تانیث

عموماً جب فاعل مذکر ہو تو فعل مذکر اور فاعل مؤنث ہو تو فعل مؤنث آتا ہے، جیسے: قَامَ الرَّجُلُ، قَامَتِ الْمَرْأَةُ.

فعل کی وجوبی تانیث: مندرجہ ذیل صورتوں میں فعل کو مؤنث لانا ضروری ہے:

〈1〉 جب فاعل اسم ظاہر ہو اور مؤنث حقیقی ہو، نیز فعل اور فاعل کے درمیان فاصلہ نہ ہو، جیسے: حَضَرَتْ فَاطِمَةُ الْيَوْمَ.

〈2〉 جب فاعل ایسی ضمیر مستتر ہو جو مؤنث حقیقی یا مؤنث مجازی کی طرف لوٹے، جیسے: اَلْمَرْأَةُ قَامَتْ، اَلشَّمْسُ طَلَعَتْ.

فعل کی جوازی تذکیر و تانیث: مندرجہ ذیل صورتوں میں فعل کو مذکر لانا بھی جائز ہے اور مؤنث لانا بھی:

[*] کیونکہ فاعل کی ضمیر، اسم ظاہر کی طرف لوٹ رہی ہوتی ہے اور ضمیر اور مرجع کی آپس میں تذکیر و تانیث اور واحد، تثنیہ، جمع ہونے میں مطابقت ضروری ہوتی ہے۔

﴿1﴾ جب فاعل اسم ظاہر و مؤنث حقیقی ہو، فعل اور فاعل کے درمیان فاصلہ آجائے، جیسے: حَضَرَتِ الْیَوْمَ فَاطِمَةُ / حَضَرَ الْیَوْمَ فَاطِمَةُ.

﴿2﴾ جب فاعل اسم ظاہر اور مؤنث غیر حقیقی ہو، جیسے: طَلَعَتِ الشَّمْسُ / طَلَعَ الشَّمْسُ. لیکن اگر فاعل، مؤنث غیر حقیقی کی ضمیر ہو تو فعل مؤنث ہی آئے گا، جیسے: اَلشَّمْسُ طَلَعَتْ.

﴿3﴾ جب فاعل اسم ظاہر ہو اور جمع مکسر ہو، جیسے: جَاءَ الرِّجَالُ / جَاءَتِ الرِّجَالُ، ﴿ وَقَالَ نِسْوَةٌ ﴾، ﴿ قَالَتْ رُسُلُهُمْ ﴾ (إبراهيم14:10)

فعل اور فاعل کی ترتیب: فاعل ہمیشہ فعل کے بعد آتا ہے۔ فاعل کو فعل پر مقدم کرنا جائز نہیں۔

نمونۂ ترکیب: ﴿ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ ﴾

لفظی تحلیل: خَتَمَ: فعل ماضی مبنی برفتحہ، لفظ اَللّٰهُ: فاعل مرفوع، رفع کی علامت ضمۂ ظاہر، عَلٰی: حرف جار مبنی برسکون، قُلُوبِ: مجرور مضاف، جر کی علامت کسرۂ ظاہر، هُمْ: مضاف الیہ، مبنی برسکون محلًّا مجرور۔

ترکیب: خَتَمَ: فعل ماضی، لفظ اَللّٰهُ: فاعل، عَلٰی قُلُوبِهِمْ: جار مجرور، خَتَمَ کے متعلق، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

سبق: 11

نائب فاعل

نَائِبُ الْفَاعِلِ: هُوَ اسْمٌ مَرْفُوعٌ تَقَدَّمَهٗ فِعْلٌ مَبْنِيٌّ لِلْمَجْهُولِ أَوْ شِبْهُهٗ، وَ حَلَّ مَحَلَّ الْفَاعِلِ بَعْدَ حَذْفِهٖ. ''نائب فاعل وہ اسم مرفوع ہے جس سے پہلے فعل مجہول یا شبہ فعل مجہول ہو اور فاعل کے حذف کے بعد اس (فاعل) کی جگہ آئے۔'' جیسے: ﴿وَخُلِقَ الْاِنْسٰنُ ضَعِيْفًا﴾ (النسآء 4:28) ''اور انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے۔'' خَالِدٌ مَحْمُودٌ خُلُقُهٗ. ان مثالوں میں اَلْإِنْسَانُ اور خُلُقُ نائب فاعل، خُلِقَ فعل مجہول اور مَحْمُودٌ (اسم مفعول) شبہ فعل مجہول ہے۔نائب فاعل کو مَفْعُولُ مَالَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهٗ [1] بھی کہتے ہیں۔

نائب فاعل کی اقسام

فاعل کی طرح نائب فاعل کی بھی دو قسمیں ہیں: ① اسم ظاہر ② اسم ضمیر

اسم ظاہر: جیسے: ﴿يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ﴾ (الحج 22:73) ''اے لوگو! ایک مثال دی جاتی ہے، اسے غور سے سنو۔'' مَثَلٌ اسم ظاہر نائب فاعل ہے۔

اسم ضمیر: جیسے: ﴿اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْۤا اَنْ يَّقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ﴾ (العنكبوت 29:2) ''کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ وہ بس اتنا کہنے پر چھوڑ دیے جائیں گے کہ ہم ایمان لائے اور انھیں آزمایا نہیں جائے گا؟'' أَنْ يُتْرَكُوا اور لَا يُفْتَنُونَ میں ''و'' ضمیر، نائب فاعل ہے۔

﴿1﴾ اگر فعل معروف متعدی بہ یک مفعول کو مجہول بنایا جائے تو فاعل کو حذف کرنے کے بعد مفعول بہ نائب

[1] ایسے فعل یا شبہ فعل کا مفعول جس کا فاعل ذکر نہ کیا گیا ہو۔

فاعل ہوگا جیسا کہ مذکورہ مثالوں میں ہے۔

﴿2﴾ اگر فعل معروف متعدی بہ دو یا سہ مفعول کو فعل مجہول بنایا جائے تو فاعل کو حذف کرنے کے بعد عموماً مفعول اول نائب فاعل بن کر مرفوع ہوگا اور باقی مفعول منصوب ہی رہیں گے، جیسے: أَعْطَى الْغَنِيُّ الْفَقِيرَ مَالًا سے أُعْطِيَ الْفَقِيرُ مَالًا ”فقیر کو مال دیا گیا۔“ ﴿وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا﴾ (البقرة 2:269) ”اور جو شخص حکمت دیا جائے وہ بہت ساری بھلائی دیا گیا۔“ أَعْلَمَ الطَّبِيبُ الْمَرِيضَ الدَّوَاءَ نَافِعًا سے أُعْلِمَ الْمَرِيضُ الدَّوَاءَ نَافِعًا.

﴿3﴾ فعل لازم سے فعل مجہول براہ راست نہیں آتا۔ اگر فعل لازم سے فعل مجہول بنانا ہو تو اسے عموماً حرف جر باء، فِي، عَلٰی وغیرہ کے ذریعے متعدی کرکے مجہول بناتے ہیں، جیسے: ﴿وَجِائْۤءَ يَوْمَئِذٍۭ بِجَهَنَّمَ﴾ (الفجر 89:23) ”اور جہنم اس روز سامنے لایا جائے گا۔“ ﴿وَلَمَّا سُقِطَ فِيْۤ اَيْدِيْهِمْ﴾ (الأعراف 7:149) ”اور جب وہ نادم ہوئے۔“ نُظِرَ فِي الْأَمْرِ، مُرَّ عَلَيْهِ.

نائب فاعل کے لحاظ سے فعل کے احکام

نائب فاعل کے اعتبار سے فعل میں تبدیلی کی نوعیت وہی ہوتی ہے جو فاعل کے اعتبار سے ہوتی ہے، یعنی فعل کا واحد، تثنیہ، جمع اور مذکر و مؤنث ہونا جس طرح فاعل کے اعتبار سے ہوتا ہے، اسی طرح نائب فاعل کے اعتبار سے ہوتا ہے۔

نائب فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ واحد ہوگا اور مذکر و مؤنث ہونے میں نائب فاعل کے مطابق ہوگا، جیسے: نُصِرَ الرَّجُلُ وَ نُصِرَتِ الْمَرْأَةُ.

اگر نائب فاعل اسم ضمیر ہو تو فعل، ضمیر کے مرجع کے مطابق ہوگا، جیسے: اَلرَّجُلُ نُصِرَ، اَلرَّجُلَانِ نُصِرَا، اَلرِّجَالُ نُصِرُوا، اَلْمَرْأَةُ نُصِرَتْ، اَلْمَرْأَتَانِ نُصِرَتَا، اَلنِّسَاءُ نُصِرْنَ.

نمونۂ ترکیب: ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ﴾

لفظی تحلیل: كُتِبَ: فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح، عَلٰی: حرف جار مبنی بر سکون، كُمْ: ضمیر مبنی بر سکون، محلًّا مجرور، اَلصِّيَامُ: نائب فاعل مرفوع، رفع کی علامت ضمۂ ظاہر۔

ترکیب: كُتِبَ: فعل ماضی مجہول، عَلَيْكُمْ: جار مجرور، كُتِبَ (فعل مجہول) کے متعلق، اَلصِّيَامُ: نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

سوالات و تدریبات

1. فاعل و نائب فاعل کی تعریف اور اقسام مع مثال ذکر کریں۔
2. فاعل و نائب فاعل کے لحاظ سے فعل کے احکام بیان کریں۔
3. نائب فاعل کے احکام بیان کریں۔
4. مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ کر کے فاعل کی قسم کی نشاندہی کریں:

جَاءَ زَيْدٌ. تَغَيَّرَ الْمَوْسِمُ. اَلنَّهَارُ طَلَعَ. اِسْوَدَّ اللَّيْلُ. اَلْإِنَاءُ انْكَسَرَ.

5. مندرجہ ذیل جملوں میں فعل اور فاعل کی آپس میں عدم مطابقت کی وجہ بیان کریں:

﴿ إِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتَانِ ﴾ ﴿ وَإِذْ قَالَتِ الْمَلَٰٓئِكَةُ ﴾ ﴿ إِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنَٰتُ ﴾

﴿ فَمَنْ جَآءَهُۥ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهِۦ ﴾ اِنْكَسَرَتِ الْأَوَانِي. اِشْتَهَرَتِ الْأَخْبَارُ.

6. مندرجہ ذیل میں نائب فاعل کے اعتبار سے فعل کا حکم بیان کریں:

﴿ وَيَوْمَ الْقِيَٰمَةِ يُرَدُّونَ إِلَىٰٓ أَشَدِّ الْعَذَابِ ﴾ ﴿ وَفُتِحَتِ السَّمَآءُ ﴾

﴿ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُونَ بِسِيمَٰهُمْ ﴾ ﴿ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ ﴾

«أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ مِّنْ قَبْلِي».

7. مندرجہ ذیل جملوں کو درست کریں:

يُحَافِظُونَ الْمُوَاطِنُونَ عَلٰى نَظَافَةِ مَدِينَتِهِمْ.

هٰذَانِ التِّلْمِيذَانِ نَجَحُوا فِي الاِخْتِبَارِ.

عُرِفَ عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ ﷣ بِرِوَايَةِ الْحَدِيثِ.

تَسْتَعِدُّ الطَّالِبُ لِلاِمْتِحَانِ.

⑧ مندرجہ ذیل اسماء سے پہلے مناسب فعل لگا کر انھیں فاعل بنائیں:

① .... الْمُؤْمِنُونَ. ② .... النَّمْلَةُ. ③ .... الْقِطَارُ.

④ .... التِّلْمِيذُ. ⑤ .... الْكُرَةُ. ⑥ .... الْمَرِيضَاتُ.

⑨ مندرجہ ذیل جملوں کی عربی بنائیں:

چہرے گرد آلود ہوئے۔ زمین پھٹ گئی۔ چور کا ہاتھ کاٹا گیا۔

عورتیں شہر میں اکٹھی ہوئیں۔ غریبوں کی مدد کی گئی۔ دشمن قتل کر دیے گئے۔

⑩ مندرجہ ذیل آیات کی ترکیب کریں:

﴿اَتٰۤى اَمْرُ اللّٰهِ﴾، ﴿جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبٰطِلُ﴾، ﴿يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ﴾

اَلْمُبْتَدَأُ: هُوَ الِاسْمُ الْمُجَرَّدُ عَنِ الْعَوَامِلِ اللَّفْظِيَّةِ: الْمُسْنَدُ إِلَيْهِ، أَوِ الصِّفَةُ الْوَاقِعَةُ بَعْدَ حَرْفِ النَّفْيِ وَأَلِفِ الِاسْتِفْهَامِ رَافِعَةً لِظَاهِرٍ. ''مبتدا وہ اسم ہے جو لفظی عوامل سے خالی ہو اور مسند الیہ ہو یا ایسی صفت ہو جو حرفِ نفی اور ہمزۂ استفہام کے بعد واقع ہو اور اسم ظاہر کو رفع دے۔''

اَلْخَبَرُ: هُوَ الَّذِي يُخْبَرُ بِهِ عَنِ الْمُبْتَدَإِ. ''خبر وہ ہے جس کے ذریعے سے مبتدا کے متعلق خبر دی جاتی ہے۔''

مثالیں: ﴿ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴾ (البقرة 218:2) اس میں لفظ اَللّٰہُ مبتدا ہے جو کہ لفظی عوامل سے خالی ہے اور مسند الیہ ہے، غَفُورٌ اور رَحِيمٌ خبریں ہیں۔ مَا مَفْتُوحٌ الْبَابُ، أَقَائِمٌ الزَّيْدَانِ، ان مثالوں میں مَفْتُوحٌ اور قَائِمٌ مبتدا ہیں جو کہ صفت کے صیغے ہیں اور حرف نفی اور ہمزۂ استفہام کے بعد واقع ہو کر اپنے بعد والے اسم کو رفع دے رہے ہیں۔

خبر کی اقسام

خبر کی تین اقسام ہیں: ① مفرد ② جملہ ③ شبہ جملہ

مفرد: یہاں مفرد، تثنیہ و جمع کے مقابلے میں نہیں بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ خبر جملہ یا شبہ جملہ[1] نہ ہو، جیسے: اَلنَّصْرُ قَرِيبٌ ''مدد قریب ہے۔''

نوٹ: خبر جب مفرد ہو اور اسم مشتق ہو تو عدد (افراد، تثنیہ، جمع) اور تذکیر و تانیث میں مبتدا کے مطابق ہوتی ہے، جیسے: ﴿ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ﴾ (البقرة 163:2) ''اور تمھارا معبود ایک ہی معبود ہے۔'' طَلْحَةُ وَ زُبَيْرٌ رضی اللہ عنہما

[1] یعنی ظرف یا جار مجرور۔

صَحَابِيَّانِ، ﴿ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ ﴾ (النسآء 34:4) ''مرد عورتوں پر نگران ہیں۔'' ﴿ وَاَرْضُ اللّٰهِ وٰسِعَةٌ ﴾ (الزمر 10:39) ''اور اللہ (تعالیٰ) کی زمین وسیع ہے۔'' اَلشَّجَرَتَانِ مُثْمِرَتَانِ ''دو درخت پھلدار ہیں۔'' اَلْأُمَّهَاتُ رَحِيمَاتٌ ''مائیں انتہائی مہربان ہیں۔''

ملاحظہ اگر مبتدا غیر عاقل کی جمع ہو تو خبر، واحد مؤنث اور جمع مؤنث دونوں طرح آسکتی ہے، جیسے: اَلْكُتُبُ مُفِيدَةٌ / مُفِيدَاتٌ ''کتابیں مفید ہیں۔'' اَلْأَيَّامُ مَعْدُودَةٌ / مَعْدُودَاتٌ ''دن گنے ہوئے ہیں۔'' اَلشَّجَرَاتُ طَوِيلَةٌ / طَوِيلَاتٌ ''درخت لمبے ہیں۔''

جملہ: یعنی خبر جملہ اسمیہ یا جملہ فعلیہ ہو، جیسے: ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴾ (الإخلاص 1:112) ''کہو: وہ اللہ (تعالیٰ) ایک ہے۔'' اَللّٰهُ أَحَدٌ جملہ اسمیہ بن کر هُوَ مبتدا کی خبر بنتا ہے۔ ﴿ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ ﴾ (محمد 26:47) ''اور اللہ (تعالیٰ) ان کی خفیہ باتیں کرنے کو جانتا ہے۔'' يَعْلَمُ إِسْرَارَهُمْ جملہ فعلیہ بن کر لفظ اللہ مبتدا کی خبر بنتا ہے۔

حکم جب خبر جملہ ہو تو اس میں ایک رابط، یعنی ضمیر وغیرہ کا ہونا ضروری ہے تاکہ جملے کا مبتدا کے ساتھ تعلق قائم ہو سکے۔ یہ رابط اگر ضمیر ہو تو یہ ضمیر مفرد، تثنیہ، جمع اور تذکیر و تانیث میں مبتدا کے مطابق ہوتی ہے، جیسے: زَيْدٌ أَبُوهُ قَائِمٌ، اَلطَّالِبَانِ أَبُوهُمَا قَائِمٌ، اَلطُّلَّابُ مُعَلِّمُهُمْ قَائِمٌ. زَيْدٌ يَلْعَبُ ''(اس میں ضمیر ''هُوَ'' مستتر ہے۔)، زَيْدٌ وَحَامِدٌ يَلْعَبَانِ، اَلطُّلَّابُ يَلْعَبُونَ.

شبہ جملہ: یعنی خبر ظرف یا جار مجرور ہو، جیسے: ﴿ وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ ﴾ (الأنفال 42:8) ''اور سواروں کا قافلہ تم سے نیچے (ساحل) کی طرف تھا۔'' ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ﴾ ''تمام تعریفیں اللہ (تعالیٰ) ہی کے لیے ہیں۔''

حکم اس صورت میں خبر سے پہلے فعل یا شبہ فعل کا لفظاً یا تقدیراً ہونا ضروری ہے، جیسے: اَلْمَالُ عِنْدِي اصل میں تھا: اَلْمَالُ ثَابِتٌ / ثَبَتَ عِنْدِي اور زَيْدٌ فِي الدَّارِ اصل میں تھا: زَيْدٌ مُسْتَقِرٌّ / اِسْتَقَرَّ فِي الدَّارِ.

1. مبتدا اور خبر دونوں مرفوع ہوتے ہیں۔
2. مبتدا سے پہلے کوئی لفظی عامل نہیں ہوتا بلکہ اس کا عامل معنوی ہوتا ہے جبکہ خبر کا عامل لفظی (مبتدا) ہوتا ہے۔
3. مبتدا کی دو قسمیں ہوتی ہیں: (1) وہ مبتدا جس کی خبر ہوتی ہے، یہ مسند الیہ ہوتا ہے۔ (2) وہ مبتدا جو صفت کا

صیغہ ہوتا ہے، اس کا فاعل یا نائب فاعل خبر کے قائم مقام ہوتا ہے، یہ مبتدا مسند الیہ نہیں بلکہ مسند ہوتا ہے اور وہ فاعل یا نائب فاعل جو خبر کے قائم مقام ہوتا ہے وہ مسند الیہ ہوتا ہے۔

﴿4﴾ مبتدا ہمیشہ معرفہ یا نکرہ مخصوصہ [۲] ہوتا ہے جبکہ خبر اکثر نکرہ اور کبھی معرفہ ہوتی ہے۔

﴿5﴾ جب مبتدا اور خبر دونوں معرفہ ہوں اور خبر مبتدا کی صفت بن سکتی ہو تو مبتدا اور خبر کے درمیان ایک ضمیر لائی جاتی ہے، یہ ضمیر مفرد، تثنیہ، جمع اور تذکیر و تانیث میں مبتدا کے مطابق ہوتی ہے، جیسے: ﴿وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾ (المآئدة 76:5) ''اور اللہ (تعالیٰ) ہی سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔'' اس ضمیر کو حرفِ فصل یا ضمیرِ فصل کہتے ہیں۔

مبتدا و خبر کی ترتیب

مبتدا اور خبر میں قاعدہ یہ ہے کہ مبتدا پہلے اور خبر بعد میں ہو۔ لیکن اگر خبر شبہ جملہ ہو اور مبتدا معرفہ ہو تو خبر کو مقدم کرنا بھی جائز ہے، جیسے: فِي التَّأَنِّي السَّلَامَةُ ''تحمل و بردباری میں سلامتی ہے۔'' مگر بعض صورتوں میں مبتدا کو اور بعض میں خبر کو مقدم لانا ضروری ہوتا ہے۔

مبتدا کی وجوبی تقدیم

مندرجہ ذیل صورتوں میں مبتدا کو مقدم لانا واجب ہے:

﴿1﴾ مبتدا ایسا کلمہ ہو جس کا شروع کلام میں آنا ضروری ہو، یعنی

① اسم استفہام ہو، جیسے: مَنْ نَبِيُّكَ؟ ''تیرا نبی کون ہے؟'' ﴿مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ﴾ (الأنبيآء 59:21) ''کس نے ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ (عمل) کیا ہے؟''

② یا اسم شرط ہو، جیسے: ﴿وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا﴾ (الطلاق 2:65) ''جو کوئی اللہ (تعالیٰ) سے ڈرے گا تو اللہ (تعالیٰ) اس کے لیے (مشکلات سے نکلنے کا) کوئی راستہ پیدا کر دے گا۔''

③ یا مَا تعجّبیہ ہو، جیسے: مَا أَحْسَنَ الْكِتَابَ!

[۲] نکرہ مخصوصہ سے مراد ایسا اسم نکرہ ہے جسے صفت یا اضافت وغیرہ کی وجہ سے تخصیص حاصل ہو جائے، جیسے: عَبْدٌ مُؤْمِنٌ، كِتَابُ طَالِبٍ. نکرہ عامہ بھی مبتدا بن سکتا ہے، نکرہ عامہ میں عموم و شمول ہوتا ہے، جیسے: ﴿ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ !﴾ میں إِلٰهٌ نکرہ عامہ مبتدا ہے۔

④ یا کَمْ خبریہ ہو، جیسے: کَمْ کِتَابٍ قَرَأْتُ!

﴿2﴾ مبتدا اور خبر دونوں معرفہ ہوں اور کوئی قرینہ نہ ہو کہ بعد والا مبتدا ہے، جیسے: اَللّٰهُ رَبُّنَا ''اللہ (تعالیٰ) ہمارا رب ہے۔'' آدَمُ أَبُونَا ''آدم (علیہ السلام) ہمارے باپ ہیں۔'' مُحَمَّدٌ نَبِيُّنَا ''محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارے نبی ہیں۔''

﴿3﴾ مبتدا اور خبر دونوں تخصیص میں برابر ہوں، جیسے: أَفْضَلُ مِنِّي أَفْضَلُ مِنْكَ ''جو مجھ سے بہتر ہے، وہ تجھ سے (بھی) بہتر ہے۔''

﴿4﴾ مبتدا کی خبر فعل ہو، جیسے: ﴿ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴾ (البقرة 212:2) ''اور اللہ (تعالیٰ) جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔''

﴿5﴾ جب مبتدا کو إِنَّمَا یا مَا اور إِلَّا کے ذریعے خبر کے ساتھ محصور کردیا جائے، جیسے: ﴿ اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ﴾ (محمد 36:47) ''دنیاوی زندگی تو محض کھیل اور تماشا ہے۔'' ﴿ مَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ﴾ (الشعرآء 154:26) ''تو نہیں ہے مگر ہمارے جیسا ایک بشر۔''

خبر کی وجوبی تقدیم

مندرجہ ذیل صورتوں میں خبر کو مقدم لانا واجب ہے:

﴿1﴾ خبر ایسا کلمہ ہو جس کا شروع کلام میں آنا ضروری ہو، یعنی جب خبر اسمائے استفہام میں سے ہو، جیسے: أَيْنَ حَامِدٌ؟ ''حامد کہاں ہے؟'' مَتَى الِاخْتِبَارُ؟ ''امتحان کب ہے؟'' ﴿ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ﴾ (البقرة 214:2) ''اللہ (تعالیٰ) کی مدد کب آئے گی؟''

﴿2﴾ جب خبر ظرف یا جار مجرور ہو اور مبتدا نکرہ محضہ (خالص نکرہ جو عموم یا تخصیص پر مشتمل نہ ہو) ہو، جیسے: عِنْدِي مَالٌ ''میرے پاس مال ہے۔'' فِي الدَّارِ رَجُلٌ ''گھر میں مرد ہے۔''

﴿3﴾ جب مبتدا میں ایسی ضمیر ہو جو خبر کے ایک جز کی طرف لوٹے، جیسے: فِي الْمَدْرَسَةِ طُلَّابُهَا ''مدرسہ میں اس کے طالب علم ہیں۔'' ﴿ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ﴾ (محمد 24:47) ''یا ان کے دلوں پر تالے لگے ہوئے ہیں۔''

﴿4﴾ جب خبر إِنَّمَا یا مَا اور إِلَّا کے ذریعے مبتدا کے ساتھ محصور ہو، جیسے: إِنَّمَا مَحْمُودٌ مَنْ يَّجْتَهِدُ

''قابل تعریف وہی ہے جو کوشش کرتا ہے۔'' مَا خَالِقٌ إِلَّا اللّٰهُ ''خالق نہیں ہے مگر اللہ تعالیٰ۔''

تعددِ خبر

ایک مبتدا کی متعدد خبریں بھی آسکتی ہیں، جیسے: ﴿ وَهُوَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ ○ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ ○ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ ○ ﴾ (البروج 85:14-16) ''اور وہ بڑا بخشنے والا، بہت محبت کرنے والا، عرش کا مالک، اونچی شان والا ہے، جو چاہے اسے کرگزرنے والا ہے۔'' أَحْمَدُ عَالِمٌ، مُهَنْدِسٌ، جَوَّادٌ ''احمد، عالم، انجینئر (اور) سخی ہے۔''

نمونۂ ترکیب: ﴿ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴾

لفظی تحلیل: و: حرف استئناف، لفظ اَللّٰهُ: مبتدا مرفوع، رفع کی علامت ضمۂ ظاہر، غَفُورٌ: خبر اول مرفوع، رفع کی علامت ضمۂ ظاہر، رَحِيمٌ: خبر ثانی مرفوع، رفع کی علامت ضمۂ ظاہر۔

ترکیب: لفظ اَللّٰهُ: مبتدا، غَفُورٌ: خبر اول، رَحِيمٌ: خبر ثانی۔ مبتدا اپنی دونوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

سوالات و تدریبات

1. مبتدا اور خبر کی تعریف کریں اور مثالیں دیں۔
2. خبر کی کتنی اقسام ہیں؟ ہر ایک کی وضاحت کریں اور حکم بیان کریں۔
3. مبتدا و خبر کے احکام بیان کریں۔
4. مبتدا کی خبر پر اور خبر کی مبتدا پر تقدیم کب واجب ہوتی ہے؟ مفصل ذکر کریں۔
5. خالی جگہیں مناسب لفظ سے پُر کریں:

① مبتدا کا عامل .... اور خبر کا عامل .... ہوتا ہے۔

(لفظی، معنوی)

② جب خبر جملہ اسمیہ یا فعلیہ ہو تو جملے میں ایک .... کا ہونا ضروری ہے۔

(رابط، فاصل)

③ اگر مبتدا غیر عاقل کی جمع ہو تو خبر .... بھی آسکتی ہے۔

(واحد مؤنث، جمع مذکر)

4 خبر سے پہلے فعل یا شبہ فعل کا لفظاً یا تقدیراً ہونا ضروری ہے جب خبر .... ہو۔

(ظرف یا جار مجرور، جملہ)

6 مندرجہ ذیل آیات اور جملوں کا ترجمہ کریں اور مبتدا و خبر کے احکام میں سے جو حکم جاری ہوسکتا ہے اس کی وضاحت کرتے ہوئے مبتدا و خبر کی تعیین کریں:

﴿وَعَلَىٰٓ أَبْصَٰرِهِمْ غِشَٰوَةٌ﴾ ﴿وَفِى ٱلسَّمَآءِ رِزْقُكُمْ﴾ ﴿أَبُونَا شَيْخٌ كَبِيرٌ﴾ ﴿وَٱللَّهُ غَنِىٌّ﴾

اَلْمُؤْمِنُ مِرْآةُ الْمُؤْمِنِ. اَلشَّمْسُ طَالِعَةٌ. اَلْعِمَامَةُ عَتِيقَةٌ. اَلثَّوْبُ جَدِيدٌ.

أَيْنَ بَيْتُ مَحْمُودٍ؟ مَنْ فِي الْحَدِيقَةِ؟ أَبُونَا آدَمُ. مَا أَجْمَلَ الْمَنْظَرَ!

7 مندرجہ ذیل جملوں میں خبر کی تصحیح کریں:

زَيْنَبُ وَرُقَيَّةُ قَاعِدَاتٌ. عَائِشَةُ صَالِحٌ. طَلْحَةُ قَائِمَةٌ. نَحْنُ عَالِمِينَ.

سُعَادُ وَفَاطِمَةُ أُخْتَيْنِ. رِجَالُ الْجَيْشِ أَسْوَدُ. هُمْ ظَالِمٌ. هُوَ مُؤْمِنُونَ.

8 خالی جگہ میں مناسب خبر لگا کر جملے مکمل کریں:

1 اَلنَّخْلَةُ .... 2 اَلْمُدَرِّسُونَ .... 3 اَلْحُجْرَةُ ....

4 اَلنَّوَافِذُ .... 5 اَلطَّائِرُ.................. 6 اَلْوَلَدَانِ..................

9 مندرجہ ذیل جملوں کی عربی بنائیں:

زینب دروازے پر بیٹھی ہے۔ وہ پگڑی نئی ہے۔ تمھارا گھر دور ہے۔

زمین ان کے پاؤں کے نیچے ہے۔ آسمان ہمارے سر پر ہے۔ میری کتاب اچھی ہے۔

دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ احمد باغ میں کھڑا ہے۔ یہ کپڑا پرانا ہے۔

10 مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب کریں:

اَلْعِلْمُ نُورٌ. اَلطُّلَّابُ مُجْتَهِدُونَ. هُنَّ مُعَلِّمَاتٌ.

سبق: 13

حروفِ مُشَبَّہ بالفعل کی خبر

حروفِ مشبہ بالفعل مندرجہ ذیل ہیں:

إِنَّ ، أَنَّ ، كَأَنَّ ، لَيْتَ ، لٰكِنَّ ، لَعَلَّ [۱]

انھیں إِنَّ وَ أَخَوَاتُهَا بھی کہتے ہیں۔ یہ مبتدا اور خبر پر داخل ہوتے ہیں۔ ان کے داخل ہونے کے بعد مبتدا کو ان کا اسم اور خبر کو ان کی خبر کہتے ہیں

عمل: یہ مبتدا کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔

مثال: ﴿ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴾ (البقرة 2:173) ''بے شک اللہ (تعالیٰ) بہت بخشنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے۔''

بطلانِ عمل: حروفِ مُشَبَّہ بالفعل کے بعد جب مَا کافّہ آجائے تو ان کا عمل زائل ہوجاتا ہے، جیسے: إِنَّمَا زَيْدٌ عَالِمٌ ، ﴿ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ﴾ (الأنبیآء 21:108) ''کہ بلاشبہ تم سب کا معبود ایک ہی معبود ہے۔''

اس صورت میں یہ حروف افعال پر بھی داخل ہوسکتے ہیں، جیسے: ﴿ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ ﴾ (الأنفال 8:6) ''گویا کہ وہ موت کی طرف ہانکے جارہے ہیں۔''

مگر لَيْتَ پر مَا کافّہ داخل ہونے کی صورت میں اس کے عمل کو زائل کرنا اور باقی رکھنا دونوں جائز ہیں،

[۱] انھیں حروفِ مشبہ بالفعل اس لیے کہتے ہیں کہ یہ عمل کرنے میں فعل کے مشابہ ہوتے ہیں۔ جس طرح فعل متعدی ایک اسم کو رفع اور دوسرے کو نصب دیتا ہے، اسی طرح یہ حروف بھی ایک اسم کو رفع اور دوسرے کو نصب دیتے ہیں، فرق اتنا ہے کہ فعل کا عمل اصلی جبکہ ان حروف کا عمل فرعی ہے۔ اصلی اور فرعی عمل کا فرق اس طرح واضح ہوگا کہ فعل پہلے اسم کو رفع اور دوسرے کو نصب دیتا ہے جبکہ یہ پہلے کو نصب اور دوسرے کو رفع دیتے ہیں۔ معنی میں فعل کے مشابہ اس طرح ہوتے ہیں کہ إِنَّ اور أَنَّ، حَقَّقْتُ کے معنی میں ہیں۔ كَأَنَّ، شَبَّهْتُ کے، لَيْتَ، تَمَنَّيْتُ کے، لٰكِنَّ، اِسْتَدْرَكْتُ کے اور لَعَلَّ، تَرَجَّيْتُ کے معنی میں ہے۔

جیسے: لَيْتَمَا عَلِيٌّ حَاضِرٌ، لَيْتَمَا عَلِيًّا حَاضِرٌ.

حروفِ مشبہ بالفعل کا استعمال

﴿1﴾،﴿2﴾ إِنَّ، أَنَّ: جملے میں تاکید کا معنی پیدا کرتے ہیں۔ إِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ بنتا ہے، جیسے: ﴿إِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (البقرة 2:173) ''بے شک اللہ (تعالیٰ) بہت بخشنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے۔'' جبکہ أَنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر مصدر کی تاویل میں ہو کر جملے کا ایک جز بنتا ہے، جیسے: ﴿لِيَعْلَمُوْٓا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ﴾ (الكهف 21:18) ''تاکہ وہ جان لیں کہ بے شک اللہ (تعالیٰ) کا وعدہ حق ہے۔'' أَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ، لِيَعْلَمُوا کا مفعول بہ ہے۔

﴿3﴾ كَأَنَّ: یہ تشبیہ کے لیے استعمال ہوتا ہے، جیسے: كَأَنَّ الْأُسْتَاذَ أَبٌ ''گویا کہ استاد باپ ہے۔'' ﴿كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ﴾ (النور 35:24) ''گویا کہ وہ (شیشہ) چمکتا ستارہ ہے۔''

﴿4﴾ لٰكِنَّ: یہ استدراک، یعنی سابقہ کلام سے پیدا ہونے والے وہم کے ازالے کے لیے آتا ہے، جیسے: ﴿وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا﴾ (البقرة 2:102) ''اور سلیمان (علیہ السلام) نے کفر نہیں کیا اور لیکن شیطانوں نے کفر کیا۔''

﴿5﴾ لَيْتَ: یہ تمنّي، یعنی کسی کام کی تمنا اور آرزو کے لیے آتا ہے، خواہ اس تمنا کا پورا ہونا ممکن ہو، جیسے: ﴿يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ﴾ (یٰس 26:36) ''اے کاش! میری قوم جان لے۔'' یا پورا ہونا ممکن نہ ہو، جیسے: لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُودُ ''کاش! جوانی لوٹ آئے۔'' ﴿يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا﴾ (النبا 40:78) ''کاش! میں مٹی ہو جاتا۔''

﴿6﴾ لَعَلَّ: یہ ترَجّي، یعنی کسی ایسی چیز کی امید کرنے کے لیے آتا ہے، جس کا حاصل ہونا ممکن اور محبوب ہو، جیسے: لَعَلَّ الطَّالِبَ نَاجِحٌ ''امید ہے طالب علم کامیاب ہوگا۔''

إِنَّ اور أَنَّ کے مواضع استعمال

إِنَّ کے مواضع: جب أَنَّ کو اس کے اسم وخبر کے ساتھ ملا کر مصدر کی تاویل میں کرنا درست نہ ہو تو اسے إِنَّ (بکسر الهمزة) پڑھنا واجب ہے۔ مندرجہ ذیل جگہوں میں اسے مصدر کی تاویل میں کرنا درست نہیں ہے:

﴿1﴾ جملے کی ابتدا میں، جیسے: ﴿ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴾ (البقرة 2:220) ''یقیناً اللہ (تعالیٰ) خوب غلبے والا، نہایت حکمت والا ہے۔''

﴿2﴾ قَالَ اور اس کے مشتقات کے بعد، جیسے: ﴿ قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ ﴾ (مریم 19:30) ''اس نے کہا: بے شک میں اللہ کا بندہ ہوں۔''

﴿3﴾ جب یہ اپنے اسم وخبر سے مل کر جواب قسم ہو اور خبر پر لام داخل ہو، جیسے: ﴿ يٰسٓ ۞ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۞ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴾ (یٰسٓ 36:2,3) ''یٰسٓ، قسم ہے قرآنِ حکیم کی! بلاشبہ آپ یقیناً رسولوں میں سے ہیں۔'' ﴿ وَالْعَصْرِ ۞ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ﴾ (العصر 103:1) ''زمانے کی قسم! بے شک انسان خسارے میں ہے۔''

﴿4﴾ اسم موصول کے صلے کے شروع میں ہو، جیسے: ﴿ وَاٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَآ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓاُ بِالْعُصْبَةِ اُولِي الْقُوَّةِ ﴾ (القصص 28:76) ''ہم نے اسے (اس قدر) خزانے دے رکھے تھے کہ جن کی چابیاں یقیناً ایک قوت والی جماعت پر بھاری ہوتی تھیں۔'' جَاءَ الطَّالِبُ الَّذِي إِنَّهُ مُجْتَهِدٌ ''وہ طالب علم آ گیا جو واقعی محنتی ہے۔''

﴿5﴾ حروفِ تنبیہ یا زجر کے بعد، جیسے: ﴿ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴾ (یونس 10:62) ''آگاہ رہو! بے شک اللہ (تعالیٰ) کے دوستوں پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔''

﴿ كَلَّا ۭ اِنَّهَا لَظٰى ﴾ (المعارج 70:15) ''ہرگز نہیں، یقیناً وہ (جہنم) بھڑکتی ہوئی خالص آگ ہے۔''

﴿6﴾ مقصود بالنداء سے پہلے، جیسے: ﴿ قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ ﴾ (هود 11:46) ''(اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: اے نوح! یقیناً یہ تیرے اہل میں سے نہیں ہے۔''

﴿7﴾ جب عَلِمَ، شَهِدَ اور ان کے مشتقات کے بعد آئے اور خبر پر لام مفتوح داخل ہو، جیسے: ﴿ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ۭ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ﴾ (المنٰفقون 63:1) ''اور اللہ (تعالیٰ) جانتا ہے یقیناً آپ اس کے رسول ہیں اور اللہ (تعالیٰ) گواہی دیتا ہے کہ بلاشبہ منافقین جھوٹے ہیں۔''

أَنَّ کے مواضع: جب انّ کو اس کے اسم وخبر کے ساتھ مصدر کی تاویل میں کرنا واجب ہو تو اسے أَنَّ (بفتح الھمزۃ) پڑھنا ضروری ہے۔ مندرجہ ذیل جگہوں میں اسے مصدر کی تاویل میں کرنا ضروری ہے:

﴿1﴾ جب یہ اپنے اسم اور خبر سے مل کر فعل کا فاعل یا نائب فاعل بنے، جیسے: ﴿ اَوَلَمۡ یَکۡفِہِمۡ اَنَّاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلَیۡکَ الۡکِتٰبَ ﴾ (العنکبوت 51:29) ''کیا انھیں (یہ نشانی) کافی نہیں کہ بے شک ہم نے آپ پر (یہ) کتاب نازل کی؟'' ﴿قُلۡ اُوۡحِیَ اِلَیَّ اَنَّہُ اسۡتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الۡجِنِّ ﴾ (الجن 1:72) ''(اے نبی!) کہہ دیجیے: میری طرف وحی کی گئی ہے کہ بے شک جنوں کی ایک جماعت نے غور سے (قرآن) سنا۔''

﴿2﴾ جب قَالَ یا اس کے مشتقات کے سوا کسی اور لفظ کا مفعول بنے، جیسے: أَخْبَرَ الرَّسُولُ ﷺ أَنَّ اللّٰهَ وَاحِدٌ ''رسول اللہ ﷺ نے خبر دی کہ بے شک اللہ (تعالیٰ) ایک ہے۔'' ﴿وَلَا تَخَافُوۡنَ اَنَّکُمۡ اَشۡرَکۡتُمۡ بِاللّٰہِ﴾ (الأنعام 81:6) ''اور تم نہیں ڈرتے کہ بے شک تم نے اللہ (تعالیٰ) کے ساتھ شرک کیا ہے۔''

﴿3﴾ جب حروفِ جارہ کے بعد آئے، جیسے: ﴿ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰہَ ہُوَ الۡحَقُّ﴾ (لقمٰن 30:31) ''یہ اس لیے کہ بے شک اللہ (تعالیٰ) ہی حق ہے۔''

﴿4﴾ یہ اپنے اسم اور خبر سے مل کر مبتدا یا خبر کی جگہ واقع ہو، جیسے: حَسَنٌ أَنَّكَ مُجْتَهِدٌ، حَسْبُكَ أَنَّكَ كَرِيمٌ.

﴿5﴾ حرفِ لَوْ یا لَوْلَا کے بعد آئے، جیسے: لَوْ أَنَّكَ كُنْتَ عِنْدَنَا أَكْرَمْنَاكَ ''اگر آپ ہمارے ہاں ہوتے تو ہم آپ کا اکرام کرتے۔'' لَوْلَا أَنَّ عُثْمَانَ حَاضِرٌ لَغَابَ خَالِدٌ ''اگر عثمان حاضر نہ ہوتا تو خالد غائب ہوتا۔''

﴿6﴾ جب مضاف الیہ بنے، لیکن شرط یہ ہے کہ مضاف ایسا لفظ ہو جو مفرد کی طرف مضاف ہوتا ہو، جیسے: عَجِبْتُ مِنْ طُولِ أَنَّكَ قَائِمٌ ''تیرے طویل قیام پر میں نے تعجب کیا۔''

﴿7﴾ جب عَلِمَ، شَهِدَ اور ان کے مشتقات کے بعد آئے اور ان کی خبر پر لام مفتوح نہ ہو، جیسے: ﴿عَلِمَ اللّٰہُ اَنَّکُمۡ کُنۡتُمۡ تَخۡتَانُوۡنَ اَنۡفُسَکُمۡ﴾ (البقرة 187:2) ''اللہ (تعالیٰ) نے جان لیا کہ تم اپنے آپ سے خیانت کرتے تھے۔'' ﴿شَہِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ﴾ (آل عمرٰن 18:3) ''اللہ (تعالیٰ) نے گواہی دی کہ یقیناً اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔''

إِنَّ وَ أَنَّ (دونوں) کا جواز: جب اَنَّ کو مصدر کی تاویل میں کرنا بھی درست ہو اور نہ کرنا بھی تو اسے إِنَّ اور أَنَّ

دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں اور ایسا مندرجہ ذیل جگہوں میں ہوتا ہے:

﴿1﴾ إذا فجائیه کے بعد، جیسے: خَرَجْتُ فَإِذَا إِنَّ/أَنَّ سَعِيدًا وَاقِفٌ.

﴿2﴾ فاء جزائیه کے بعد، جیسے: إِنْ تَجْتَهِدْ فَإِنَّكَ/فَأَنَّكَ تُكْرَمُ.

﴿3﴾ جب یہ جملہ قسمیہ کے شروع میں ہو اور اس کی خبر پر لام نہ ہو لیکن شرط یہ ہے کہ جملہ قسمیہ اسمیہ ہو، جیسے: لَعَمْرُكَ! إِنَّ/ أَنَّ الرِّيَاءَ فَاضِحٌ أَهْلَهُ یا جملہ قسمیہ فعلیہ ہو جس کا فعل مذکور ہو، جیسے: أُقْسِمُ بِاللّٰهِ! إِنَّ/ أَنَّ الْبَاغِيَ هَالِكٌ بِبَغْيِهِ.

﴿4﴾ جب یہ افعال قلوب میں سے کسی فعل کے بعد ہو اور اس کی خبر پر لام نہ ہو، جیسے: عَلِمْتُ إِنَّ / أَنَّ الدِّينَ عَاصِمٌ مِنَ الزَّلَلِ.

﴿5﴾ جب ایسے مبتدا کے بعد ہو جو قول ہو یا قول کے معنی میں ہو اور اس (إِنَّ/أَنَّ) کی خبر بھی قول ہو یا قول کے معنی میں ہو اور قائل ایک ہو، جیسے: قَوْلِي: إِنِّي/ أَنِّي مُعْتَرِفٌ بِالْفَضْلِ لِأَصْحَابِي.

﴿6﴾ جب یہ اپنے اسم وخبر سے مل کر ماقبل کے لیے علت ہو، جیسے: أَكْرِمْهُ، إِنَّهُ/أَنَّهُ مُسْتَحِقُّ الْإِكْرَامِ.

﴿7﴾ جب لَا جَرَمَ کے بعد واقع ہو، جیسے: لَا جَرَمَ إِنَّكَ/أَنَّكَ عَلٰى حَقٍّ.

حروفِ مشبّہ بالفعل کے اسم وخبر کے احکام

حروفِ مشبّہ بالفعل کے اسم وخبر کے تمام احکام مبتدا اور خبر والے ہیں، البتہ ان کی خبر اسم پر مقدم نہیں آسکتی سوائے اس کے کہ خبر ظرف یا جار ومجرور ہو، جیسے: ﴿إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا﴾ (الانشراح 6:94) ''یقیناً تنگی کے ساتھ آسانی ہے۔'' ﴿إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَعِبْرَةً﴾ (آل عمرٰن 13:3) ''یقیناً اس میں بڑی عبرت ہے۔''

تخفیف إِنَّ، أَنَّ، كَأَنَّ، لٰكِنَّ

إِنَّ، أَنَّ، كَأَنَّ، لٰكِنَّ کو بغیر شد کے پڑھا جائے تو یہ مُخَفَّفَةٌ مِنَ الْمُثَقَّلَةِ کہلاتے ہیں۔ مخفف حالت میں ان کا استعمال مندرجہ ذیل ہے:

إِنْ مخفّفه: اس کے عمل کو زائل کرنا اور باقی رکھنا دونوں جائز ہیں لیکن إِعْمَال قلیل اور إِهْمَال کثیر ہے، جیسے: إِنْ زَيْدٌ مُنْطَلِقٌ، إِنْ زَيْدًا لَمُنْطَلِقٌ. عمل کرنے کی صورت میں اس کی خبر پر لام کا داخل ہونا ضروری ہے تاکہ

إِنْ مخففہ اور إِنْ نافیہ میں فرق ہو سکے، اس لام کو اَللَّامُ الْمُزَحْلَقَةُ ''(اپنی جگہ سے) ہٹایا ہوا لام'' کہتے ہیں۔

أَنْ مخفّفه: یہ مخفَّفہ ہونے کے باوجود وجوباً عمل کرتا ہے اور اس کا اسم عام طور پر ضمیرِ شان ہوتا ہے جو وجوباً محذوف ہوتی ہے، جیسے: ﴿ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾ (یونس 10:10) اصل میں تھا: أَنَّهُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

كَأَنْ مخفّفه: یہ بھی وجوباً عمل کرتا ہے، عام طور پر اس کا اسم ضمیر محذوف ہوتا ہے اور وہ ضمیر، ضمیر شان بھی ہو سکتی ہے اور غیر ضمیر شان بھی، جیسے: ﴿ كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ ﴾ (یونس 24:10) ''گویا کل وہ تھی ہی نہیں۔'' اصل میں تھا: كَأَنَّهُ لَمْ تَغْنَ بِالْأَمْسِ. یہاں پر اس کا اسم ضمیرِ شان ہے جبکہ يَدُقُّ الْبَرَدُ النَّافِذَةَ وَكَأَنْ حَجَرٌ ''اولے کھڑکی کو کھٹکھٹاتے ہیں، گویا وہ پتھر ہیں۔'' اس میں كَأَنْ کا اسم، ضمیر محذوف ہے اور وہ ضمیر شان نہیں بلکہ اس کا مرجع اَلْبَرَد ہے اور اصل میں تھا: كَأَنَّهُ حَجَرٌ.

لٰكِنْ مخفّفه: لٰكِنْ مخففہ لفظی عمل نہیں کرتا، جیسے: ﴿ لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ ﴾ (النسآء 162:4) ''لیکن جو علم میں پختہ ہیں۔''

نمونۂ ترکیب: ﴿ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴾

لفظی تحلیل: إِنَّ: حرف مشبہ بالفعل، مبنی بر فتح، لفظ اَللّٰهَ: إِنَّ کا اسم منصوب، نصب کی علامت فتحۂ ظاہر، غَفُورٌ: إِنَّ کی خبر اول مرفوع، رفع کی علامت ضمۂ ظاہر، رَحِيمٌ: إِنَّ کی خبر ثانی مرفوع، رفع کی علامت ضمۂ ظاہر۔

ترکیب: إِنَّ: حرف مشبہ بالفعل، لفظ اَللّٰهَ: اس کا اسم، غَفُورٌ: خبر اول، رَحِيمٌ: خبر ثانی، إِنَّ اپنے اسم اور دونوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

سوالات و تدریبات

1. حروفِ مشبّہ بالفعل کون سے ہیں؟ ان کا عمل بیان کریں، نیز بتائیں کہ ان کا عمل کب باطل ہوتا ہے؟
2. حروفِ مشبّہ بالفعل کا استعمال بیان کریں۔
3. إِنَّ اور أَنَّ کے مواضعِ استعمال تفصیلاً ذکر کریں۔
4. إِنَّ، أَنَّ، كَأَنَّ، لٰكِنَّ کا مخفّفہ حالت میں استعمال بیان کریں۔

﴿5﴾ مندرجہ ذیل آیات کا ترجمہ کریں اور ان میں إِنَّ وَأَخَوَاتُھَا کے عمل کی وضاحت کریں:

﴿ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴾ ، ﴿ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴾ ، ﴿ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴾

﴿ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ ﴾ ، ﴿ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ﴾ ، ﴿ اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ ﴾

﴿6﴾ خالی جگہ میں مناسب حرفِ مشبہ بالفعل لگا کر کلمات کی تشکیل کریں:

① .... أباك حاضر.

② علمت.................. أخاه تاجر.

③ ....الجارية بدر.

④ محمد شجاع.................. صديقه جبان.

⑤ ....الشباب عائد.

⑥ ....الله يرحمني.

﴿7﴾ حسبِ موقع مناسب اسم یا خبر لگا کر خالی جگہ پُر کریں:

① إِنَّ الْكِتَابَ ....

② يَسُرُّنِي أَنَّ .... قَرِيبَةٌ.

③ كَأَنَّ .... نُورٌ.

④ لَعَلَّ الْجَوَّ ....

⑤ لَيْتَ .... مُخْلِصُونَ.

⑥ اَلْبَيْتُ جَدِيدٌ لٰكِنَّ الْأَثَاثَ ....

﴿8﴾ مندرجہ ذیل آیات میں إِنَّ وَ أَخَوَاتُھَا کے عمل نہ کرنے کی وجہ بیان کریں:

﴿ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ﴾ ، ﴿ كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ ﴾ ، ﴿ اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ ﴾

﴿ كَاَنْ لَّمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ ﴾ ، ﴿ فَذَكِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ﴾

﴿9﴾ مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب کریں:

﴿ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ﴾ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَتَوَكَّلُ عَلَى اللّٰهِ.

إِنَّ عَامِرًا فِي الْبَيْتِ.

افعالِ ناقصہ کا اسم

افعالِ ناقصہ [۲] وہ افعال ہیں جو مبتدا اور خبر پر داخل ہوتے ہیں۔ان کے داخل ہونے کے بعد مبتدا کو افعال ناقصہ کا اسم اور خبر کو افعال ناقصہ کی خبر کہتے ہیں۔

عمل: یہ مبتدا کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔

مثال: ﴿ كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴾ (النسآء 17:4) ''اللہ (تعالیٰ) ہمیشہ سے خوب جاننے والا، کمال حکمت والا ہے۔'' ﴿ يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ﴾ (البقرة 20:2) ''قریب ہے کہ بجلی ان کی بصارت اچک لے جائے۔''

افعالِ ناقصہ کی دو قسمیں ہیں: ① كَانَ وَ أَخَوَاتُهَا ② كَادَ وَ أَخَوَاتُهَا

ملاحظہ كَادَ وَ أَخَوَاتُهَا کی خبر فعل مضارع ہوتی ہے۔

[۲] ناقصہ نَقْص سے ہے جس کا معنی ہے: نامکمل، یہ افعال لازم ہیں مگر دیگر فعل لازم کی طرح صرف اپنے مرفوع کے ملنے سے مکمل جملہ نہیں بنتے بلکہ اس کے ساتھ انھیں اپنے منصوب کی ضرورت بھی ہوتی ہے، اس لیے انھیں افعالِ ناقصہ کہتے ہیں۔

سبق: 14

كَانَ وَ أَخَوَاتُهَا

یہ تیرہ افعال ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

كَانَ ، صَارَ ، أَصْبَحَ ، أَمْسٰى ، أَضْحٰى ، ظَلَّ ، بَاتَ،

لَيْسَ ، مَازَالَ ، مَاانْفَكَّ ، مَابَرِحَ ، مَافَتِئَ ، مَادَامَ

كان و أخواتها کا استعمال

كَانَ کا استعمال: ⟨1⟩ یہ خبر کو اسم کے لیے زمانۂ ماضی میں ثابت کرنے کے لیے آتا ہے، جیسے: ﴿كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَّاحِدَةً﴾ (البقرة 2:213) ''سب لوگ ایک ہی امت تھے۔''

⟨2⟩ کبھی اسم کے لیے خبر کو دوام کے ساتھ ثابت کرنے کے لیے آتا ہے، جیسے: ﴿كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا﴾ (النسآء 4:17) ''اللہ (تعالیٰ) ہمیشہ سے خوب جاننے والا، کمال حکمت والا ہے۔'' ﴿اِنَّهٗ كَانَ فٰحِشَةً﴾ ''بے شک یہ (زنا) ہمیشہ سے بے حیائی کا کام ہے۔''

ملاحظہ كَانَ کبھی تامہ استعمال ہوتا ہے، یعنی صرف مرفوع (فاعل) سے مل کر مکمل جملہ بن جاتا ہے، اسے منصوب (خبر) کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اس وقت یہ ثَبَتَ یا حَصَلَ کا معنی دیتا ہے، جیسے: ﴿وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ﴾ (البقرة 2:280) ''اگر کوئی تنگی والا ہو تو (اسے) آسانی تک مہلت دینا (لازم) ہے۔''

كَانَ کی خصوصیت: جب كَانَ کے فعل مضارع پر حرفِ جازم داخل ہو تو اس کے آخر سے نون گرانا جائز ہے، بشرطیکہ یہ نون، ضمیر منصوب متصل یا دوسرے ساکن کے ساتھ مل کر نہ آئے، جیسے: ﴿وَلَمْ اَكُ بَغِيًّا﴾ (مریم 19:20) ''اور نہ میں بدکار ہوں۔'' لَمْ أَكُ اصل میں لَمْ أَكُنْ تھا، البتہ ﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾ (البينة 98:1) اور لَمْ يَكُنْهُ وغیرہ میں نون کو حذف کرنا جائز نہیں کیونکہ پہلی مثال میں ساکن کے ساتھ اور

دوسری مثال میں ضمیر منصوب متصل کے ساتھ ملا ہوا ہے۔

أَخَوَاتُ كَانَ کا استعمال: أَخَوَاتُ كَانَ کی پانچ قسمیں ہیں:

① وہ افعال جو حالت یا صفت کی تبدیلی پر دلالت کرتے ہیں۔ یہ صرف ایک فعل ہے: صَارَ، جیسے: صَارَ الطِّينُ خَزَفًا ''گیلی مٹی (گارا) ٹھیکرا بن گئی۔'' صَارَ حَامِدٌ غَنِيًّا ''حامد غنی ہوگیا۔''

چند اور افعال بھی صَارَ کے معنی میں آتے ہیں، جیسے: اِرتَدَّ، تَحَوَّلَ وغیرہ، مثلاً: ﴿فَارْتَدَّ بَصِيْرًا﴾ (يوسف 96:12) ''پس وہ آنکھوں والا ہوگیا۔'' تَحَوَّلَ عَالِمًا ''وہ عالم ہوگیا۔'' انھیں ملحقاتِ صَارَ کہتے ہیں۔

② وہ افعال جو مضمونِ جملہ کو وقت کے ساتھ ملانے کے لیے آتے ہیں۔ یہ مندرجہ ذیل پانچ افعال ہیں:

⟨1⟩ **أَصْبَحَ** (صبح کے وقت کے ساتھ ملانے کے لیے) جیسے: أَصْبَحَ الطَّيْرُ مُنْتَشِرًا فِي الْحُقُولِ ''پرندے صبح کے وقت کھیتوں میں منتشر ہوگئے۔'' ﴿فَاَصْبَحَ فِي الْمَدِيْنَةِ خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ﴾ (القصص 18:28) ''چنانچہ اس نے شہر میں ڈرتے ہوئے (اور) انتظار کرتے ہوئے صبح کی۔''

⟨2⟩ **أَمْسٰى** (شام کے وقت کے ساتھ ملانے کے لیے) جیسے: أَمْسَتِ الطُّيُورُ عَائِدَةً إِلٰى عِشَاشِهَا ''شام کے وقت پرندے اپنے گھونسلوں کو لوٹ آئے۔''

⟨3⟩ **أَضْحٰى** (چاشت کے وقت کے ساتھ ملانے کے لیے) جیسے: أَضْحٰى خَالِدٌ مُصَلِّيًا ''خالد نے چاشت کے وقت میں نماز پڑھی۔''

⟨4⟩ **ظَلَّ** (دن کے وقت کے ساتھ ملانے کے لیے) جیسے: ظَلَّ الْفَلَّاحُ مُكِبًّا عَلٰى عَمَلِهٖ ''سارا دن کسان اپنے کام میں جُتا رہا۔''

⟨5⟩ **بَاتَ** (رات کے وقت کے ساتھ ملانے کے لیے) جیسے: بَاتَ الْحَارِسُ يَقِظًا ''چوکیدار نے رات جاگ کر گزاری۔'' ﴿وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا﴾ (الفرقان 64:25) ''اور جو اپنے رب کے سامنے سجدے اور قیام میں رات گزارتے ہیں۔''

ملاحظہ كَانَ اور مذکورہ پانچوں فعل کبھی صَارَ کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔ ایسی صورت میں ان سے وقت مراد نہیں ہوتا بلکہ یہ صرف حالت کی تبدیلی پر دلالت کرتے ہیں، جیسے: ﴿وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ﴾ (البقرة 34:2) ''اور وہ کافروں میں سے ہوگیا۔'' ﴿...... ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا﴾ (النحل 58:16) ''......(تو) اس کا

چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے۔"

③ وہ افعال جو نفی پر دلالت کرتے ہیں۔ یہ صرف ایک فعل ہے: لَيْسَ، جیسے: لَيْسَ الثَّمَرُ نَاضِجًا "پھل پکا ہوا نہیں ہے۔" جب اس کی خبر پر باء جارہ آ جائے تو خبر لفظاً مجرور اور محلاً منصوب ہوتی ہے، جیسے:

﴿ أَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ﴾ (الزمر 36:39) "کیا اللہ (تعالیٰ) اپنے بندے کے لیے کافی نہیں ہے؟"

④ وہ افعال جو استمرار پر دلالت کرتے ہیں، یہ مندرجہ ذیل چار افعال ہیں:

❬1❭ مَازَالَ: جیسے: ﴿ وَلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ ﴾ (ھود 118:11) "اور وہ ہمیشہ اختلاف کرتے رہیں گے۔"

❬2❭ مَابَرِحَ: جیسے: ﴿ لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ ﴾ (طٰہٰ 91:20) "ہم ہمیشہ اس پر قائم رہیں گے۔"

❬3❭ مَافَتِئَ: جیسے: ﴿ قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا[1] تَذْكُرُ يُوْسُفَ ﴾ (یوسف 85:12) "وہ کہنے لگے: اللہ کی قسم! تو ہمیشہ یوسف (علیہ السلام) کو یاد کرتا رہے گا۔"

❬4❭ مَاانْفَكَّ: جیسے: مَا انْفَكَّتِ الْجُهُودُ فِي ذٰلِكَ دَائِبَةً "اس سلسلے میں کوششیں مسلسل جاری ہیں۔"

ملاحظہ ان افعال کے شروع میں حرفِ نفی کا ہونا ضروری ہے۔

⑤ وہ افعال جو مسند الیہ کے مسند کے ساتھ متصف ہونے کے دوام پر دلالت کرتے ہیں، یہ صرف ایک فعل مَادَامَ ہے، جیسے: ﴿ وَاَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ﴾ (مریم 31:19) "اس نے مجھے نماز اور زکاۃ (ادا کرنے) کا حکم دیا ہے جب تک میں زندہ رہوں۔"

اس سے پہلے مَا مصدریہ ظرفیہ ہوتا ہے۔ یہ اپنے اسم اور خبر سے مل کر اپنے سے پہلے فعل یا شبہ فعل کا ظرف بنتا ہے۔

ملاحظہ سوائے لَيْسَ، فَتِئَ اور زَالَ کے باقی افعال تامہ بھی استعمال ہوتے ہیں، جیسے: ﴿ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ﴾ (الروم 17:30) "پس اللہ کی پاکی بیان کرو جب تم شام کرتے ہو اور جب تم صبح کرتے ہو۔" «أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ....» "صبح کی ہم نے اور صبح کی سارے ملک نے جو کہ اللہ (تعالیٰ) کا ہے ......" «أَمْسَيْنَا وَ أَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ.....» "شام کی ہم نے اور شام کی سارے ملک نے جو کہ اللہ (تعالیٰ) کا ہے ....."

[1] تَفْتَؤُ سے پہلے حرفِ نفی لَا مقدر ہے۔

نمونۂ ترکیب: ﴿ وَكَانَ اللّٰهُ وٰسِعًا حَكِيْمًا ﴾

لفظی تحلیل: كَانَ: فعل ناقص، مبنی بر فتح، لفظ اَللّٰهُ: كَانَ کا اسم مرفوع، رفع کی علامت ضمۂ ظاہر، عَلِيمًا: كَانَ کی خبر اول منصوب، نصب کی علامت فتحۂ ظاہر، حَكِيمًا: كَانَ کی خبر ثانی منصوب، نصب کی علامت فتحۂ ظاہر۔

ترکیب: كَانَ: فعل ناقص، لفظ اَللّٰهُ: اس کا اسم، عَلِيمًا: خبر اول، حَكِيمًا: خبر ثانی، كَانَ اپنے اسم اور دونوں خبروں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

سوالات و تدریبات

1. افعالِ ناقصہ سے کیا مراد ہے؟ ان کا عمل اور اقسام مع امثلہ بیان کریں۔
2. كَانَ وَ أَخَوَاتُهَا کون سے افعال ہیں؟ كَانَ کا استعمال اور خصوصیات تحریر کریں۔
3. أَخَوَاتُ كَانَ میں سے کون سے افعال استمرار پر دلالت کرتے ہیں؟ مع امثلہ بیان کریں۔
4. کون سے أَخَوَاتُ كَانَ مدت پر دلالت کرتے ہیں؟ مع امثلہ ذکر کریں۔
5. مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں:
   1. أَصْبَحَ، أَمْسٰى، أَضْحٰى، ظَلَّ اور بَاتَ کن معانی کے لیے استعمال ہوتے ہیں؟
   2. کون سے افعالِ ناقصہ صَارَ کے معنی میں بھی استعمال ہوتے ہیں؟
   3. كَانَ کے آخر سے نون گرانا کب جائز ہے؟
   4. کون سے افعالِ ناقصہ خبر کے استمرار کا معنی دیتے ہیں؟
   5. مَادَامَ کے شروع میں آنے والا مَا کون سا ہے؟
6. مندرجہ ذیل میں افعالِ ناقصہ کی نشاندہی کریں:

﴿ اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا ﴾، ﴿ فَظَلَّتْ اَعْنٰقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ ﴾، ﴿ اِنَّ الْبٰطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ﴾، ﴿ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ ﴾، ﴿ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا ﴾، «كُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا».

7. خالی جگہوں میں مناسب خبر لگا کر جملے مکمل کریں، نیز تشکیل بھی کریں:

(1) كان الحاكم.......... (2) صارت الزكاة..........

③بات المريض...................... ④أضحت الشمس..................

⑤ليس الدواء...................... ⑥ظل الجو..........................

⑦أصبح المسافر .... ⑧ما فتئ إبراهيم.....................

⑧ مندرجہ ذیل جملوں کی تصحیح کریں:

لَيْسَتِ الْمَيَادِينُ فَسِيحًا. كَانَ مَحْمُودًا شُجَاعٌ.

مَازَالَ الْمُجْتَهِدُونَ فَائِزُونَ. كَانَ الْبِنَاءَ عَالِيًا.

⑨ مندرجہ ذیل افعال ناقصہ کو جملوں میں استعمال کریں:

مَادَامَ ...... مَا بَرِحَ ...... أَمْسٰی ...... مَاانْفَكَّ ...... صَارَ

⑩ مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب کریں:

﴿وَلَمْ أَكُ بَغِيًّا﴾ صَارَ الْعَبْدُ حُرًّا. مَا بَرِحَ الْحَارِسُ وَاقِفًا.

سبق: 15

كَادَ وَ أَخَوَاتُهَا کی تین قسمیں ہیں: ① افعالِ مقاربہ ② افعالِ رجاء ③ افعالِ شروع

افعالِ مقاربہ: وہ افعال ہیں جو خبر کے قربِ وقوع پر دلالت کرتے ہیں۔ یہ تین فعل ہیں: كَادَ، كَرَبَ، أَوْشَكَ، جیسے: ﴿ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ﴾ (الجن 72:19) ''قریب تھے کہ وہ لوگ اس پر یکے بعد دیگرے گر پڑیں۔'' كَرَبَ الْقَلْبُ يَذُوبُ ''قریب ہے کہ دل پگھل جائے۔'' أَوْشَكَ زَيْدٌ أَنْ يَأْتِيَ ''قریب ہے کہ زید آ جائے۔''

افعالِ رجاء: وہ افعال ہیں جو وقوعِ خبر کی امید پر دلالت کرتے ہیں۔ ان کی تعداد بھی تین ہے: عَسٰی، حَرٰی، اِخْلَوْلَقَ، جیسے: ﴿ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ ﴾ (المآئدة 5:52) ''پس امید ہے کہ اللہ تعالیٰ (جلد ہی) فتح لے آئے۔'' حَرٰی حَامِدٌ أَنْ يَّصِلَ ''امید ہے کہ حامد پہنچے گا۔'' اِخْلَوْلَقَتِ السَّمَآءُ أَنْ تُمْطِرَ ''امید ہے کہ آسمان برسے گا۔''

افعالِ شروع: وہ افعال ہیں جو اپنی خبر کی ابتدا اور شروع ہونے کے مفہوم پر دلالت کرتے ہیں۔ افعالِ شروع بہت سے ہیں جن میں سے چند ایک یہ ہیں:

طَفِقَ، جَعَلَ، أَخَذَ، شَرَعَ، أَنْشَأَ، قَامَ، هَبَّ، عَلِقَ، بَدَأَ، اِبْتَدَأَ، اِنْبَرٰی، أَقْبَلَ، جیسے: ﴿ وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ﴾ (الأعراف 7:22) ''اور وہ دونوں اپنے جسم پر جنت کے پتے چپکانے لگے۔'' جَعَلَتِ الْأَزْهَارُ تَتَفَتَّحُ ''پھول کھلنے لگے۔'' أَخَذَ الطُّلَّابُ يَقْرَؤُونَ ''طلبہ پڑھنے لگے۔'' شَرَعَ الْمُعَلِّمُ يَشْرَحُ الدَّرْسَ ''معلم سبق کی تشریح کرنے لگا۔'' أَنْشَأَ خَلِيلٌ يَكْتُبُ ''خلیل لکھنے لگا۔'' قَامَ الْخَطِيبُ يُلْقِي خُطْبَتَهٗ ''خطیب اپنا خطبہ دینے لگا۔'' هَبَّ الْقَوْمُ يَتَسَابَقُونَ ''لوگ ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کا مقابلہ کرنے لگے۔''

كَادَ وَ أَخَوَاتُها کی خبر پر أَنْ کا داخل ہونا

كَادَ وَ أَخَوَاتُهَا میں سے کچھ ایسے ہیں جن کی خبر پر أَنْ کا داخل ہونا ضروری ہے اور کچھ ایسے ہیں جن کی خبر پر أَنْ کا داخل ہونا جائز نہیں اور بعض وہ ہیں کہ ان پر أَنْ کا داخل ہونا اور نہ ہونا دونوں جائز ہیں، چنانچہ أَنْ داخل ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے كَادَ وَ أَخَوَاتُهَا کی تین قسمیں ہیں:

1. وہ افعال جن کی خبر پر أَنْ کا لانا یا نہ لانا دونوں جائز ہیں، یہ افعال أَوْشَكَ، كَادَ، كَرَبَ اور عَسٰى ہیں مگر عَسٰى اور أَوْشَكَ کی خبر اکثر أَنْ کے ساتھ اور كَادَ اور كَرَبَ کی خبر اکثر أَنْ کے بغیر آتی ہے۔
2. وہ افعال جن کی خبر پر أَنْ کا داخل ہونا ضروری ہے، یہ حَرٰى اور اِخْلَوْلَقَ ہیں۔
3. وہ افعال جن کی خبر پر أَنْ کا لانا جائز نہیں، یہ افعالِ شروع ہیں۔

سوالات و تدریبات

1. كَادَ وَ أَخَوَاتُهَا کیا عمل کرتے ہیں، ان کی تین قسمیں کون کون سی ہیں؟
2. افعالِ مقاربہ اور افعالِ رجاء سے کیا مراد ہے، یہ کون سے افعال ہیں؟ مع مثال بتائیں۔
3. افعالِ شروع کون سے افعال ہیں اور یہ کس مفہوم پر دلالت کرتے ہیں؟
4. كَادَ وَ أَخَوَاتُهَا میں سے کن افعال کی خبر پر أَنْ کا لانا ضروری ہے اور کن افعال کی خبر پر أَنْ کا لانا منع ہے؟
5. مندرجہ ذیل مثالوں میں كَادَ وَ أَخَوَاتُهَا کی نشاندہی کریں، نیز ان کا عمل بھی واضح کیجیے:

﴿عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ﴾ ﴿كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا﴾ ﴿يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ﴾

جَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا. أَوْشَكَ الْوَقْتُ أَنْ يَنْتَهِيَ. أَخَذَ الْمَاءُ يَبْرُدُ.

كَرَبَ الصُّبْحُ أَنْ يَنْبَلِجَ. إِخْلَوْلَقَ الْكَسْلَانُ أَنْ يَجْتَهِدَ. أَنْشَأَ الطِّفْلُ يَبْكِي.

6. خالی جگہیں پُر کرنے کے بعد تشکیل کریں اور ترجمہ کریں:

(ا) افعالِ مقاربہ میں سے مناسب فعل لگائیں:

① .... الشجر يسقط أوراقه في الخريف.

② .... الأزمة أن تنفرج.

③ .... الصبح يطلع.

(ب) افعالِ رجاء میں سے مناسب فعل لگائیں:

① .... المسلمون أن يتحدوا.

② .... زيد أن يأتي.

③ .... ربنا أن يرحم حالنا.

(ج) افعالِ شروع میں سے مناسب فعل لگائیں:

① .... الطيور تغرد.

② .... الطالب يذاكر.

③ .... الشاعر ينشد قصيدته.

سبق: 16

حروفِ مشابہ بہ لَیْسَ نفی کا معنی دیتے ہیں اور مبتدا وخبر میں تبدیلی پیدا کرنے میں لَیْسَ کے مشابہ ہیں۔

عمل: لَیْسَ کی طرح اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔

حروفِ مشابہ بہ لَیْسَ چار ہیں: مَا، لَا، لَاتَ، إِنْ نافیہ۔

﴿1﴾ **مَا:** جیسے: ﴿مَا هٰذَا بَشَرًا﴾ (یوسف 12:31) ''یہ آدمی نہیں ہے۔'' مَا مَحْمُودٌ خَطِیبًا ''محمود خطیب نہیں ہے۔'' مَارَجُلٌ جَالِسًا ''کوئی مرد بیٹھا نہیں ہے۔''

﴿2﴾ **لَا:** جیسے: لَا رَجُلٌ حَاضِرًا ''کوئی مرد حاضر نہیں۔''

﴿3﴾ **لَاتَ:** جیسے: ﴿وَلَاتَ حِينَ مَنَاصٍ﴾ (صٓ 38:3) ''اور نہیں ہے یہ (وقت) وقتِ خلاصی۔''

لَاتَ کے لَیْسَ والا عمل کرنے کی دو شرطیں ہیں:

① اس کا اسم اور خبر اسمائے زمان ہوں، جیسے: حِینٌ، سَاعَةٌ وغیرہ۔

② اسم اور خبر میں سے کوئی ایک محذوف ہو، عموماً اسم ہی محذوف ہوتا ہے اور جو ان دونوں میں سے مذکور ہو وہ نکرہ ہوتا ہے، جیسے: ﴿وَلَاتَ حِينَ مَنَاصٍ﴾ اصل میں تھا: وَلَاتَ الْحِینُ حِینَ مَنَاصٍ.

﴿4﴾ **إِنْ نافیہ،** جیسے: إِنِ الْخَیْرُ ضَائِعًا، إِنْ خَیْرٌ ضَائِعًا.

﴿1﴾ مَا اور إِنْ اسم نکرہ ومعرفہ دونوں پر داخل ہوتے ہیں۔

﴿2﴾ لَا ہمیشہ اسم نکرہ پر داخل ہوتا ہے۔

﴿3﴾ لَیْسَ کی طرح مَا کی خبر پر کبھی ''ب'' زائدہ آتی ہے۔ اس وقت اس کی خبر لفظاً مجرور اور محلاً منصوب ہوتی

ہے، جیسے: مَا الْفَقْرُ بِعَیْبٍ "فقر کوئی عیب نہیں۔" ﴿فَمَآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ﴾ (الذٰریٰت 54:51) "سو آپ ہرگز قابل ملامت نہیں۔"

بطلانِ عمل: مندرجہ ذیل صورتوں میں ان کا عمل باطل ہو جاتا ہے:

⟨1⟩ جب ان کی خبر اسم سے مقدم آئے، جیسے: مَا مُنْطَلِقٌ رَجُلٌ "مرد چل نہیں رہا۔" لَا قَائِمٌ رَجُلٌ "آدمی کھڑا نہیں ہے۔"

⟨2⟩ جب ان کی خبر اِلَّا کے بعد واقع ہو، جیسے: ﴿وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ﴾ (اٰل عمرٰن 144:3) "اور محمد (ﷺ) نہیں ہیں مگر رسول۔" لَا بُسْتَانٌ إِلَّا مُثْمِرٌ "کوئی باغ نہیں مگر پھل دار (ہر باغ ہی پھل دار ہے۔)" ﴿اِنْ هٰذَآ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ﴾ (یوسف 31:12) "نہیں ہے یہ مگر کوئی بہت ہی بزرگ فرشتہ۔"

⟨3⟩ جب مَا کے بعد اِنْ زائدہ آ جائے، جیسے: مَا إِنْ زَيْدٌ قَائِمٌ "زید کھڑا نہیں ہے۔"

⟨4⟩ جب لَا اسم معرفہ پر داخل ہو، جیسے: ﴿وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ﴾ (یٰسٓ 40:36) "اور نہ رات دن سے آگے بڑھنے والی ہے۔"

نمونۂ ترکیب: ① ﴿مَا هٰذَا بَشَرًا﴾

لفظی تحلیل: مَا: حرف مشابہ بہ لَیْسَ، مبنی بر سکون، هٰذَا: مَا کا اسم مبنی بر سکون، محلاً مرفوع، بَشَرًا: مَا کی خبر منصوب، نصب کی علامت فتحۂ ظاہر۔

ترکیب: مَا: حرفِ مشابہ بہ لَیْسَ، هٰذَا: اس کا اسم، بَشَرًا: خبر، مَا مشابہ بہ لَیْسَ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

② لَا رَجُلٌ حَاضِرًا.

لفظی تحلیل: لَا: حرفِ مشابہ بہ لَیْسَ مبنی بر سکون، رَجُلٌ: لَا کا اسم مرفوع، رفع کی علامت ضمۂ ظاہر، حَاضِرًا: لَا کی خبر منصوب، نصب کی علامت فتحۂ ظاہر۔

ترکیب: لَا: حرفِ مشابہ بہ لَیْسَ، رَجُلٌ: لَا کا اسم، حَاضِرًا: خبر، لَا مشابہ بہ لَیْسَ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

یہ لَا، اسم نکرہ کی جنس کے تمام افراد سے خبر کی نفی پر نصاً دلالت کرتا ہے، یعنی اپنے اسم کے تحت آنے والے تمام افراد سے خبر کی نفی کرتا ہے۔

عمل: یہ اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے، جیسے: لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِيفٌ.

لائے نفی جنس کے اسم کی صورتیں

اس کے اسم کی تین صورتیں ہیں: ⟨1⟩ مضاف ⟨2⟩ مشابہ مضاف ⟨3⟩ مفرد نکرہ

مضاف: ایک اسم نکرہ دوسرے اسم نکرہ کی طرف مضاف ہو۔

حکم یہ معرب منصوب ہوتا ہے، جیسے: لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِيفٌ ''آدمی کا کوئی بھی غلام سمجھدار نہیں ہے۔''

مشابہ مضاف: مشابہ مضاف سے مراد وہ اسم ہے جو اپنے معنی مکمل کرنے کے لیے بعد والے اسم کا اسی طرح محتاج ہو جس طرح مضاف اپنے مضاف الیہ کا محتاج ہوتا ہے، جیسے: لَا بَائِعًا دِينَهُ بِدُنْيَاهُ رَابِحٌ ''اپنے دین کو دنیا کے بدلے بیچنے والا کوئی شخص نفع کمانے والا نہیں۔''

حکم یہ بھی منصوب ہوتا ہے۔

مفرد نکرہ: وہ اسم جو نہ مضاف ہو اور نہ مشابہ مضاف۔

حکم یہ مبنی بر علامتِ نصب ہوتا ہے، یعنی مفرد یا جمع مکسر ہو تو مبنی بر فتح، جیسے: لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ ''گھر میں کوئی مرد (موجود) نہیں۔'' لَا رِجَالَ فِي الدَّارِ. اور تثنیہ و جمع مذکر سالم ہو تو مبنی بر ''ي'' جیسے: لَا رَجُلَيْنِ فِي الدَّارِ ''گھر میں کوئی دو مرد (موجود) نہیں۔'' لَا حَارِسِينَ بِاللَّيْلِ نَائِمُونَ ''کوئی بھی چوکیدار رات کو سونے والے نہیں۔'' جمع مؤنث سالم ہو تو مبنی بر کسر، جیسے: لَا رَاغِبَاتِ فِي الشُّهْرَةِ مُسْتَرِيحَاتٌ ''کوئی بھی شہرت چاہنے والیاں آرام پانے والی نہیں ہیں۔''

بطلانِ عمل

مندرجہ ذیل صورتوں میں لائے نفی جنس کا عمل باطل ہو جاتا ہے:

① جب اس کا اسم، معرفہ ہو۔ اس صورت میں لَا کی تکرار دوسرے معرفہ کے ساتھ ضروری ہوتی ہے، جیسے: لَا زَيْدٌ فِي الدَّارِ وَلَا عَمْرٌو ''گھر میں نہ زید ہے نہ عمرو۔''

② جب اس کی خبر إِلَّا یا بَلْ کے بعد واقع ہو، جیسے: لَا شَجَرَةٌ إِلَّا مُثْمِرَةٌ ''ہر درخت ہی پھل دار ہے۔''

③ جب لَا پر حرفِ جر داخل ہو، جیسے: حَضَرْتُ بِلَا تَأْخِيرٍ ''میں بغیر کسی تاخیر کے حاضر ہوا۔''

④ جب لائے نفی جنس اور اس کے اسم کے درمیان فاصلہ آجائے تو بھی اس کا عمل باطل ہو جاتا ہے اور اس صورت میں اسے مکرر لایا جاتا ہے، جیسے: ﴿لَا فِيهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُونَ﴾ (الصّٰفّٰت 47:37) ''نہ اس میں کوئی دردِ سر ہوگا اور نہ وہ اس سے مدہوش کیے جائیں گے۔''

فائدہ ① اگر لائے نفی جنس کے بعد اسم نکرہ مفرد ہو اور اس کا دوسرے نکرہ کے ساتھ تکرار آجائے تو اسے مبنی برفتح پڑھنا اور رفع دینا دونوں جائز ہیں، جیسے: ﴿فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ﴾ (البقرة 197:2) ''سو حج کے دوران میں نہ کوئی شہوانی فعل ہو اور نہ کوئی نافرمانی اور نہ کوئی جھگڑا۔'' ﴿يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ﴾ (البقرة 254:2) ''وہ دن جس میں نہ کوئی خرید و فروخت ہوگی اور نہ کوئی دوستی۔''

② اگر لائے نفی جنس کا پہلا اسم مبنی برفتح ہو تو دوسرے کو مبنی برفتح، منصوب اور مرفوع تینوں طرح پڑھ سکتے ہیں اور اگر پہلے اسم کو رفع دیں تو دوسرے کو مرفوع اور مبنی برفتح دو طرح سے پڑھ سکتے ہیں۔

اسی اصول کی بنا پر نحویوں نے «لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ» میں مندرجہ ذیل پانچ صورتیں بیان کی ہیں:

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دونوں جگہ لَا نفی جنس کا ہے۔	دونوں مبنی برفتح	لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ*	①

* ترکیبی اعتبار سے «لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ» کی دو صورتیں ہوں گی: ① دو جملے بنائے جائیں: «لَا حَوْلَ عَنِ الْمَعْصِيَةِ ثَابِتٌ لِأَحَدٍ إِلَّا بِاللّٰهِ، وَلَا قُوَّةَ عَلَى الطَّاعَةِ ثَابِتٌ لِأَحَدٍ إِلَّا بِاللّٰهِ». ② ایک جملہ بنایا جائے: «لَا حَوْلَ عَنِ الْمَعْصِيَةِ وَلَا قُوَّةَ عَلَى الطَّاعَةِ ثَابِتَانِ لِأَحَدٍ إِلَّا بِاللّٰهِ».

②	لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةٌ إِلَّا بِاللّٰهِ	پہلا مبنی بر فتح اور دوسرے پر رفع	پہلا لَا نفی جنس کا اور دوسرا بمعنی لَيْسَ یا زائدہ ہے۔
③	لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةً إِلَّا بِاللّٰهِ	پہلا مبنی بر فتح اور دوسرے پر نصب	پہلا لَا نفی جنس کا اور دوسرا زائدہ ہے۔
④	لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةٌ إِلَّا بِاللّٰهِ	دونوں پر رفع	دونوں جگہ لَا بمعنی لَيْسَ یا دوسرا زائدہ ہے۔
⑤	لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ	پہلے پر رفع اور دوسرا مبنی بر فتح	پہلا لَا بمعنی لَيْسَ اور دوسرا نفی جنس کا ہے۔

لائے نفی جنس کے اسم اور خبر کا حذف: لائے نفی جنس کے اسم یا خبر کو قرینے کے وقت حذف بھی کر دیا جاتا ہے، جیسے: لَا عَلَيْكَ، اصل میں تھا: لَا بَأْسَ عَلَيْكَ ''کوئی حرج نہیں۔'' ﴿قَالُوا لَا ضَيْرَ﴾ (الشعراء 50:26) ''انھوں نے کہا کہ کوئی نقصان نہیں۔'' اصل میں تھا: لَا ضَيْرَ عَلَيْكَ.

نمونۂ ترکیب: لَا شَجَرَةَ مُثْمِرَةٌ.

لفظی تحلیل: لَا: حرف نفی للجنس، مبنی بر سکون، شَجَرَةَ: لائے نفی جنس کا اسم مبنی بر فتح، مُثْمِرَةٌ: لائے نفی جنس کی خبر مرفوع، رفع کی علامت ضمۂ ظاہر۔

ترکیب: لَا: حرف نفی للجنس، شَجَرَةَ: اس کا اسم، مُثْمِرَةٌ: اس کی خبر، لَا اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تمرینات و تدریبات

1. حروفِ مشابہ بہ لَيْسَ کون سے ہیں؟ ہر ایک کا عمل مع مثال بیان کریں۔
2. حروفِ مشابہ بہ لَيْسَ کے احکام بیان کریں، نیز بتائیں کہ ان کا عمل کب باطل ہوتا ہے؟
3. لائے نفی جنس کا عمل مع مثال بیان کریں، نیز بتائیں کہ کن صورتوں میں اس کا عمل باطل ہو جاتا ہے؟
4. لائے نفی جنس کے اسم کی صورتیں اور احکام مع مثال بیان کریں۔

5. لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ میں ''حَوْلَ'' اور ''قُوَّةَ'' کو پڑھنے کی کتنی صورتیں ہیں؟ بیان کریں۔

6. مندرجہ ذیل جملوں کی تشکیل کریں اور کلمات کی وجہ اعراب بیان کریں:

① ما المعروف ضائعا. ② لا ثمرة ناضجة.

③ لا تلميذ غائبا. ④ لا دين لمن لا عهد له.

⑤ ما والده مرتحلا. ⑥ لا شجرة رمان في البستان.

⑦ ما أصدقاءك مخلصين لك.

7. مندرجہ ذیل آیات واحادیث کا ترجمہ تحریر کریں:

﴿وَلَآ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرَ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ﴾ ، ﴿مَا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ﴾ ، ﴿مَا هٰذَا بَشَرًا﴾ ، ﴿لَآ اِكْرَاهَ فِی الدِّيْنِ﴾ ﴿لَا رَيْبَ فِيْهِ﴾ ، «لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَّا أَمَانَةَ لَهُ» ، «لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ». «لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِأُمِّ الْقُرْآنِ».

8. مندرجہ ذیل جملوں پر غور کریں اور بتائیں کہ حروفِ مشابہ بہ لَيْسَ کا عمل کیوں باطل ہوا؟

﴿اِنْ هٰذَآ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ﴾ مَا مَكْسُورٌ قَلَمٌ.

لَا جَالِسٌ طَالِبٌ. مَا الدُّنْيَا إِلَّا فَانِيَةٌ.

9. مندرجہ ذیل جملوں پر غور کریں اور بتائیں کہ لائے نفی جنس کا عمل کیوں باطل ہوا ہے؟

لَا الْمَدِينَةُ وَاسِعَةٌ وَ لَا الشَّوَارِعُ نَظِيفَةٌ. سَافَرَ بَكْرٌ بِلَا زَادٍ.

لَا الْقَمَرُ طَالِعٌ وَ لَا النُّجُومُ لَامِعَاتٌ. لَا فِي الْحَدِيقَةِ بَنُونَ وَ لَا بَنَاتٌ.

10. مندرجہ ذیل کی ترکیب کریں:

﴿مَا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ﴾ لَا رَجُلَ سَوْءٍ مَحْبُوبٌ. لَا خَيْرٌ ضَائِعًا.

اَلْأَسْمَاءُ الْمَنْصُوبَةُ: هِيَ الْأَسْمَاءُ الَّتِي فِيهَا عَلَامَةُ نَصْبٍ لَفْظًا أَوْ تَقْدِيرًا.

''اسمائے منصوبہ وہ اسماء ہیں جن میں علامتِ نصب لفظی یا تقدیری طور پر پائی جائے۔''

یہ اسماء مندرجہ ذیل ہیں:

1. مفعول بہ
2. مفعول مطلق
3. مفعول فیہ
4. مفعول لہ
5. مفعول معہ
6. حال
7. تمیز
8. مستثنیٰ
9. حروفِ مشبہ بالفعل کا اسم
10. افعالِ ناقصہ کی خبر
11. حروفِ مشابہ بہ لَیْسَ کی خبر
12. لائے نفی جنس کا اسم

مفعول بہ

اَلْمَفْعُولُ بِهٖ: هُوَ مَا وَقَعَ عَلَيْهِ فِعْلُ الْفَاعِلِ إِيجَابًا أَوْسَلْبًا. ''مفعول بہ وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل اثباتاً یا نفیاً واقع ہو۔'' جیسے: ﴿ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ ﴾ (البقرة 2:251) ''اور داود (علیہ السلام) نے جالوت کو قتل کردیا۔'' اس مثال میں جَالُوتَ مفعول بہ ہے۔ ﴿ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ﴾ (النسآء 4:29) ''اور اپنے نفسوں کو قتل نہ کرو۔'' اس مثال میں أَنْفُسَ مفعول بہ ہے۔

مفعول بہ کی اقسام

مفعول بہ کی دو قسمیں ہیں: ① اسم ظاہر ② اسم ضمیر

اسم ظاہر: جیسے: ﴿ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ ﴾ (البقرة 2:3) ''اور وہ نماز قائم کرتے ہیں۔'' اس میں اَلصَّلَاةَ مفعول بہ اسم ظاہر ہے۔

اسم ضمیر: جیسے: ﴿ اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ﴾ (التكاثر 102:1) ''تم لوگوں کو زیادہ سے زیادہ کی دُھن نے غفلت میں ڈال رکھا ہے۔'' ﴿ اِيَّاكَ نَعْبُدُ ﴾ (الفاتحة 1:4) ''ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔''

ان مثالوں میں كُمْ اور إِيَّاكَ مفعول بہ اسم ضمیر ہیں۔

تعددِ مفعول بہ

فعل متعدی کے تقاضے کے اعتبار سے کلام میں کبھی ایک مفعول بہ ہوتا ہے، جیسے: ﴿ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ﴾ (البقرة 2:43) ''اور تم نماز قائم کرو۔'' اس میں الصَّلٰوةَ مفعول بہ ہے۔ کبھی دو، جیسے: ﴿ وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ ﴾ (الأنبيآء 21:51) ''اور اس سے پہلے ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کو ان کی ہدایت بخشی تھی۔'' اس

میں لفظ إِبْرَاهِيم مفعول بہ اول اور رُشْد مفعول بہ ثانی ہے۔ اور کبھی تین، جیسے: ﴿ كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ ﴾ (البقرة 2:167) ''اس طرح اللہ (تعالیٰ) انھیں ان کے اعمال حسرتیں بنا کر دکھائے گا۔'' اس میں هِمْ مفعول بہ اول، أَعْمَالَ، مفعول بہ ثانی اور حَسَرَاتٍ مفعول بہ ثالث ہے۔

جملے میں مفعول بہ کا مقام

عربی کلام کی اصل ترتیب یہ ہے کہ پہلے فعل، پھر فاعل اور آخر میں مفعول بہ ہوتا ہے، جیسے: ﴿ وَ وَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ ﴾ (النحل 27:16) ''اور سلیمان (علیہ السلام) داود (علیہ السلام) کے وارث بنے۔'' ﴿ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ ﴾ (البقرة 2:251) ''اور داود (علیہ السلام) نے جالوت کو قتل کیا۔'' لیکن بعض اوقات مفعول بہ کو فعل یا فاعل پر مقدم کرنا جائز ہوتا ہے، جیسے: ﴿ وَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ﴾ (البقرة 2:87) ''اور ایک گروہ کو تم قتل کرتے رہے ہو۔'' ﴿ وَلَقَدْ جَآءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ﴾ (القمر 41:54) ''اور یقیناً آلِ فرعون کے پاس ڈرانے والے آئے۔'' البتہ بعض صورتیں ایسی ہیں جن میں مفعول بہ کو فاعل سے مؤخر یا مقدم کرنا ضروری ہوتا ہے۔

فاعل کی وجوبی تقدیم

درج ذیل صورتوں میں فاعل کو مفعول بہ پر مقدم کرنا ضروری ہے:

1. جب فاعل اور مفعول بہ دونوں اسم مقصور ہوں، یا یائے متکلم کی طرف مضاف ہوں اور اشتباہ کا اندیشہ ہو، جیسے: عَلَّمَ مُوسٰى عِيسٰى ''موسیٰ نے عیسیٰ کو تعلیم دی۔'' كَرَّمَ صَدِيقِي أَبِي. ''میرے دوست نے میرے باپ کی تکریم کی۔'' اگر کسی قرینے کی وجہ سے اشتباہ کا اندیشہ نہ ہو تو مفعول بہ کو پہلے لانا بھی درست ہے، جیسے: أَكَلَ الْكُمَّثْرٰى يَحْيٰى ''یحییٰ نے ناشپاتی کھائی۔''
2. جب فاعل، ضمیر متصل ہو اور مفعول بہ اسم ظاہر ہو، جیسے: ﴿ اِنِّيْ دَعَوْتُ قَوْمِيْ ﴾ (نوح 71:5)
3. جب إِلَّا یا إِنَّمَا کے ساتھ مفعول بہ کا حصر مقصود ہو، جیسے: مَا ضَرَبَ خَالِدٌ إِلَّا عَامِرًا، إِنَّمَا ضَرَبَ خَالِدٌ عَامِرًا ''خالد نے صرف عامر کو مارا۔''
4. جب فاعل اور مفعول بہ دونوں ضمیر متصل ہوں، جیسے: أَكْرَمْتُهٗ ''میں نے اس کی عزت کی۔''

مفعول بہ کی وجوبی تقدیم

مندرجہ ذیل صورتوں میں مفعول بہ کو فاعل پر مقدم کرنا ضروری ہے:

﴿1﴾ جب مفعول بہ کی طرف لوٹنے والی ضمیر فاعل کے ساتھ ملی ہو، جیسے: ﴿ وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ ﴾ (البقرة 2:124) ''اور جب ابراہیم (علیہ السلام) کو اس کے رب نے آزمایا۔'' اس میں لفظ رَبّ کے ساتھ متصل ضمیر مفعول بہ کی طرف لوٹ رہی ہے۔

﴿2﴾ جب مفعول بہ، ضمیر متصل اور فاعل اسم ظاہر ہو، جیسے: ﴿ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ﴾ (البينة 98:4) ''اس کے بعد کہ ان کے پاس واضح دلیل آ گئی۔''

﴿3﴾ جب إِلَّا یا إِنَّمَا کے ساتھ فاعل کا حصر مقصود ہو، جیسے: مَا نَصَرَ حَامِدًا إِلَّا خَالِدٌ ''حامد کی صرف خالد نے مدد کی۔'' ﴿ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ﴾ (فاطر 35:28) ''اللہ (تعالیٰ) سے اس کے بندوں میں سے صرف علماء ڈرتے ہیں۔''

فائدہ: اگر مفعول بہ اسم شرط، اسم استفہام یا کَمْ خبریہ وغیرہ ہو تو مفعول بہ فعل وفاعل دونوں پر مقدم ہوگا، جیسے: أَيًّامَّا تَحْتَرِمْ يَحْتَرِمْكَ ''جس کا تو احترام کرے گا وہ تیرا احترام کرے گا۔'' مَنْ أَكْرَمْتَ؟ ''تو نے کس کی تکریم کی؟'' كَمْ رَجُلٍ نَصَرْتُ! ''میں نے کتنے ہی آدمیوں کی مدد کی!''

نمونۂ ترکیب: ﴿ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا ﴾

لفظی تحلیل: ضَرَبَ: فعل ماضی مبنی بر فتح، لفظ اَللّٰهُ: فاعل مرفوع، رفع کی علامت ضمۂ ظاہر، مَثَلًا: مفعول بہ منصوب، نصب کی علامت فتحۂ ظاہر۔

ترکیب: ضَرَبَ: فعل ماضی، لفظ اَللّٰهُ: فاعل، مَثَلًا: مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿1﴾ مفعول بہ کی تعریف اور اقسام مع مثال بیان کریں۔

﴿2﴾ کن صورتوں میں فاعل کو مفعول بہ پر مقدم کرنا ضروری ہے؟

3 مفعول بہ کی فاعل پر تقدیم کب ضروری ہے؟ بیان کریں۔

4 جملے میں مفعول بہ کا مقام بتائیں، نیز بتائیں کہ کس صورت میں مفعول بہ کو فعل اور فاعل دونوں پر مقدم کیا جاتا ہے؟

5 مندرجہ ذیل آیات میں مفعول بہ کا تعین کریں اور نصب کی علامت بیان کریں:

﴿ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ ﴾، ﴿ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ﴾، ﴿ وَنَحْفَظُ اَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيْرٍ ﴾، ﴿ فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ ﴾، ﴿ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ﴾ ﴿ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴾

6 مندرجہ ذیل کلمات کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ایک فاعل اور دوسرا مفعول بہ بنے:

(اَلْوَلَدُ، اَلْمَاءُ) (اَلسَّفِينَةُ، اَلْهَوَاءُ) (اَلْهِرُّ، اَللَّحْمُ) (اَلتِّلْمِيذُ، اَلدَّرْسُ)

7 مندرجہ ذیل کلمات کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ یہ مفعول بہ بنیں:

اَلْكِتَابَانِ ...... اَلصَّالِحَاتُ ...... اَلْمُدَرِّسُونَ ...... ذُومَالٍ.

8 مندرجہ ذیل میں فاعل کی مفعول بہ پر وجوبی تقدیم کی وجہ بیان کریں:

﴿ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ ﴾ أَكْرَمَ مُوسٰى يَحْيٰى.

اِسْتَنْصَرْنَاكُمْ. إِنَّمَا أَكْرَمَ سَعِيدٌ خَالِدًا.

9 مندرجہ ذیل میں مفعول بہ کی فاعل یا فعل وفاعل دونوں پر وجوبی تقدیم کی وجہ بیان کریں:

﴿ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ ﴾ ﴿ فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ﴾

مَا حَفِظَ الدَّرْسَ إِلَّا سَعِيدٌ. كَمْ دِينَارٍ أَنْفَقْتُ!

10 مندرجہ ذیل آیات کی ترکیب کریں:

﴿ اِنِّيْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ ﴾، ﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴾، ﴿ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ ﴾

مفعول مطلق

اَلْمَفْعُولُ الْمُطْلَقُ: مَصْدَرٌ مَنْصُوبٌ مُوَافِقٌ لِلْفِعْلِ فِي لَفْظِهٖ أَوْ فِي مَعْنَاهُ يُذْكَرُ بَعْدَهٗ لِتَوْكِيدِهٖ أَوْ لِبَيَانِ نَوْعِهٖ أَوْ عَدَدِهٖ. ''مفعول مطلق وہ مصدر ہے جو منصوب ہو اور لفظاً یا معناً فعل کے موافق ہو اور فعل کے بعد اس کی تاکید، یا اس کی نوع، یا اس کے عدد کے بیان کے لیے ذکر کیا جائے۔'' جیسے: ﴿ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ﴾ (النسآء 4:164) ''اور اللہ (تعالیٰ) نے موسیٰ (علیہ السلام) سے کلام کیا، کلام کرنا۔'' قَعَدْتُّ جُلُوسًا ''میں بیٹھا، بیٹھنا۔'' ان مثالوں میں تَكْلِيمًا اور جُلُوسًا مفعول مطلق ہیں۔

وجہ تسمیہ: چونکہ اس کے ساتھ بِهٖ، فِيهِ، لَهٗ اور مَعَهٗ کی قیود نہیں ہوتیں، اس لیے اسے مفعول مطلق کہتے ہیں۔

مفعول مطلق لانے کے مقاصد

مفعول مطلق لانے کے مندرجہ ذیل تین مقاصد ہو سکتے ہیں:

〈1〉 تاکید: یعنی مذکورہ فعل کے معنی میں تاکید پیدا کرنے کے لیے، جیسے: ﴿ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ﴾ اس صورت میں مصدر عموماً اپنے مشہور وزن پر آتا ہے، اس کے الفاظ میں کوئی تبدیلی نہیں کی جاتی۔

〈2〉 بیانِ نوع: یعنی وقوعِ فعل کی حالت و کیفیت بیان کرنے کے لیے، جیسے: جَلَسْتُ جِلْسَةَ الْمُتَعَلِّمِ ''میں متعلم کے بیٹھنے کی طرح بیٹھا۔'' اس صورت میں ثلاثی مجرد سے مصدر عموماً فِعْلَةٌ کے وزن پر آتا ہے۔ اصل مصدر کو مضاف بنانے سے بھی نوع کا معنی حاصل ہو جاتا ہے، جیسے: مَرَّ الْقِطَارُ مَرَّ السَّحَابِ ''ریل گاڑی بادل کے گزرنے کی طرح گزر گئی۔''

〈3〉 بیانِ عدد: یعنی وقوعِ فعل کی تعداد بیان کرنے کے لیے، جیسے: جَلَسْتُ جَلْسَةً، جَلْسَتَيْنِ، جَلَسَاتٍ ''میں ایک مرتبہ / دو مرتبہ / کئی مرتبہ بیٹھا۔'' اس صورت میں ثلاثی مجرد سے مصدر عموماً فَعْلَةٌ کے وزن پر

آتا ہے۔

نائبِ مفعول مطلق: یہ وہ اسماء ہیں جو فعل کا مصدر تو نہیں ہوتے مگر حکم میں مصدر (مفعول مطلق) کے قائم مقام ہوتے ہیں، یہ مندرجہ ذیل ہیں:

1- اسم مصدر: مصدر کی جگہ اسم مصدر ذکر کیا جائے، جیسے: أَعْطَيْتُكَ عَطَاءً ''میں نے تجھے دیا، دینا۔''

2- صفت: وہ اسم جو مذکورہ فعل کے مصدر کی صفت واقع ہو، جیسے: ﴿ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا ﴾ (البقرة 35:2) ''اور تم دونوں اس میں سے کھلا وافر کھاؤ۔'' اصل میں ہے: وَكُلَا مِنْهَا أَكْلًا رَغَدًا.

3- اسم آلہ: مصدر کی جگہ وہ اسم آلہ ذکر کیا جائے جس کے ساتھ مذکورہ فعل صادر ہوا ہو، جیسے: ضَرَبْتُهُ سَوْطًا ''میں نے اسے کوڑے سے مارا۔'' یہ اصل میں ہے: ضَرَبْتُهُ ضَرْبَ سَوْطٍ.

4- اسم عدد: مصدر کی جگہ کوئی اسم عدد ذکر کر دیا جائے، جیسے: ﴿فَاجْلِدُوهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً ﴾ (النور 4:24) ''پس انھیں اسی کوڑے مارو۔'' اصل میں تھا: فَاجْلِدُوهُمْ جَلْدَةً ثَمَانِينَ جَلْدَةً.

5- لفظ كُلُّ یا بَعْضُ: لفظ كُلُّ یا بَعْضُ فعل کے مصدر کی طرف مضاف ہوں، جیسے: ﴿ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ ﴾ (النسآء 129:4) ''پس تم مت مائل ہو جاؤ سارا مائل ہونا۔'' اصل میں ہے: فَلَا تَمِيلُوا مَيْلًا كُلَّ الْمَيْلِ، ﴿ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ﴾ (الحآقة 44:69) ''اور اگر وہ ہم پر کوئی بات گھڑ کر لگاتا۔'' اصل میں ہے: وَ لَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا أَقَاوِيلَ بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ.

6- اسم اشارہ: مصدر کی جگہ وہ اسم اشارہ ذکر کیا جائے جس کا مشار الیہ مصدر ہو، جیسے: ضَرَبْتُهُ هٰذَا الضَّرْبَ ''میں نے اسے اس قسم کی مار ماری۔'' اصل میں ہے: ضَرَبْتُهُ ضَرْبًا هٰذَا الضَّرْبَ.

نمونۂ ترکیب: ﴿ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ﴾

لفظی تحلیل: وَ: حرف عطف مبنی بر فتح، كَلَّمَ: فعل ماضی مبنی بر فتح، لفظ اَللّٰهُ: فاعل مرفوع، رفع کی علامت ضمۂ ظاہر، لفظ مُوسٰى: مفعول بہ منصوب، نصب کی علامت فتحۂ تقدیری، تَكْلِيمًا: مفعول مطلق منصوب، نصب کی علامت فتحۂ ظاہر۔

ترکیب: كَلَّمَ: فعل ماضی، لفظ اَللّٰهُ: فاعل، لفظ مُوسٰى: مفعول بہ، تَكْلِيمًا: مفعول مطلق، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

سوالات و تدریبات

1. مفعولِ مطلق کی تعریف، مثال اور وجہ تسمیہ ذکر کریں۔
2. مفعولِ مطلق لانے کے مقاصد ذکر کریں اور مثال بھی دیں۔
3. کون کون سی چیزیں مفعولِ مطلق کا نائب بن سکتی ہیں؟ بیان کریں۔
4. مندرجہ ذیل جملوں میں مفعول مطلق کا تعین کریں، نیز بتائیں کہ وہ کس مقصد کے لیے لایا گیا ہے؟

لَعِبَ حَسَنٌ لَعِبًا. يَشْرَبُ الطِّفْلُ اللَّبَنَ شُرْبًا.

مَرَّ الْقِطَارُ مَرَّ السَّحَابِ. تَدُورُ الْأَرْضُ دَوْرَةً فِي الْيَوْمِ.

يَثِبُ النَّمِرُ وُثُوبَ الْأَسَدِ. قَرَأْتُ الْكِتَابَ قِرَاءَتَيْنِ.

5. مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ کریں اور ان میں نائبِ مفعول مطلق کی نشاندہی کریں:

﴿فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ﴾ ﴿وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا﴾ عَدَلْتَ ذَاكَ الْعَدْلَ.

ضَرَبَ اللَّاعِبُ الْكُرَةَ رَأْسًا. لَاتُسْرِفْ كُلَّ الْإِسْرَافِ. اِجْتَهِدْ أَحْسَنَ اجْتِهَادٍ.

6. دیے گئے الفاظ میں سے مناسب لفظ لگا کر خالی جگہیں پر کریں اور جملے کا ترجمہ کریں:

ذٰلِكَ ...... رَشَقْتُ ...... بَعْضَ ...... سِرْتُ ...... ثَلَاثَ

1. .... أَحْسَنَ السَّيْرِ.
2. قُلْتُ .... الْقَوْلَ.
3. .... الْعَدُوَّ سَهْمًا.
4. سَعَيْتُ .... السَّعْيِ.
5. دَارَ اللَّاعِبُ حَوْلَ الْمَلْعَبِ .... دَوْرَاتٍ.

7. سوال نمبر 4 میں دیے گئے جملوں کی ترکیب کریں۔

مفعول فیہ

اَلْمَفْعُولُ فِيهِ: هُوَ اسْمٌ يَنْتَصِبُ عَلٰى تَقْدِيرِ «فِي»، يُذْكَرُ لِبَيَانِ زَمَنٍ أَوْ مَكَانِ وُقُوعِ الْفِعْلِ.

''مفعول فیہ وہ اسم ہے جو بتقدیر ''فِي'' منصوب ہو اور وقوعِ فعل کا وقت یا جگہ بتانے کے لیے ذکر کیا جائے۔'' جیسے: ﴿ اَلْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ﴾ (المآئدة 5:5) ''آج تمھارے لیے پاکیزہ چیزیں حلال کر دی گئیں۔'' اس میں اَلْيَوْمَ مفعول فیہ ہے۔ مفعول فیہ کو ظرف بھی کہتے ہیں۔

مفعول فیہ (ظرف) کی اقسام

ظرف کی دو قسمیں ہیں: ① ظرفِ زمان ② ظرفِ مکان

ظرفِ زمان: وہ اسم ہے جو وقوعِ فعل کا وقت بتائے، جیسے: صُمْتُ يَوْمَ الْخَمِيسِ ''میں نے جمعرات کے دن روزہ رکھا۔''

ظرفِ مکان: وہ اسم ہے جو وقوعِ فعل کی جگہ بتائے، جیسے: قُمْتُ خَلْفَكَ ''میں تیرے پیچھے کھڑا ہوا۔''

ان میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں: ① محدود (معین/مختص) ② غیر محدود (مبہم)

ظرفِ زمان محدود: جس میں وقت کی حد متعین ہو، جیسے: يَوْمٌ، اَلْجُمُعَةُ، رَمَضَانُ.

ظرفِ زمان غیر محدود: جس میں وقت کی حد متعین نہ ہو، جیسے: وَقْتٌ، دَهْرٌ، زَمَانٌ.

حکم ظرفِ زمان، خواہ محدود ہو یا غیر محدود ظرفیت (مفعول فیہ ہونے) کی وجہ سے منصوب ہوتا ہے اور اس میں فِي قیاساً مقدر ہوتا ہے۔

ظرفِ مکان محدود: جس میں جگہ کی حد متعین ہو، جیسے: اَلْمَسْجِدُ، اَلْغُرْفَةُ. دریاؤں، سمندروں، پہاڑوں اور ملکوں وغیرہ کے نام بھی اسی میں شامل ہیں۔

ظرفِ مکان غیر محدود: جس میں جگہ کی حد متعین نہ ہو، اس میں تین چیزیں شامل ہیں:

① اسمائے جہاتِ ستہ، جیسے: أَمَامُ، خَلْفُ وغیرہ اور ان سے مشابہ ظروف، جیسے: عِنْدَ، لَدُنْ.

② مکانی مقداروں کے نام، جیسے: مِیلٌ، فَرْسَخٌ.

③ وہ اسمائے ظروف جو اپنے عامل کے مصدر سے مشتق ہوں، جیسے: جَلَسْتُ مَجْلِسَ زَيْدٍ.

اس میں مَجْلِس، جُلُوسٌ سے مشتق ہے جو اس کے عامل جَلَسْتُ کا مصدر ہے۔

حکم ظرفِ مکان میں سے صرف ظرفِ مکان غیر محدود (مبہم) ظرفیت کی بنا پر منصوب ہوتا ہے، جبکہ ظرفِ مکان محدود میں فِي کو ذکر کرنا ضروری ہے، جیسے: جَلَسْتُ فِي الْمَسْجِدِ.[1]

نمونۂ ترکیب: ﴿ اَلْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ﴾

لفظی تحلیل: اَلْيَوْمَ: مفعول فیہ منصوب، نصب کی علامت فتحۂ ظاہر، أُحِلَّ: فعل ماضی مجهول مبنی بر فتح، ل: حرف جار، كُمْ: ضمیر مبنی بر سکون، محلاً مجرور، اَلطَّيِّبَاتُ: نائب فاعل مرفوع، رفع کی علامت ضمۂ ظاہر۔

ترکیب: اَلْيَوْمَ: مفعول فیہ، أُحِلَّ: فعل مجہول، اَلطَّيِّبَاتُ: نائب فاعل، لَكُمْ: جار مجرور أُحِلَّ فعل کے متعلق، فعل اپنے نائب فاعل، مفعول فیہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

سوالات و تدریبات

1. مفعول فیہ کی تعریف، مثال اور اقسام بیان کریں۔
2. ظرفِ زمان اور ظرفِ مکان کی اقسام مع تعریف اور حکم ذکر کریں۔
3. خالی جگہیں پر کریں:

① مفعول فیہ کو.................... بھی کہتے ہیں۔

② يَمِينًا.................... کی مثال ہے۔

③ ظرف زمان میں.................... قیاساً مقدر ہوتا ہے۔

[1] اگر فعل دَخَلَ، سَكَنَ اور نَزَلَ ہو تو ''فِي'' کا حذف بھی جائز ہے، جیسے: ﴿ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ ﴾ (الفتح 27:48) ''تم ضرور مسجد حرام میں داخل ہو گے۔''

4 .... میں فِي کو ذکر کرنا ضروری ہے۔

4 مندرجہ ذیل آیات اور جملوں میں مفعول فیہ (ظرفِ زمان و مکان مبہم و مختص) کی وضاحت کریں:

﴿ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ ﴾ ﴿ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ ﴾ ﴿ أَتَاهَا أَمْرُنَا لَيْلًا أَوْ نَهَارًا ﴾

مَكَثْتُ بِالْمَدِينَةِ شَهْرًا. سَارَ عَلِيٌّ مِيلًا. شَرِبَ الْمَرِيضُ الدَّوَاءَ صَبَاحًا.

5 مندرجہ ذیل کلمات کو مفعول فیہ کے طور پر جملوں میں استعمال کریں:

لَيْلَةٌ ...... صَيْفٌ ...... أَمَامٌ ...... صَبَاحٌ ...... شَهْرٌ

6 سوال نمبر 4 میں دی گئی آیات کی ترکیب کریں۔

سبق: 21

مفعول لہ

اَلْمَفْعُولُ لَهُ: هُوَ الْمَصْدَرُ الَّذِي يَدُلُّ عَلٰى سَبَبِ مَا قَبْلَهُ وَيُشَارِكُ عَامِلَهُ فِي وَقْتِهِ وَفَاعِلِهِ.

''مفعول لہ وہ مصدر ہے جو ماقبل کے سبب پر دلالت کرے اور وقت اور فاعل میں اپنے عامل کے ساتھ شریک ہو۔'' جیسے: ﴿لَا تَقْتُلُوٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ﴾ (بنیٓ إسرآءیل 31:17) ''اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے قتل نہ کرو۔'' أَحْتَرِمُ الْقَانُونَ دَفْعًا لِلضَّرَرِ ''میں نقصان کو دفع کرنے کے لیے قانون کا احترام کرتا ہوں۔'' تَنَزَّهْتُ طَلَبَ الرَّاحَةِ ''میں راحت طلب کرنے کے لیے سیر کو نکلا۔''

مفعول لہ کو مفعول لأجلہ بھی کہتے ہیں۔

شرائط: مصدر کے مفعول لہ بننے کے لیے مندرجہ ذیل شرائط ہیں:

1. وہ مصدر ماقبل فعل کا سبب ہو۔
2. فعل اور مصدر کا فاعل ایک ہو۔
3. فعل اور مصدر کا زمانہ ایک ہو۔

جیسا کہ مذکورہ مثالوں میں ہے۔

مفعول لہ کا استعمال

مفعول لہ کے استعمال کی تین صورتیں ہیں:

1. مجرد (غیر مضاف اور غیر معرف باللام): جیسے: سَافَرْتُ رَغْبَةً فِي الْعِلْمِ ''میں نے علم میں رغبت رکھنے کی وجہ سے سفر کیا۔''
2. مضاف: جیسے: ﴿يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ﴾ (البقرة 19:2) ''وہ آسمانی

بجلیوں کی وجہ سے موت کے ڈر سے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ٹھونس لیتے ہیں۔'' اس میں حَذَرَ مفعول لہ ہے۔

③ معرف باللام: جیسے: أَجْلِسُ بَيْنَ الْأَصْدِقَاءِ الصُّلْحَ ''میں دوستوں کے درمیان صلح کے لیے بیٹھتا ہوں۔'' اس میں اَلصُّلْحَ مفعول لہ ہے۔

مفعول لہ کے احکام

① جب مفعول لہ غیر مضاف اور غیر معرّف باللام ہو تو اسے اکثر منصوب پڑھتے ہیں، جیسے: وَقَفْتُ لِلْمُعَلِّمِ إِجْلَالًا.

② جب مفعول لہ معرف باللام ہو تو اولیٰ یہ ہے کہ اسے حرفِ جر کے ساتھ مجرور پڑھا جائے، جیسے: حَضَرْتُ لِلِاطْمِئْنَانِ عَلَيْكَ.

③ جب مفعول لہ مضاف ہو تو اسے منصوب یا مجرور بہ حرفِ تعلیل [1] دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں، جیسے: ﴿ وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ...... ﴾ (البقرة 2:265) ''اور اُن لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ (تعالیٰ) کی رضا چاہنے کے لیے خرچ کرتے ہیں....'' ﴿ لَرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ﴾ (الحشر 21:59) ''تو یقیناً آپ اس (پہاڑ) کو اللہ کے ڈر سے پست ہونے والا، ٹکڑے ٹکڑے ہونے والا دیکھتے۔''

نمونۂ ترکیب: ﴿ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ﴾

لفظی تحلیل: وَ: حرفِ عطف، لَا: حرفِ نہی، تَقْتُلُوا: فعل مضارع مجزوم، جزم کی علامت حذفِ نونِ اعرابی، ''و'' ضمیرِ فاعل، مبنی بر سکون، محلًا مرفوع، أَوْلَادَ: مفعول بہ منصوب، نصب کی علامت فتحۂ ظاہر، مضاف، کُمْ: مضاف الیہ، مبنی بر سکون، محلًا مجرور، خَشْيَةَ: مفعول لہ منصوب، نصب کی علامت فتحۂ ظاہر، مضاف، إِمْلَاقٍ: مضاف الیہ مجرور، جر کی علامت کسرۂ ظاہر۔

ترکیب: وَ: حرفِ عطف، لَاتَقْتُلُوا: فعل بہ فاعل، أَوْلَادَ: مفعول بہ، مضاف، کُمْ: مضاف الیہ، خَشْيَةَ: مفعول لہ، مضاف، إِمْلَاقٍ: مضاف الیہ، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور مفعول لہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

[1] حروفِ تعلیل: لام، فِي، باء اور مِنْ ہیں، ان میں لام تعلیل میں زیادہ واضح ہے۔

سوالات و تدریبات

1. مفعول لہ کی تعریف مع مثال بیان کریں۔
2. مصدر کے مفعول لہ بننے کے لیے کیا شرائط ہیں؟
3. مفعول لہ کا استعمال اور احکام بیان کریں۔
4. مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ کریں اور ان میں مفعول لہ کی نشاندہی کریں:

صَفَحْتُ عَنِ السَّفِيهِ حِلْمًا. عَاقَبَ الْأُسْتَاذُ التِّلْمِيذَ تَأْدِيبًا لَهُ.

يُحَارِبُ الْجُنُودُ دِفَاعًا عَنِ الْإِسْلَامِ. ذَهَبْتُ إِلٰى مَكَّةَ زِيَارَةً لِلْحَرَمِ.

«مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ».

5. درج ذیل کلمات میں سے مناسب مفعول لہ چن کر خالی جگہیں پُر کریں:

حُبًّا ...... أَمَلًا ...... حَذَرًا ...... خَشْيَةَ ...... تَأْدِيبًا

① شَرِبْتُ الدَّوَاءَ.............. فِي الشِّفَاءِ. ② عُوقِبَ الْمُذْنِبُ .... لَهُ.

③ إِعْمَلُوا الْخَيْرَ.............. فِي الْخَيْرِ. ④ لَا تَبْخَلُوا.............. الْفَقْرِ.

⑤ إِبْتَعِدْ عَنِ الشَّيْطَانِ.............. مِنْهُ.

6. مندرجہ ذیل جملوں پر غور کریں اور بتائیں کہ مصدر میں مفعول لہ ہونے کی کون سی شرط مفقود ہے:

قَتَلْتُهُ صَبْرًا. اِحْتَرَمْتُكَ لِمُسَاعَدَتِكَ. جِئْتُكَ الْيَوْمَ لِإِكْرَامِكَ غَدًا.

7. مندرجہ ذیل کلمات کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ یہ مفعول لہ بنیں:

حَيَاءً ...... طَمَعًا ...... أَدَبًا ...... مَوَدَّةً ...... رَحْمَةً

8. مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب کریں:

سَجَدْتُ شُكْرًا لِلّٰهِ. يَجْتَهِدُ خَالِدٌ طَلَبَ الْعُلَا. زُرْتُ الْوَالِدَةَ رَغْبَةً فِي رِضَاءِهَا.

اَلْمَفْعُولُ مَعَهُ: هُوَ اسْمٌ مَنْصُوبٌ يُذْكَرُ بَعْدَ «وَاوٍ» بِمَعْنٰى «مَعَ» لِلدَّلَالَةِ عَلَى الَّذِي فُعِلَ الْفِعْلُ بِمُصَاحَبَتِهِ. ''مفعول معہ وہ اسم منصوب ہے جو ایسی ''واؤ'' کے بعد آئے جو ''مَعَ'' کے معنی میں ہو اور اس ذات پر دلالت کرے جس کی مصاحبت میں فعل واقع ہو۔'' جیسے: جَاءَ الْأَمِيرُ وَالْجَيْشَ ''امیر لشکر سمیت آیا۔'' مَشَيْتُ وَالنَّهْرَ ''میں دریا کے ساتھ ساتھ چلا۔'' ان مثالوں میں اَلْجَيْشَ اور اَلنَّهْرَ مفعول معہ ہیں۔

مفعول معہ کے احکام

1. اگر واؤ کا مابعد، ماقبل کے حکم میں شریک نہ ہو سکتا ہو تو اس پر نصب پڑھنا واجب ہے، جیسے: اِسْتَيْقَظْتُ وَ طُلُوعَ الْفَجْرِ ''میں طلوعِ فجر کے ساتھ ہی بیدار ہو گیا۔''
   طلوع فجر بیداری میں متکلم کے ساتھ شریک نہیں ہو سکتا، اس لیے نصب پڑھنا واجب ہے۔
2. اگر واؤ کا مابعد، ماقبل کے حکم میں شریک ہو سکتا ہے تو مفعول معہ ہونے کی وجہ سے نصب پڑھنا اور معطوف ہونے کی وجہ سے ماقبل کا اعراب دینا، دونوں جائز ہیں، جیسے: جَاءَ حَامِدٌ وَ زَيْدًا، جَاءَ حَامِدٌ وَ زَيْدٌ.
   کیونکہ زید آنے کے حکم میں متکلم کے ساتھ شریک ہو سکتا ہے۔
3. جب واؤ صرف عطف کے لیے ہو تو مابعد پر نصب پڑھنا جائز نہیں۔ ایسا تب ہوتا ہے جب عطف کے لیے خاص ہونے کا کوئی قرینہ پایا جائے، جیسے:
   حَضَرَ مُحَمَّدٌ وَعَلِيٌّ قَبْلَهُ. (قَبْلَهُ قرینہ ہے کہ واؤ عطف کے لیے ہے۔)
   تَبَارَزَ مُحَمَّدٌ وَعَلِيٌّ. (فعل کا ایک سے زائد فاعل کا تقاضا کرنا قرینہ ہے کہ واؤ عطف کے لیے ہے۔)
4. مفعول معہ کو اس کے عامل پر مقدم کرنا جائز نہیں، لہٰذا وَ زَيْدًا جَاءَ حَامِدٌ کہنا غلط ہے۔

نمونۂ ترکیب: جَاءَ الْأَمِيرُ وَالْجَيْشَ.

لفظی تحلیل: جَاءَ: فعل ماضی مبنی برفتح، اَلْأَمِيرُ: فاعل مرفوع، رفع کی علامت ضمۂ ظاہر، وَ: حرف بمعنی مَعَ، مبنی برفتح، اَلْجَيْشَ: مفعول معہ منصوب، نصب کی علامت فتحۂ ظاہر۔

ترکیب: جَاءَ: فعل ماضی، اَلْأَمِيرُ: فاعل، وَ: بمعنی مَعَ، اَلْجَيْشَ: مفعول معہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول معہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

سوالات و تدریبات

1. مفعول معہ کی تعریف کریں اور مثال بھی دیں۔
2. مفعول معہ کے احکام بیان کریں۔
3. مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ کریں اور ان میں مفعول معہ کی نشاندہی کریں:

جَاءَ الْبَرْدُ وَالطَّيَالِسَةَ. سَافَرَ النَّاسُ وَالظَّلَامَ. ذَهَبَ حَامِدٌ وَالشَّارِعَ.

حَارَبَ الْجُنْدِيُّ وَ سَيْفَهٗ. فَرَّ الْجَيْشُ وَ قَائِدَهٗ. شَرِبَ أَحْمَدُ اللَّبَنَ وَ أَبَاهُ.

4. مندرجہ ذیل جملوں میں جہاں اعرابی غلطی ہے، اس کی نشاندہی کے بعد اسے درست کریں:

مَشَيْتُ وَالْقَمَرُ الْبَارِحَةَ. مَشٰى عَامِرٌ وَ الْبَحْرُ مَسَافَةً طَوِيلَةً.

تَخَاصَمَتْ سُعَادُ وَ هِنْدًا. سَافَرَتْ وَ زَمِيلَتُهَا صَبَاحَ أَمْسِ.

مَا لَكَ وَ سَعِيدٍ؟

5. مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کریں:

① میں سورج نکلنے کے وقت گھر سے نکلا۔

② خالد غروبِ آفتاب کے وقت واپس آیا۔

③ تجھے اور حمران کو پانچ روپے کافی ہیں۔

④ میں پرندوں کی چہچہاہٹ کے ساتھ ہی بیدار ہوگیا۔

5 تمھارا خالد سے کیا واسطہ؟

6 مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب کریں:

يَسُرُّنِي حُضُورُكَ وَالْأُسْرَةَ. سَارَ زَيْدٌ وَالشَّاطِئَ. جَاءَ الْبَرْدُ وَالطَّيَالِسَةَ.

سبق: 23

حال

اَلْحَالُ: هِيَ وَصْفٌ مَنْصُوبٌ فَضْلَةٌ يُبَيِّنُ هَيْئَةَ مَا قَبْلَهُ مِنْ فَاعِلٍ أَوْ مَفْعُولٍ بِهٖ أَوْ مِنْهُمَا مَعًا أَوْ مِنْ غَيْرِهِمَا وَقْتَ وُقُوعِ الْفِعْلِ. ''حال وہ (صیغہ) صفت ہے جو منصوب اور فضلہ [1] ہوتا ہے اور فعل کے وقوع کے وقت اپنے ماقبل، یعنی فاعل، مفعول بہ یا ان دونوں یا ان کے علاوہ کسی اور اسم کی ہیئت و حالت واضح کرتا ہے۔'' جس کی حالت بیان کی جا رہی ہو، اسے ذوالحال کہتے ہیں۔

حال عموماً فاعل یا مفعول بہ کی حالت بیان کرنے کے لیے آتا ہے، جیسے: ﴿وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا﴾ (البقرة 58:2) ''اور تم دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو جاؤ۔'' سُجَّدًا حال ہے جو کہ اُدْخُلُوا میں ''و'' ضمیر فاعل کی حالت بیان کر رہا ہے۔ ﴿وَتَرَكُوكَ قَآئِمًا﴾ (الجمعة 11:62) ''اور وہ آپ کو کھڑا چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔'' اس مثال میں قَائِمًا حال ہے جو ''ك'' ضمیر، کی حالت بیان کر رہا ہے، جو کہ مفعول بہ ہے۔

حال جیسے فاعل یا مفعول بہ کی حالت بیان کرنے کے لیے آتا ہے، اسی طرح نائب فاعل، مبتدا، خبر، مفعول مطلق، مفعول فیہ، مفعول لہ، مفعول معہ، مجرور وغیرہ کی حالت بیان کرنے کے لیے بھی آتا ہے، مثالیں بالترتیب درج ذیل ہیں:

تُؤْكَلُ الْفَاكِهَةُ نَاضِجَةً، زَيْدٌ مُبْتَسِمًا قَادِمٌ، هٰذَا خَالِدٌ مُقْبِلًا، سِرْتُ سَيْرِي حَثِيثًا، سِرْتُ اللَّيْلَ مُظْلِمًا، اِفْعَلِ الْخَيْرَ مَحَبَّةَ الْخَيْرِ مُجَرَّدَةً عَنِ الرِّيَاءِ، لَا تَسِرْ وَ اللَّيْلَ

[1] فضلہ کلام میں اس جز کو کہتے ہیں جو نہ مسند ہو اور نہ مسند الیہ، جیسے: حال، تمیز، مستثنیٰ اور مفاعیل خمسہ۔ فضلہ کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ وہ کلام میں زائد ہے کہ اس کا ہونا اور نہ ہونا برابر ہے بلکہ بعض اوقات کلام کا اساسی معنی ہی فضلہ پر موقوف ہوتا ہے، جیسے: ﴿وَلَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى﴾ میں وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حال ہے اور اس پر کلام کا اساسی معنی موقوف ہے۔

دَاجِيًا، مَرَرْتُ بِهِنْدٍ رَاكِبَةً.

حال کی صورتیں اور ان کے احکام

حال کی تین صورتیں ہوسکتی ہیں: ﴿1﴾ مفرد ﴿2﴾ جملہ ﴿3﴾ شبہ جملہ

مفرد: یعنی حال جملہ یا شبہ جملہ نہ ہو۔

حکم حالِ مفرد، عدد اور تذکیر و تانیث میں ذوالحال کے مطابق ہوتا ہے، جیسے: رَأَيْتُ حَامِدًا رَاكِبًا، رَأَيْتُ خَالِدًا وَ عُثْمَانَ رَاكِبَيْنِ، رَأَيْتُ النَّاسَ رَاكِبِينَ، رَأَيْتُ فَاطِمَةَ رَاكِبَةً.

جملہ: یعنی حال جملہ اسمیہ یا فعلیہ ہو۔

حکم حال جملہ ہو تو اس میں ایک رابط کا ہونا ضروری ہے جو اس جملے کا تعلق ذوالحال سے جوڑے۔ یہ رابط تین طرح کا ہوسکتا ہے:

﴿1﴾ واؤ: جیسے: ﴿ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ ﴾ (التوبۃ 16:9) ''کیا تم لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ یونہی چھوڑ دیے جاؤ گے، حالانکہ ابھی تک اللہ (تعالیٰ) نے تم میں سے ان لوگوں کو معلوم نہیں کیا جنھوں نے (اس کی راہ میں) جہاد کیا؟'' وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ جملہ حالیہ اور ''و'' رابط ہے۔

﴿2﴾ ضمیر: جیسے: ﴿ ثُمَّ جَآءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ ﴾ (النسآء 62:4) ''پھر وہ آپ کے پاس اللہ (تعالیٰ) کی قسمیں کھاتے ہوئے آتے ہیں۔'' يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ جملہ حالیہ ہے اور اس میں ''و'' ضمیر، رابط ہے۔

﴿3﴾ واؤ اور ضمیر (دونوں): جیسے: ﴿ لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى ﴾ (النسآء 43:4) ''جب تم نشے کی حالت میں ہو تو نماز کے قریب نہ جاؤ۔'' وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى جملہ حالیہ ہے، اس میں ''و'' اور أَنْتُمْ ضمیر، رابط ہیں۔

شبہ جملہ: یعنی حال ظرف یا جار مجرور ہو، جیسے: طَلَعَ الْبَدْرُ بَيْنَ السَّحَابِ ''چاند طلوع ہوا اس حال میں کہ وہ بادلوں کے درمیان ہے۔'' بَيْنَ السَّحَابِ ظرف ہے اور کسی فعل یا شبہ فعل کے متعلق ہو کر اَلْبَدْرُ سے حال ہے۔ ﴿ وَتَرَكَهُمْ فِيْ ظُلُمٰتٍ ﴾ (البقرۃ 17:2) ''اور اس نے چھوڑ دیا انھیں اس حال میں کہ وہ اندھیرے میں ہیں۔'' فِيْ ظُلُمٰتٍ، ترکھم کی هُمْ ضمیر سے حال ہے۔

حکم یہ ظرف اور جار مجرور اِسْتَقَرَّ، مُسْتَقِرًّا یا ان کے ہم معنی لفظ، جیسے: کَانَ، کَائِنًا وغیرہ کے متعلق ہوتے ہیں جو محذوف ہوتا ہے اور حقیقت میں یہی حال ہوتا ہے۔

جملے میں ذوالحال اور حال کا مقام

جملے میں عموماً پہلے عامل پھر ذوالحال اور اس کے بعد حال کو ذکر کیا جاتا ہے، مگر کبھی حال ذوالحال سے مقدم ہوجاتا ہے، جیسے: جَاءَ رَاكِبًا سَعِيدٌ ''سعید آیا اس حال میں کہ وہ سوار تھا۔'' اور کبھی حال اپنے عامل سے بھی مقدم ہوجاتا ہے، جیسے: ﴿ خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ ﴾ (القمر 7:54) ''وہ (لوگ) اپنی قبروں سے نکلیں گے اس حال میں کہ ان کی نگاہیں جھکی ہوئی ہوں گی۔''

[illegible]

﴿1﴾ حال ہمیشہ نکرہ ہوتا ہے اور عموماً ذوالحال کے بعد آتا ہے۔

ملاحظہ اگر کسی ترکیب میں معرفہ حال واقع ہو تو اس کی نکرہ سے تاویل ضروری ہے، جیسے: جَاءَ الْأَمِيرُ وَحْدَهٗ ''امیر آیا اس حال میں کہ وہ اکیلا تھا۔'' وَحْدَهٗ حال ہے اور ضمیر کی طرف اضافت کی وجہ سے معرفہ ہے، اس لیے اسے مُنْفَرِدًا کی تاویل میں سمجھیں گے۔

﴿2﴾ ذوالحال اکثر معرفہ یا نکرہ مخصوصہ ہوتا ہے۔

﴿3﴾ اگر ذوالحال نکرہ ہو تو حال کو ذوالحال سے پہلے لانا ضروری ہوتا ہے تاکہ حالتِ نصب میں صفت کے ساتھ التباس نہ ہو، جیسے: رَأَيْتُ رَاكِبًا رَجُلًا ''میں نے ایک آدمی کو دیکھا اس حال میں کہ وہ سوار تھا۔''

﴿4﴾ حال عموماً اسم مشتق ہوتا ہے مگر کبھی اسم جامد بھی (جو بتاویل مشتق ہو) حال بن جاتا ہے، جیسے: ﴿ فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ﴾ (مریم 17:19) ''تو وہ اس کے سامنے کامل آدمی بن کر آیا۔''

﴿5﴾ کبھی ایک ذوالحال کے ایک سے زائد حال ہوتے ہیں، جیسے: ﴿ اِرْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴾ (الفجر 28:89) ''اپنے رب کے پاس واپس جا، اس حال میں کہ تو خوش، پسندیدہ ہے۔'' اس مثال میں اِرْجِعِي کی یائے مخاطبہ ذوالحال اور رَاضِيَةً اور مَرْضِيَّةً اس سے حال ہیں۔ اسے حال مترادفہ کہتے ہیں۔

حال کی اقسام

﴿1﴾ حالِ منتقلہ: وہ حال جو اپنے ذوالحال کے لیے ہمیشہ ثابت نہ رہے، جیسے: جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا "زید سوار ہوکر آیا۔" اس میں رَاكِبًا حال منتقلہ ہے۔

﴿2﴾ حالِ ثابتہ: وہ حال جو اپنے ذوالحال کے لیے ہمیشہ ثابت رہے، جیسے: ﴿شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ﴾ (آل عمرٰن 3:18) "اللہ (تعالیٰ) نے گواہی دی ہے کہ اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، فرشتوں اور اہل علم نے بھی (گواہی دی ہے) اس حال میں کہ وہ (اللہ تعالیٰ) انصاف کے ساتھ قائم ہے۔" اس میں قَائِمًا حال ثابتہ ہے۔

﴿3﴾ حالِ مُؤَكِّدہ: وہ حال جو اپنے عامل کے معنی یا مضمون جملہ کی تائید و توثیق کرے، جیسے: ﴿وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا﴾ (النسآء 4:79) "اور ہم نے آپ کو لوگوں کے لیے رسول بنا کر بھیجا ہے۔" اس میں رَسُولًا حال مؤکدہ ہے اس کے معنی أَرْسَلْنٰكَ میں موجود ہیں تو یہ أَرْسَلْنٰكَ کی تاکید کے لیے ذکر ہوا ہے۔

﴿4﴾ حالِ مُؤَسِّسہ: وہ حال جو توضیح اور وضاحت کے لیے ذکر کیا جائے اور ایسے نئے معنی کا فائدہ دے کہ وہ معنی اس کے بغیر حاصل نہ ہوسکے، جیسے: ﴿وَخُلِقَ الْاِنْسٰنُ ضَعِيْفًا﴾ (النسآء 4:28) "اور انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے۔" جَاءَ خَالِدٌ رَاكِبًا. حال اکثر اسی قسم سے تعلق رکھتا ہے۔

نمونۂ ترکیب: ﴿وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا﴾

لفظی تحلیل: وَ: حرف عطف مبنی بر فتح، اُدْخُلُوا: فعل امر، مبنی بر حذفِ نون، "و" ضمیر فاعل مبنی بر سکون، محلاً مرفوع ذوالحال، اَلْبَابَ: مفعول بہ منصوب، نصب کی علامت فتحۂ ظاہر، سُجَّدًا: حال منصوب، نصب کی علامت فتحۂ ظاہر۔

ترکیب: اُدْخُلُوا: فعل امر، "و" ضمیر فاعل ذوالحال، اَلْبَابَ: مفعول بہ، سُجَّدًا: حال، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

سوالات و تدریبات

1. حال کی تعریف مع مثال ذکر کریں، نیز بتائیں کہ حال کن کن چیزوں سے آتا ہے؟
2. حال کی کتنی اور کون کون سی صورتیں ہیں؟ مع امثلہ و احکام بیان کریں۔

3 ذوالحال اور حال کے احکام بیان کریں۔

4 حال کی اقسام مع امثلہ ذکر کریں۔

5 مندرجہ ذیل جملوں میں سے صحیح اور غلط جملے کی نشاندہی کریں:

1. حال فاعل ومفعول بہ کی حالت بیان کرتا ہے۔
2. حال مفرد بھی ہوسکتا ہے اور جملہ بھی۔
3. حالِ مفردہ واحد، تثنیہ وجمع میں اپنے ذوالحال کے مطابق ہوتا ہے۔
4. ایک ذوالحال سے ایک سے زائد حال واقع ہوں تو اسے حال مؤکدہ کہتے ہیں۔
5. وہ حال جو اپنے عامل کے معنی یا مضمون جملہ کی تائید وتوثیق کرے، اسے حالِ ثابتہ کہتے ہیں۔

6 مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ کریں، نیز ذوالحال اور حال کو پہچانیں:

حَضَرَ الضُّيُوفُ وَالْمُضِيفُ غَائِبٌ. أَنْتَ صَدِيقِي مُخْلِصًا.

أَبْصَرْتُ الْخَطِيبَ فَوْقَ الْمِنبَرِ. عَادَ التُّجَّارُ رَابِحِينَ.

7 مندرجہ ذیل آیات پر غور کریں اور ذوالحال اور حال کی نشاندہی کریں، نیز حال کی صورت (مفرد، جملہ، شبہ جملہ) متعین کریں:

﴿ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا ﴾، ﴿ وَيَنْقَلِبُ اِلٰٓى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ﴾، ﴿ فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِيْ زِيْنَتِهٖ ﴾، ﴿ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴾، ﴿ اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ﴾

8 مندرجہ ذیل جملوں میں اس رابط کی نشاندہی کریں جس نے جملۂ حال کا تعلق ذوالحال سے جوڑا ہے:

اِسْتَيْقَظْنَا مِنَ النَّوْمِ وَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ. شَرِبَ سَعِيدٌ الْمَاءَ وَ هُوَ جَالِسٌ.

قَرَأْتُ الْكِتَابَ وَمَا وَجَدتُّهُ صَعْبًا. قَابَلْتُ أَخَاكَ وَ قَدْ عَادَ مِنْ سَفَرِهِ.

9 مندرجہ ذیل کلمات کو بطور حال جملوں میں استعمال کریں:

مَسْرُورَةً ...... مُسْرِعِينَ ...... نَائِمًا ...... مُسْتَيْقِظًا ...... جَالِسَةً

10 سوال نمبر 6 میں دیے گئے جملوں کی ترکیب کریں۔

اَلتَّمْيِيزُ: اسْمٌ نَكِرَةٌ يُذْكَرُ بَعْدَ مُبْهَمٍ لِإِزَالَةِ إِبْهَامِهِ. ''تمیز وہ اسم نکرہ ہے جو کسی مبہم چیز کے بعد اس کے ابہام کو دور کرنے کے لیے ذکر کیا جائے۔'' جس کا ابہام دور کیا جائے، اسے مُمَیَّز کہتے ہیں، جیسے: ﴿ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا ﴾ (یوسف 4:12) ''میں نے گیارہ ستارے دیکھے۔'' اس میں كَوْكَبًا تمیز اور أَحَدَ عَشَرَ ممیَّز ہے۔ تمیز کو مُمَیِّز بھی کہتے ہیں۔

تمیز کی اقسام

تمیز کی دو قسمیں ہیں: ① تمیزِ ذات ② تمیزِ نسبت

تمیزِ ذات: وہ تمیز ہے جو ماقبل اسم کے ابہام کو دور کرے، اسے تمیزِ مفرد یا تمیز ملفوظ بھی کہتے ہیں۔

یہ ابہام تین چیزوں میں ہوسکتا ہے: ⟨1⟩ عدد میں ⟨2⟩ مقادیر میں ⟨3⟩ مشابہ مقادیر میں

عدد[1]: جیسے: ﴿ لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً ﴾ (صٓ 23:38) ''اس کی ننانوے دنبیاں ہیں۔''

عدد کی دو قسمیں ہیں: ① عدد صریح ② عدد مبہم

عدد صریح: وہ عدد ہے جو معین مقدار پر دلالت کرے، جیسے: أَحَدَ عَشَرَ، عِشْرُونَ.

عدد مبہم: وہ عدد ہے جو مبہم مقدار سے کنایہ ہو، اس کے الفاظ یہ ہیں: كَمْ، كَذَا، كَأَيِّنْ.[2]

مقادیر: مقادیر سے مراد مندرجہ ذیل اشیاء ہیں:

⟨1⟩ وزن: جیسے: حَصَلَ لِي طَنٌّ حَدِيدًا ''مجھے ایک ٹن لوہا ملا۔''

⟨2⟩ كَيْل (ماپ): جیسے: عِنْدِي قَفِيزَانِ بُرًّا ''میرے پاس گندم کے دو قفیز[3] ہیں۔''

[1] عدد کی تمیز کا تفصیلی بیان اگلے سبق میں ہوگا، ان شاء اللہ۔ [2] ان کا مفصل بیان قواعد النحو حصہ دوم سبق:38 میں کنایات کے تحت ہوگا۔

[3] ایک پیمانہ جو جدید مصری مقدار میں 16 کلوگرام کے برابر ہے، زمینی مقدار کے لحاظ سے ایک قفیز 144 ہاتھ، یعنی 216 فٹ کا ہوتا ہے۔

﴿3﴾ مساحت (پیمائش): جیسے: عِنْدِي جَرِيبٌ[1] أَرْضًا "میرے پاس ایک بیگھا زمین ہے۔"

مشابہ مقادیر: یعنی وہ چیزیں جو مقادیر تو نہیں ہوتیں مگر مقادیر سے مشابہ ہوتی ہیں، ان کی مثالیں مندرجہ ذیل ہیں:

مشابہ وزن: مَا فِي رَأْسِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ عَقْلًا "اس کے سر میں ذرا بھر عقل (بھی) نہیں۔"

مشابہ کیل: اِشْتَرَيْتُ جَرَّةً سَمْنًا "میں نے ایک گھڑا گھی خریدا۔"

مشابہ مساحت: مَا فِي السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا "آسمان پر ہتھیلی برابر بادل (بھی) نہیں۔"

حکم ① مقادیر اور مشابہ مقادیر دونوں کی تمیز منصوب ہوتی ہے جیسا کہ مذکورہ مثالوں سے ظاہر ہے۔

② ان کی تمیز کو اضافت یا مِنْ جارہ کی وجہ سے مجرور پڑھنا بھی جائز ہے، جیسے:

* اِشْتَرَيْتُ غِرَامًا ذَهَبًا/ غِرَامَ ذَهَبٍ/ غِرَامًا مِنْ ذَهَبٍ.
* بَاعَ الْفَلَّاحُ فَدَّانًا[2] بِرْسِيمًا/ فَدَّانَ بِرْسِيمٍ/ فَدَّانًا مِنْ بِرْسِيمٍ.
* بَاعَنِي التَّاجِرُ مِتْرًا صُوفًا/ مِتْرَ صُوفٍ/ مِتْرًا مِنْ صُوفٍ.

تمیزِ نسبت: وہ تمیز ہے جو سابقہ جملے میں پائی جانے والی نسبت کے ابہام کو دور کرے، اسے تمیز جملہ یا تمیز ملحوظ بھی کہتے ہیں، جیسے: ﴿وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا﴾ (مریم 4:19) "اور سر بڑھاپے (کی سفیدی) سے بھڑک اٹھا ہے۔" ﴿وَّفَجَّرْنَا الْأَرْضَ عُيُونًا﴾ (القمر 12:54) "اور ہم نے زمین کو چشموں کے ساتھ پھاڑ دیا۔"

ان مثالوں میں سر کا بھڑک اٹھنا اور زمین کا پھاڑنا کس اعتبار سے ہے؟ اس نسبت میں ابہام تھا جسے شَيْبًا اور عُيُونًا سے دور کیا گیا ہے۔

حکم تمیز نسبت منصوب ہوتی ہے۔

حال اور تمیز میں فرق

حال اور تمیز میں چند نمایاں فرق درج ذیل ہیں:

﴿1﴾ تمیز ہمیشہ مفرد ہوتی ہے مگر حال جملہ یا شبہ جملہ بھی ہو سکتا ہے۔

﴿2﴾ تمیز ذات یا نسبت کے ابہام کو دور کرتی ہے مگر حال وصف اور حالت کے ابہام کو دور کرتا ہے۔

﴿3﴾ تمیز متعدد نہیں آتی مگر حال متعدد بھی آجاتے ہیں۔

[1] ایک بیگھا (چار کنال زمین۔) [2] ایک ایکڑ۔

﴿4﴾ تمیز کبھی اضافت یا مِنْ کی وجہ سے مجرور ہوتی ہے مگر حال ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔

﴿5﴾ تمیز ہمیشہ فضلہ ہوتی ہے مگر حال پر کبھی کلام کا اساسی معنی موقوف ہوتا ہے۔

﴿6﴾ تمیز اپنے عامل کی مؤکد نہیں ہوتی مگر حال، مؤکدہ بھی ہوسکتا ہے۔

نمونۂ ترکیب: ﴿ رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا ﴾

لفظی تحلیل: رَأَیْتُ: فعل ماضی مبنی بر سکون، ''تُ'' ضمیر فاعل، مبنی بر ضم، محلاً مرفوع، أَحَدَ عَشَرَ: مفعول بہ، مبنی بر فتح، محلاً منصوب ممیّز، کَوْکَبًا: تمیز منصوب، نصب کی علامت فتحۂ ظاہر۔

ترکیب: رَأَیْتُ: فعل با فاعل أَحَدَ عَشَرَ: مفعول بہ، ممیّز، کَوْکَبًا: تمیز، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

سوالات و تدریبات

1. تمیز کی تعریف مع مثال بیان کریں۔
2. تمیز کی اقسام تفصیلاً ذکر کریں۔
3. حال اور تمیز میں فرق بیان کریں۔
4. مندرجہ ذیل آیات کا ترجمہ کریں اور ان میں ممیّز و تمیز کی نشاندہی کریں:

﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوٰلَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا ﴾ ، ﴿ اَیُّهُمْ اَشَدُّ عَلَی الرَّحْمٰنِ عِتِیًّا ﴾ ، ﴿ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ﴾ ، ﴿ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا ﴾ ، ﴿ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴾ ، ﴿ وَکَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا ﴾

5. مندرجہ ذیل جملوں میں سے ممیّز اور تمیز کو الگ الگ کریں، نیز تمیز کی قسم بھی بتائیں:

شَرِبْتُ قَدَحًا لَبَنًا.	اِمْتَلَأَ الْإِنَاءُ مَاءً.
لَا أَمْلِكُ شِبْرًا أَرْضًا.	طَابَ الْمَكَانُ هَوَاءً.
فَاضَ الْقَلْبُ سُرُورًا.	عِنْدِي مِثْقَالُ ذَهَبًا.

6. دیے گئے کلمات میں سے مناسب کلمہ لگا کر خالی جگہ پُر کریں اور جملوں کا ترجمہ کریں:

جِسْمًا ...... كُوبًا ...... قِيمَةً ...... مَنْظَرًا ...... أَرْضًا.

① شَرِبْتُ .... مَاءً.

② لَا أَمْلِكُ شِبْرًا ....

③ اَلْفِيلُ أَكْبَرُ مِنَ الْأَسَدِ ....

④ إِسْلَام آباد مِنْ أَجْمَلِ الْمُدُنِ ....

⑤ اَلْحَرِيرُ أَغْلٰى مِنَ الْقُطْنِ ....

7 مندرجہ ذیل کلمات کو بطور تمیز جملوں میں استعمال کریں:

عِلْمًا ...... صِبْغَةً ...... ذَهَبًا ...... نَفْعًا ...... نَصِيرًا.

8 سوال نمبر 5 میں دیے گئے جملوں کی ترکیب کریں۔

اسمائے اعداد

وہ اسم جس کے ذریعے سے کسی چیز کے افراد کو شمار کیا جائے، اسے عدد اور جسے شمار کیا جائے، اسے معدود کہتے ہیں۔ چونکہ ہر عدد میں ابہام ہوتا ہے، اس لیے اس کے ابہام کو دور کرنے کے لیے معدود، یعنی تمیز لائی جاتی ہے، جیسے: ﴿ رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا ﴾ (یوسف 4:12) ''میں نے گیارہ ستارے دیکھے۔''

اس میں أَحَدَ عَشَرَ عدد ہے اور کَوْکَبًا معدود یا تمیز ہے جس نے أَحَدَ عَشَرَ کے ابہام کو دور کیا۔

اسم عدد کی اقسام

اسم عدد کی دو قسمیں ہیں: ① اسم عدد ذاتی ② اسم عدد وصفی

اسم عدد ذاتی: وہ عدد ہے جو کسی چیز کے افراد کی تعداد پر دلالت کرے، جیسے: اِثْنَانِ ، ثَلٰثَةٌ.

عددِ ذاتی کی مختلف صورتیں ہوتی ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

﴿1﴾ مفرد: یعنی وَاحِدٌ سے عَشَرَةٌ تک۔

﴿2﴾ مرکب مع عَشَرَ: یعنی أَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک۔

﴿3﴾ معطوف علیہ و معطوف: یعنی وہ اعداد جن کے درمیان حرف عطف ہو، جیسے: أَحَدٌ وَّ عِشْرُونَ سے تِسْعَةٌ وَّ تِسْعُونَ تک (سوائے عقود کے۔)

﴿4﴾ عقود (دہائیاں): یعنی عِشْرُونَ، ثَلَاثُونَ، أَرْبَعُونَ، خَمْسُونَ، سِتُّونَ، سَبْعُونَ، ثَمَانُونَ اور تِسْعُونَ.

﴿5﴾ لفظ مِائَةٌ وَ أَلْفٌ اور ان کے تثنیہ و جمع۔

بلحاظ تذکیر وتانیث

تذکیر وتانیث کے لحاظ سے عدد کے احکام مندرجہ ذیل ہیں:

⟨1⟩ وَاحِدٌ، اِثْنَانِ: یہ دونوں عدد تذکیر وتانیث میں معدود کے مطابق ہوتے ہیں، یعنی مذکر کے لیے مذکر اور مؤنث کے لیے مؤنث، خواہ مفرد حالت میں ہوں یا کسی اور عدد سے مل کر آئیں، جیسے: ﴿ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ﴾ ﴿ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴾، ﴿ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ﴾ (النحل 51:16)، بِنْتَانِ اثْنَتَانِ، أَحَدَ عَشَرَ طَالِبًا، إِحْدٰى عَشْرَةَ طَالِبَةً، ﴿ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا ﴾ ﴿ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ﴾. لیکن مفرد حالت میں انھیں عدد کی ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ اس صورت میں یہ بذات خود واحد یا تثنیہ اور مذکر یا مؤنث پر دلالت کرتے ہیں، جیسے: فِي الْفَصْلِ طَالِبٌ أَوْ طَالِبَانِ أَوْ طَالِبَةٌ أَوْ طَالِبَتَانِ، ان کے ساتھ عدد کو تاکید کے لیے ذکر کیا جاتا ہے، جیسے: طَالِبٌ وَاحِدٌ، طَالِبَانِ اثْنَانِ.

⟨2⟩ ثَـلَاثَةٌ تا تِسْعَةٌ: یہ اعداد تذکیر وتانیث میں معدود کے برعکس ہوتے ہیں، خواہ مفرد ہوں یا مرکب، یا معطوف، یعنی معدود مذکر ہو تو یہ اعداد مؤنث اور معدود مؤنث ہو تو یہ اعداد مذکر استعمال ہوتے ہیں، جیسے: ﴿ لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ ﴾ (الحجر 44:15)، ﴿ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ حُسُوْمًا ﴾ (الحآقة 7:69) ”اس نے اسے (آندھی کو) ان پر سات راتیں اور آٹھ دن مسلسل چلائے رکھا۔“ تِسْعَةَ عَشَرَ طَالِبًا، ثَلَاثَ عَشْرَةَ طَالِبَةً، ﴿ لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً ﴾ (صٓ 23:38) خَمْسَةٌ وَّعِشْرُونَ عَامًا.

⟨3⟩ عَشَرَةٌ: یہ مفرد حالت میں ہو تو تذکیر وتانیث میں معدود کے برعکس ہوتا ہے، جیسے: ﴿ فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ ﴾ (المآئدة 89:5) اگر مرکب ہو تو معدود کے مطابق ہوتا ہے، جیسے: ﴿ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا ﴾ (یوسف 4:12)، ﴿ اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ ﴾ (التوبة 36:9) ﴿ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ﴾ (البقرة 60:2)

فائدہ عَشَرَةٌ (شین کے فتحہ کے ساتھ) مذکر کے لیے اور عَشْرَةٌ (شین کے سکون کے ساتھ) مؤنث کے لیے

استعمال ہوتا ہے۔

﴿4﴾ عقود اور لفظ مِائَةٌ وَ أَلْفٌ: ان میں تذکیر و تانیث کا کوئی فرق نہیں ہوتا، یعنی مذکر و مؤنث معدود کے لیے ایک ہی طرح استعمال ہوتے ہیں، جیسے: ﴿وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا﴾ (الأحقاف 15:46)، ﴿وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً﴾ (الأحقاف 15:46)، ﴿فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ﴾ (البقرة 261:2)، ﴿فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ﴾ (البقرة 259:2)، ﴿يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ﴾ (البقرة 96:2)، ﴿لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ﴾ (القدر 3:97).

بلحاظ تمیز

بلحاظ تمیز عدد کے احکام مندرجہ ذیل ہیں:

﴿1﴾ وَاحِدٌ، اِثْنَانِ: آپ کے علم میں ہے کہ اسم واحد ہو تو ایک پر دلالت کرتا ہے اور تثنیہ ہو تو دو پر، جیسے: رَجُلٌ "ایک مرد" رَجُلَانِ "دو مرد" البتہ کبھی تاکید کے لیے صفت کے طور پر وَاحِدٌ اور اِثْنَانِ استعمال کر لیتے ہیں، جیسے: رَجُلٌ وَّاحِدٌ، رَجُلَانِ اثْنَانِ، بِنْتٌ وَّاحِدَةٌ، بِنْتَانِ اثْنَتَانِ.

﴿2﴾ ثَـلَاثَةٌ تا عَشَرَةٌ: یہ اعداد مضاف ہو کر استعمال ہوتے ہیں اور ان کا معدود (تمیز) جمع مجرور ہوتا ہے، جیسے: ﴿ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ﴾، ﴿فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ﴾ (المآئدة 89:5).

ملاحظہ ① معدود کی جگہ میں جمع مذکر سالم کا استعمال نہیں ہوا کرتا، مثلاً: ثَلَاثَةُ مُسْلِمِينَ نہیں کہیں گے بلکہ ایسے موقع پر معدود کو معرّف باللام کر کے مِنْ کے ساتھ استعمال کرتے ہیں، جیسے: ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ.
② ثَلَاثَةٌ تا عَشَرَةٌ کی تمیز اگر لفظ مِائَة ہو تو وہ جمع مجرور نہیں ہوگا بلکہ مفرد مجرور ہوگا، جیسے: ﴿وَلَبِثُوْا فِيْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا﴾ (الكهف 25:18) لہٰذا ثَلَاثُ مِئَاتٍ یا ثَلَاثُ مِئِينَ کہنا غلط ہوگا۔

﴿3﴾ أَحَدَ عَشَرَ تا تِسْعَةٌ وَّ تِسْعُونَ: ان کا معدود مفرد منصوب ہوتا ہے، جیسے: ﴿رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا﴾ ﴿لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً﴾.

﴿4﴾ مِائَةٌ وَّ أَلْفٌ[1] اور ان کے تثنیہ و جمع: ان کا معدود مفرد مجرور ہوتا ہے، جیسے: مِأَئَةُ جَلْدَةٍ،

[1] لفظ مِائَةٌ کی جمع اکثر مؤنث سالم آتی ہے، جیسے: مِئَاتٌ اور کبھی مذکر سالم بھی آتی ہے، جیسے: مِئُونَ یا مِئِينَ. لفظ أَلْفٌ کی جمع آلَافٌ اور أُلُوفٌ آتی ہے۔

أَلْفُ سَنَةٍ.

بلحاظ معرب ومبنی

معرب ومبنی ہونے کے لحاظ سے عدد کے احکام مندرجہ ذیل ہیں:

﴿1﴾ أَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک دونوں جز مبنی بر فتح ہوتے ہیں، سوائے اِثْنَا عَشَرَ اور اِثْنَتَا عَشَرَ کے۔ ان کا پہلا جز معرب (باعراب تثنیہ) اور دوسرا جز مبنی بر فتح ہوتا ہے۔

﴿2﴾ ان کے علاوہ باقی تمام اعداد معرب ہیں۔

ملاحظہ جب کلام میں کئی اسمائے عدد ہوں تو معدود پر آخری عدد کا اثر پڑے گا، مثلاً: أَلْفٌ وَّثَلَاثُ مِائَةٍ وَأَرْبَعٌ وَّسِتُّونَ سَنَةً ''ایک ہزار تین سو چوسٹھ برس'' اس مثال میں لفظ سَنَةً پر آخری عدد سِتُّونَ کا اثر ہے۔

اسم عدد وصفی: وہ عدد ہے جو کسی شے کے افراد کی ترتیب پر دلالت کرے، جیسے: ثَانٍ ''دوسرا'' ثَالِثٌ ''تیسرا'' پہلے درجے والے مذکر کے لیے أَفْعَلُ (أَوَّلُ) اور پہلے درجے والی مؤنث کے لیے فُعْلٰى (أُولٰى) کا وزن آتا ہے۔ ان کے بعد دوسرے سے دسویں تک مذکر کے لیے فَاعِلٌ، جیسے: ثَانٍ، ثَالِثٌ وغیرہ اور مؤنث کے لیے فَاعِلَةٌ کا وزن آتا ہے، جیسے: ثَانِيَةٌ، ثَالِثَةٌ.

سوالات وتدریبات

1. اسمِ عدد کی تعریف، مثال اور اقسام بیان کریں۔
2. عددِ ذاتی کی مختلف صورتیں مع مثال ذکر کریں۔
3. تذکیر وتانیث اور معرب ومبنی ہونے کے لحاظ سے عدد کے احکام بیان کریں۔
4. اسمِ عدد کی تمیز کے احکام بیان کریں۔
5. مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں:

① 11 تا 19 عدد کی تذکیر وتانیث کیسے آتی ہے؟

② تین سے دس تک تمیز کا اعراب کیا ہوتا ہے؟

③ کون سے اعداد مذکر ومؤنث معدود کے لیے ایک طرح استعمال ہوتے ہیں؟

④ عددِ وصفی کس وزن پر آتا ہے؟

⑥ قوسین میں دیے گئے اعداد میں سے مناسب عدد لگا کر خالی جگہ پر کریں اور معدود کے اعراب کا سبب بھی بیان کریں:

① فِي الْفَصْلِ .... طَالِبًا. (تِسْعَةٌ، خَمْسٌ وَّعِشْرُونَ، خَمْسَةٌ وَّعِشْرُونَ)

② فِي الْقِطَارِ .... مُسَافِرٍ. (أَلْفُ، تِسْعَةٌ وَّ تِسْعُونَ، ثَمَانِيَةُ)

③ قَرَأْتُ مِنَ الْكِتَابِ .... صَفْحَةٍ. (سَبْعُ، مِائَةُ، ثَلَاثُونَ)

④ اِشْتَرَيْتُ الْحَقِيبَةَ بِـ .... رُوبِيَّةً. (خَمْسٍ وَّسَبْعِينَ، خَمْسَةٍ وَّسَبْعِينَ، مِائَةِ)

⑤ فِي جَيْبِي .... رُوبِيَّاتٍ. (عَشْرُ، عَشْرَةُ، عَشَرَةُ)

⑦ مندرجہ ذیل کی عربی بنائیں:

پانچ طالب علم — آٹھ لڑکیاں — تیرہ کتابیں — اٹھارہ کاپیاں

ستائیس گائیں — ترپن پنکھے — نواسی درخت — پانچواں جلسہ

⑧ مندرجہ ذیل جملوں کو اپنی کاپی میں اس طرح لکھیں کہ ہندسوں میں دیے گئے اعداد کو لفظوں میں بدل دیں، نیز تشکیل کریں:

① حفظت 9 سور.

② في الساعة 60 دقيقة.

③ في هذا الفصل 31 طالبة.

④ قرأت 100 آية من سورة البقرة.

⑤ عندي 37 روبية و 46 ريالا.

سبق: 26
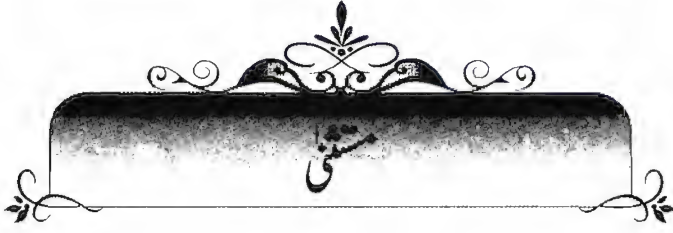
مستثنیٰ

اَلْمُسْتَثْنٰی: هُوَ الْمُخْرَجُ بِ«إِلَّا» أَوْ إِحْدٰی أَخَوَاتِهَا مِنْ حُكْمِ مَا قَبْلَهٗ. ”مستثنیٰ وہ اسم ہے جسے ”إِلَّا“ یا اس کے نظائر کے ذریعے ماقبل کے حکم سے نکال دیا گیا ہو۔“ جس اسم کے حکم سے نکالا گیا ہو، اسے مستثنیٰ منہ اور جس کلمے کے ذریعے سے نکالا گیا ہو، اسے ”کلمۂ استثناء“ یا ”اداتِ استثناء“ کہتے ہیں، جیسے: ﴿فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ﴾ (الأعراف 83:7) ”پس ہم نے اسے نجات دی اور اس کے اہل کو سوائے اس کی بیوی کے۔“ اس مثال میں اِمْرَأَتَهٗ مستثنیٰ ہے کیونکہ اسے ماقبل کے حکم سے نکالا گیا ہے، أَهْلَهٗ مستثنیٰ منہ اور إِلَّا کلمۂ استثناء ہے۔

کلمات استثناء

استثناء کے لیے مندرجہ ذیل کلمات استعمال ہوتے ہیں:

إِلَّا ، غَيْرُ ، سِوٰی ، خَلَا ، عَدَا ، حَاشَا ، لَيْسَ ، لَايَكُونُ.

مستثنیٰ کی اقسام

مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں: ① متصل ② منقطع

مستثنیٰ متصل: وہ مستثنیٰ ہے جو مستثنیٰ منہ کی جنس سے ہو، جیسے: ﴿فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ﴾ (البقرة 249:2) ”تو انھوں نے اس (دریا) سے پیا سوائے ان میں سے تھوڑے لوگوں کے۔“ فَشَرِبُوا میں ”و“ ضمیر مستثنیٰ منہ اور قَلِيلًا مستثنیٰ ہے۔

مستثنیٰ منقطع: وہ مستثنیٰ ہے جو مستثنیٰ منہ کی جنس سے نہ ہو، جیسے: ﴿فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ۝ اِلَّاۤ اِبْلِيْسَ﴾ (صٓ 73:38) ”تو سب کے سب فرشتوں نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے۔“ ابلیس مستثنیٰ منقطع ہے کیونکہ یہ

فرشتوں کی جنس سے نہیں ہے۔

مستثنیٰ کا اعراب

مستثنیٰ کا اعراب جاننے سے قبل چند اصطلاحات کا جاننا ضروری ہے۔

کلام موجب: وہ کلام جس میں نفی، نہی یا استفہام نہ ہو، جیسے: خَرَجَ النَّاسُ إِلَّا عَمْرًا.

کلام غیر موجب: وہ کلام جس میں نفی، نہی یا استفہام ہو، جیسے: مَا قَامَ الْقَوْمُ إِلَّا نَاصِرًا.

کلام ناقص: وہ کلام جس میں مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو، جیسے: مَا قَامَ إِلَّا حَامِدٌ.

کلام تام: وہ کلام جس میں مستثنیٰ منہ مذکور ہو، جیسے: نَجَحَ التَّلَامِيذُ إِلَّا عَامِرًا.

إِلَّا کے بعد مستثنیٰ کا اعراب

إِلَّا کے بعد مستثنیٰ کے اعراب کی تین صورتیں ہوتی ہیں:

﴿1﴾ منصوب ﴿2﴾ منصوب یا مستثنیٰ منہ سے بدل ﴿3﴾ عامل کے مطابق

منصوب: إِلَّا کے بعد مستثنیٰ مندرجہ ذیل صورتوں میں منصوب ہوتا ہے:

﴿1﴾ مستثنیٰ منقطع ہو، خواہ کلام موجب ہو یا غیر موجب، جیسے: جَاءَنِي الطُّلَّابُ إِلَّا نَجَّارًا، مَاجَاءَنِي الطُّلَّابُ إِلَّا نَجَّارًا، ﴿ مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ﴾ (النسآء 157:4) ''ان لوگوں کے پاس اس (عیسیٰ علیہ السلام) کے بارے میں کوئی علم نہیں سوائے گمان کی پیروی کے۔''

﴿2﴾ مستثنیٰ متصل ہو اور کلام موجب ہو، جیسے: ﴿فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ﴾ (البقرة 249:2) ''تو انھوں نے اس (دریا) سے پیا سوائے ان میں سے تھوڑے لوگوں کے۔''

﴿3﴾ مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ سے مقدم آئے اور کلام غیر موجب ہو، جیسے: مَاجَاءَنِي إِلَّا حَامِدًا الطُّلَّابُ ''میرے پاس طلبہ نہیں آئے سوائے حامد کے۔'' وَمَالِي إِلَّا مَذْهَبَ الْحَقِّ مَذْهَبٌ ''اور میرا کوئی مذہب نہیں ہے سوائے مذہبِ حق کے۔''

منصوب یا مستثنیٰ منہ سے بدل: جب کلام تام اور غیر موجب ہو تو مستثنیٰ بِإِلَّا کو منصوب پڑھنا اور ماقبل سے بدل بنانا دونوں طرح جائز ہے، جیسے: ﴿ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ ﴾ (النور 6:24) ''اور ان کے

پاس کوئی دوسرے گواہ نہ ہوں سوائے اپنی جانوں کے۔" مَا جَاءَ الْأَسَاتِذَةُ إِلَّا أَبْنَاءَهُمْ. "اساتذہ نہیں آئے مگران کے بیٹے (آئے۔)"

عامل کے مطابق: جب کلام ناقص اور غیر موجب ہو تو مستثنیٰ بإلّا کا اعراب عامل کے مطابق آئے گا، جیسے: ﴿هَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ﴾ (الأنعام 47:6) "نہیں ہلاک کی جاتی مگر ظالم قوم۔" ﴿وَمَا يَخْدَعُوْنَ إِلَّآ اَنْفُسَهُمْ﴾ (البقرة 9:2) "اور نہیں وہ دھوکا دیتے مگر اپنے نفسوں کو۔" ﴿وَمَا يَمْكُرُوْنَ إِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ﴾ (الأنعام 123:6) "اور نہیں وہ مکر کرتے مگر اپنی جانوں کے ساتھ۔"

غَيْرُ اور سِوٰی کے بعد مستثنیٰ کا اعراب

جب مستثنیٰ لفظ غَیْرُ اور سِوٰی کے بعد آئے تو ہمیشہ مجرور ہوتا ہے، جیسے: نَجَحَ الطُّلَّابُ غَيْرَ سَمِيرٍ "طلبہ کامیاب ہوئے سوائے سمیر کے۔"

ملاحظہ غَیْر اور سِوٰی کا اعراب تمام صورتوں میں إِلَّا کے بعد آنے والے مستثنیٰ جیسا ہوگا، یعنی جن صورتوں میں مستثنیٰ منصوب یا مستثنیٰ منہ سے بدل ہوگا اگر ان صورتوں میں إِلَّا کی جگہ لفظ غَیْر آجائے تو خود غَیْر پر بھی مستثنیٰ والا اعراب آئے گا، جیسے: فَهِمَ التَّلَامِيذُ الْقَاعِدَةَ إِلَّا سَمِيرًا. اگر إِلَّا کی جگہ غَیْر ہو تو خود غَیْر کا اعراب مستثنیٰ والا ہوگا، جیسے: فَهِمَ التَّلَامِيذُ الْقَاعِدَةَ غَيْرَ سَمِيرٍ، مَا أَتَمَّ الدَّوَرَانَ حَوْلَ الْمِضْمَارِ أَحَدٌ إِلَّا لَاعِبًا/ لَاعِبٌ.

کلام تام اور غیر موجب ہونے کی وجہ سے مستثنیٰ لَاعِبٌ کو منصوب پڑھنا اور ماقبل (مستثنیٰ منہ) سے بدل بنانا دونوں طرح جائز ہے اور اگر إِلَّا کی جگہ غَیْر ہو تو اسے بھی نصب دینا اور ماقبل سے بدل بنانا دونوں طرح جائز ہے، جیسے: مَا أَتَمَّ الدَّوَرَانَ حَوْلَ الْمِضْمَارِ أَحَدٌ غَيْرَ/ غَيْرُ لَاعِبٍ.

ایسے ہی جن صورتوں میں مستثنیٰ کا اعراب عامل کے مطابق آتا ہے، غَیْر کا بھی عامل کے مطابق آئے گا، جیسے: مَا احْتَرِمَ غَيْرُ الْأُسْتَاذِ، مَا أَعْطَيْتُ غَيْرَ الْمُحْتَاجِ، مَا مَرَرْتُ بِغَيْرِ زَيْدٍ.

خَلَا، عَدَا اور حَاشَا کے بعد مستثنیٰ کا اعراب

خَلَا، عَدَا اور حَاشَا کے بعد مستثنیٰ کو منصوب اور مجرور دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں، جیسے: جَاءَنِي الْفَوْجُ

خَلَا/ عَدَا/ حَاشَا جُنْدِيًّا، جَاءَنِي الْفَوْجُ خَلَا/ عَدَا/ حَاشَا جُنْدِيٍّ ”میرے پاس ساری فوج آئی سوائے ایک فوجی کے۔“

لیکن خَلَا اور عَدَا کے بعد اکثر منصوب اور حَاشَا کے بعد اکثر مجرور پڑھتے ہیں۔ اگر خَلَا اور عَدَا سے پہلے مَا مصدریہ ہو تو مستثنیٰ منصوب ہی ہوگا، جیسے: جَاءَ الْقَوْمُ مَا خَلَا/ مَا عَدَا خَالِدًا، أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ. اس صورت میں اس پر جر پڑھنا جائز نہیں۔

ملاحظہ اگر مستثنیٰ کو خَلَا، عَدَا اور حَاشَا کے بعد منصوب پڑھا جائے تو یہ فعل ہوں گے اور ان میں ایک ضمیر وجوباً مستتر ہوگی۔ اور اگر اسے مجرور پڑھا جائے تو یہ حروفِ جارہ ہوں گے۔

لَيْسَ اور لَا يَكُوْنُ کے بعد مستثنیٰ کا اعراب

لَيْسَ اور لَا يَكُوْنُ افعال ناقصہ ہیں مگر کبھی استثناء کے لیے آتے ہیں۔ ان کے بعد مستثنیٰ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے، جیسے: جَاءَ الْقَوْمُ لَيْسَ خَالِدًا/ لَا يَكُوْنُ خَالِدًا.

نمونۂ ترکیب: ﴿فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ﴾

لفظی تحلیل: فَ: فصیحہ، مبنی بر فتح، شَرِبُوا: فعل ماضی مبنی برضم، ”و“ ضمیر فاعل، محلاً مرفوع، مستثنیٰ منہ، مِنْ: حرف جار مبنی برسکون، ہٗ: ضمیر محلاً مجرور، إِلَّا: حرف استثناء مبنی برسکون، قَلِيلًا: مستثنیٰ منصوب، نصب کی علامت فتحۂ ظاہر، مِنْ: حرف جار، هُمْ: ضمیر، مبنی برسکون، محلاً مجرور۔

ترکیب: فَ: فصیحہ، شَرِبُوا: فعل، ”و“ ضمیر متصل فاعل، مستثنیٰ منہ، مِنْهُ: جار مجرور شَرِبُوا فعل کے متعلق، إِلَّا: حرف استثناء، قَلِيلًا: مستثنیٰ موصوف، مِنْهُمْ: جار مجرور، صفت محذوف (ثَابِتًا) کے متعلق ہو کر قَلِيلًا کی صفت۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

سوالات و تدریبات

1. مستثنیٰ کی تعریف، مثال اور اقسام بیان کریں۔
2. کلامِ موجب و غیر موجب اور کلامِ ناقص و تام کی تعریف مع مثال ذکر کریں۔
3. کلماتِ استثناء کون سے ہیں، إِلَّا کے بعد مستثنیٰ کے اعراب کی کتنی صورتیں ہیں؟ ہر ایک کی وضاحت کریں۔

4. غَیْر اور سِوٰی کے بعد مستثنیٰ کا اعراب بیان کریں۔

5. خَلَا، عَدَا، حَاشَا اور لَیْسَ وَ لَا یَکُونُ کے بعد مستثنیٰ کا اعراب کیا ہوگا؟ مع مثال ذکر کریں۔

6. مندرجہ ذیل فقروں میں مستثنیٰ منہ، مستثنیٰ اور ادات استثناء کی تعیین کر کے مستثنیٰ کا اعراب بیان کریں:

﴿وَمَا يَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ﴾ ﴿وَمَا يَعْقِلُهَآ إِلَّا الْعٰلِمُوْنَ﴾

لَمْ يَفْتَرِسِ الذِّئْبُ سِوٰى شَاة. ذَبَحَ الْجَزَّارُ الْغَنَمَ خَلَا شَاة.

7. ملوّن کلمات کا اعراب اور وجہِ اعراب بیان کریں:

﴿فَلَبِثَ فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا﴾ مَا فَازَ التَّلَامِيذُ إِلَّا الْأَذْكِيَاء.

عَادَ الْمُسَافِرُونَ إِلَّا أَبَاكَ. صَامَ الْغُلَامُ رَمَضَانَ غَيْرَ يَوْم.

عَادَ الْجُنُودُ مَاخَلَا الْمُشَاة قَطَفْتُ الْأَزْهَارَ عَدَا الْوَرْد.

8. مندرجہ ذیل جملوں میں إِلَّا کی جگہ غَیْر لگا کر مستثنیٰ میں مناسب تبدیلی کریں اور اس پر اعراب بھی لگائیں، نیز بتائیں کہ کن مثالوں میں اس کا اعراب دو طرح سے پڑھ سکتے ہیں؟

مَا عَادَ مِنَ السَّفَرِ إِلَّا أَخُوكَ. لَا تُصَاحِبْ إِلَّا الْأَخْيَار.

فَهِمْتُ الدَّرْسَ إِلَّا مَسْأَلَة. لَمْ تُثْمِرِ الْأَشْجَارُ إِلَّا النَّخِيل.

لَا تُعْجِبُنِي الْكُتُبُ إِلَّا النَّافِعَة. لَا تَقُلْ إِلَّا الْحَقّ.

9. مندرجہ ذیل جملوں کو مُشَکَّل کر کے ترجمہ و ترکیب کریں:

1. زرت المدن الشهيرة في باكستان إلا بشاور.
2. ما صحبني أحد في غرفتي إلا أخاك.
3. قرأ محمود الكتاب كله خلا درسا.
4. لم يواس في شدتي إلا الأصدقاء.
5. ما أكل الثعلب غير دجاجة.

حروفِ مشبہ بالفعل کا اسم

جیسے: ﴿ إِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴾ (البقرة 2:173) ''بے شک اللہ (تعالیٰ) بہت بخشنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے۔''

افعالِ ناقصہ کی خبر

جیسے: ﴿ كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴾ (النسآء 4:17) ''اللہ (تعالیٰ) ہمیشہ سے خوب جاننے والا، نہایت حکمت والا ہے۔''

ما و لا مشابہ بہ لَیْسَ کی خبر

جیسے: مَا مَحْمُودٌ خَطِيبًا، لَا رَجُلٌ أَفْضَلَ مِنْكَ، ﴿ مَا هٰذَا بَشَرًا ﴾ (یوسف 12:31) ''یہ (شخص) انسان نہیں ہے۔''

لائے نفی جنس کا اسم

جیسے: لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِيفٌ، لَا رَجُلَ سَوْءٍ مَحْبُوبٌ.

(1) ان کے تفصیلی احکام اسمائے مرفوعہ کے تحت ذکر ہو چکے ہیں۔

اسمائے مجرورہ

اَلْأَسْمَاءُ الْمَجْرُورَةُ: هِيَ الْأَسْمَاءُ الَّتِي فِيهَا عَلَامَةُ جَرٍّ لَفْظًا أَوْ تَقْدِيرًا.

''اسمائے مجرورہ وہ اسماء ہیں جن میں علامت جر لفظاً یا تقدیراً موجود ہو۔''

مجرورات دو ہیں: (1) مجرور بہ حرف جر (2) مجرور بہ اضافت (مضاف الیہ)

مجرور بہ حرف جر

وہ اسم جس سے پہلے حرف جر لفظوں میں موجود ہو، جیسے: ﴿فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ﴾

معروف و متداول حروف جارہ تعداد میں سترہ ہیں، جن کو اس شعر میں جمع کر دیا گیا ہے:

بَاءٌ ، تَاءٌ ، كَافٌ ، لَامٌ ، وَاوٌ ، مُنْذُ ، مُذْ ، خَلَا

رُبَّ ، حَاشَا ، مِنْ ، عَدَا ، فِي ، عَنْ ، عَلٰى ، حَتّٰى ، إِلٰى

حروف جارہ میں سے ہر ایک متعدد معانی کے لیے آتا ہے، بالترتیب ان کے بعض معانی کا ذکر کیا جاتا ہے:

حرف جار	معنوی دلالت	مثال
بَاءٌ	⟨1⟩ استعانت کے لیے	﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ﴾ (العلق 96:1)
	⟨2⟩ سببیت کے لیے	﴿فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ﴾ (العنکبوت 29:40)
	⟨3⟩ مصاحبت کے لیے	﴿اهْبِطْ بِسَلٰمٍ﴾ (ھود 11:48)
	⟨4⟩ اِلصاق کے لیے	أَمْسَكْتُ بِيَدِكَ.

تَاء	قسم کے لیے	﴿ وَ تَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ ﴾ (الأنبيآء 51:21)
كاف	تشبیہ کے لیے	﴿ اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ ﴾ (البقرة 19:2)
لام	اختصاص کے لیے	﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ﴾ (الفاتحة 1:1)
وَاو	قسم کے لیے	﴿ وَالْعَصْرِ ﴾ (العصر 1:103)
مُذْ و مُنْذُ	① یہ دونوں مِنْ ابتدائیہ کے معنی میں ہوتے ہیں اگر مجرور معرفہ ہو اور اس کا زمانہ گزرا ہوا ہو۔	① مَا رَأَيْتُهُ مُذْ / مُنْذُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ ''میں نے اسے جمعے کے دن سے نہیں دیکھا۔''
	② یہ دونوں فِي کے معنی میں ہوتے ہیں اگر مجرور معرفہ ہو اور اس کا زمانہ حاضر ہو۔	② مَا رَأَيْتُهُ مُذْ/ مُنْذُ يَوْمِنَا/ شَهْرِنَا''میں نے اسے ہمارے آج کے دن یا مہینے میں نہیں دیکھا۔''
	③ یہ دونوں مِنْ اور إِلٰى کے معنی میں ہوتے ہیں، چنانچہ یہ دونوں اس زمانہ پر داخل ہوتے ہیں جس کے اندر فعل کی ابتدا اور انتہا واقع ہوئی ہوتی ہیں،اس کے لیے دو شرطیں ہیں: ① زمان نکرہ ہو ② زمان لفظاً یا معنًی معدود ہو۔	③ مَا رَأَيْتُهُ مُذْ/مُنْذُ يَوْمَيْنِ، مَا رَأَيْتُهُ مُذْ/ مُنْذُ شَهْرٍ أَوْ سَنَةٍ.
خَلَا عَدَا حَاشَا	تینوں استثناء، یعنی اپنے مابعد کو ماقبل کے حکم سے خارج کرنے کے لیے آتے ہیں۔	رَأَيْتُ الْقَوْمَ خَلَا زَيْدٍ. مَرَرْتُ بِالْقَوْمِ عَدَا زَيْدٍ. جَاءَ الْقَوْمُ حَاشَا زَيْدٍ.
رُبَّ	کسی چیز کی قلت یا کثرت کا معنی دیتا ہے۔	رُبَّ رَجُلٍ كَرِيمٍ لَقِيتُهُ.
مِنْ	① ابتدا کے لیے ② تبعیض کے لیے	﴿ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ﴾ (البقرة 79:2) ﴿ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ ﴾ (البقرة 253:2)

	﴿3﴾ تعلیل کے لیے	﴿مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا﴾ (نوح25:71)
	﴿4﴾ بیانِ جنس کے لیے	﴿فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ﴾ (الحج30:22)
فِي	﴿1﴾ ظرفیت کے لیے	﴿فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ﴾ (البقرة10:2)
	﴿2﴾ سببیت کے لیے	﴿لَمَسَّكُمْ فِيْ مَآ اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ﴾ (النور14:24)
عَنْ	بُعد ومجاوزت کے لیے	سِرْتُ عَنِ الْبَلَدِ.
عَلٰى	غلبہ کے لیے	﴿وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ﴾ (المؤمنون22:23)
حَتّٰى، إِلٰى	انتہائے غایت کے لیے	﴿سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ﴾ (القدر5:97) ﴿اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰهَا﴾ (النازعات44:79)

مجرور بہ اضافت

دو اسموں کے درمیان ایسی نسبت جس میں حرف جر مقدر ہو ”اضافت“ کہلاتی ہے، جیسے: كِتَابُ اللّٰهِ اصل میں تھا: كِتَابٌ مِّنَ اللّٰهِ یا كِتَابٌ لِلّٰهِ. پہلے اسم کو مضاف اور دوسرے کو مضاف الیہ کہتے ہیں۔ مضاف کا اعراب عامل کے مطابق جبکہ مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔

اضافت کی اقسام

اضافت کی دو قسمیں ہیں: ① لفظی ② معنوی

اضافتِ لفظی: جس میں صفت کا صیغہ (اسم فاعل، اسم مفعول وغیرہ) اپنے معمول کی طرف مضاف ہو، جیسے: حَافِظُ الْقُرْآنِ، طَالِبُ عِلْمٍ، رَأَيْتُ رَجُلًا نَصَّارَ الْمَظْلُومِ، مَعْمُورُ الدَّارِ ”آباد گھر والا“ اُنْصُرْ رَجُلًا مَهْضُومَ الْحَقِّ، حَسَنُ الْوَجْهِ ”خوبصورت چہرے والا“ عَاشِرْ رَجُلًا حَسَنَ الْخُلُقِ، ضَارِبًا زَيْدٍ، دَارِسُو النَّحْوِ

یہ اضافت صرف تخفیفِ لفظی کا فائدہ دیتی ہے، یعنی مضاف سے تنوین یا نونِ تثنیہ وجمع مذکر سالم ساقط ہو جاتا

ہے۔ اس سے تعریف یا تخصیص کا فائدہ حاصل نہیں ہوتا، اس لیے اضافتِ لفظی کی بعض صورتوں میں مضاف پر "اَلْ" بھی آجاتا ہے، جیسے: اَلضَّارِبُ الرَّجُلِ "آدمی کو مارنے والا"

اضافتِ معنوی: جس میں مضاف صفت کا صیغہ نہ ہو اور اگر صفت کا صیغہ ہو تو وہ اپنے معمول کی طرف مضاف نہ ہو، جیسے: كِتَابُ زَيْدٍ، ﴿ رَسُوْلُ اللهِ﴾.

اضافت معنوی کی اقسام: اضافت معنوی میں مضاف الیہ سے پہلے حرفِ جر مقدر ہوتا ہے، اس اعتبار سے اس کی عموماً درج ذیل تین قسمیں بنتی ہیں:

① **اضافت لامیہ:** جب مضاف الیہ نہ مضاف کے لیے جنس ہو اور نہ اس کے لیے ظرف ہو تو حرفِ جر "لام" مقدر ہوتا ہے، جیسے: ﴿ رَسُوْلُ اللهِ﴾ اس میں حرف جر لام مقدر ہے، یعنی رَسُولٌ لِلّٰهِ. اسے اضافت لامیہ کہتے ہیں۔

② **اضافت بیانیہ:** جب مضاف الیہ، مضاف کے لیے جنس ہو تو حرف جر مِنْ مقدر ہوتا ہے، جیسے: خَاتَمُ فِضَّةٍ "چاندی کی انگوٹھی" یہ اصل میں خَاتَمٌ مِنْ فِضَّةٍ تھا۔ اسے اضافت بیانیہ کہتے ہیں۔

③ **اضافت ظرفیہ:** جب مضاف الیہ مضاف کے لیے ظرف ہو تو حرفِ جر فِي مقدر ہوتا ہے، جیسے: مَكْرُ اللَّيْلِ اصل میں تھا: مَكْرٌ فِي اللَّيْلِ. اسے اضافت ظرفیہ کہتے ہیں۔

اضافت کے احکام

⟨1⟩ اضافت معنوی میں مضاف پر لامِ تعریف نہیں آتا، البتہ اضافتِ لفظی کی بعض صورتوں میں آسکتا ہے، جیسے: ﴿وَ الْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ﴾ (الحج 35:22) "اور نماز قائم کرنے والے۔"

⟨2⟩ مضاف کے آخر میں تنوین نہیں آتی۔

⟨3⟩ تثنیہ و جمع مذکر سالم جب مضاف ہوں تو ان کا نون حذف ہوجاتا ہے، جیسے: ﴿ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ ﴾ (طٰهٰ 47:20) "بے شک ہم (دونوں) تیرے رب کے رسول ہیں۔" ﴿اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ ﴾ (القمر 27:54) "بے شک ہم اونٹنی کو ان کے لیے فتنہ بنا کر بھیجنے والے ہیں۔"

⟨4⟩ مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان کوئی دوسرا لفظ نہیں آسکتا۔ اگر مضاف کی صفت لانا مقصود ہو تو مضاف الیہ

کے بعد لائی جاتی ہے، جیسے: ﴿ وَيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْإِكْرَامِ ﴾ (الرحمٰن 27:55) ''اور تیرے رب کا چہرہ باقی رہے گا، جو (چہرہ) بڑی شان اور عزت والا ہے۔''

﴿5﴾ اضافت معنوی میں مضاف الیہ معرفہ ہو تو مضاف کی تعریف کا فائدہ دیتا ہے، جیسے: حِجُّ الْبَيْتِ اور مضاف الیہ نکرہ ہو تو مضاف کی تخصیص کا فائدہ دیتا ہے، جیسے: طَعَامُ مِسْكِينٍ

سوالات و تدریبات

﴿1﴾ اسمائے مجرورہ سے کیا مراد ہے، یہ کتنے اور کون کون سے ہیں؟ ہر ایک کی تعریف مع مثال ذکر کریں۔

﴿2﴾ حروفِ جارہ مع معنوی دلالت اور امثلہ ذکر کریں۔

﴿3﴾ اضافت کی اقسام مفصل ذکر کریں۔

﴿4﴾ اضافت کے احکام بیان کریں۔

﴿5﴾ مندرجہ ذیل آیات میں سے مجرور بہ حرف جار اور مجرور بہ اضافت الگ الگ کریں:

﴿ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ ﴾، ﴿ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ﴾، ﴿ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ﴾، ﴿ فَلَبِثْتَ سِنِيْنَ فِیْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ ﴾، ﴿ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴾ ﴿ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ﴾

﴿6﴾ مندرجہ ذیل آیات میں سے اضافت لفظی اور اضافت معنوی الگ الگ کریں:

﴿ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ﴾، ﴿ اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ﴾، ﴿ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ﴾ ﴿ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ ﴾، ﴿ اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ۝ طَعَامُ الْاَثِيْمِ ﴾، ﴿ فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ ﴾

﴿7﴾ مندرجہ ذیل مرکبات پر غور کریں اور بتائیں کہ مضاف الیہ نے مضاف کو تعریف کا فائدہ دیا ہے یا تخصیص کا:

حِمْلُ بَعِيرٍ ...... عِلْمُ الْكِتَابِ ...... لِبَاسُ التَّقْوٰى ...... شَنَاٰنُ قَوْمٍ ...... فَكُّ رَقَبَةٍ ...... فَضْلُ اللّٰهِ.

﴿8﴾ مندرجہ ذیل جملوں کو مُشَکَّل کر کے ترجمہ اور ترکیب کریں:

① أكلت بالملعقة.

② لن يفيدك الكذب من الصدق شيئا.

③ سهرت إلى الفجر.

④ آفة العلم النسيان.

⑤ هذا سوار ذهب.

⑥ في الكوب قليل من الماء.

⑦ المصلحون رافعوا لواء الحق.

⑧ يدافع الحر عن وطنه.

حصہ اول

قواعد النحو

احکام شریعت سمجھنے کے لیے جہاں دیگر علوم اسلامیہ کی ضرورت ہوتی ہے وہاں عربی زبان سیکھنے کے لیے "فن نحو" کی تحصیل شرط لازم ہے۔ جب تک کوئی شخص اس فن میں مہارت تامہ حاصل نہ کرے اس وقت تک اس کے لیے علوم اسلامیہ میں پیش رفت ممکن نہیں۔ یہ فن قرآن وسنت کے علوم سمجھنے کی بنیاد ہے۔ اسی مقصد کے پیش نظر مدارس اسلامیہ میں اس فن کو بڑی اہمیت حاصل ہے اور یہی وجہ ہے کہ مختلف ادوار میں علمائے اسلام نے اس موضوع پر گرانقدر کتابیں لکھیں اور اسے آسان سے آسان تر بنانے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ زیر نظر کتاب "قواعد النحو" بھی اسی سلسلے کی ایک اہم کڑی ہے۔ اس کی چند خصوصیات درج ذیل ہیں۔

• قواعد و مسائل کی عام فہم اور آسان اسلوب میں پیشکش۔ • قواعد و مسائل میں راجح قول کا التزام۔ • قرآنی مثالوں اور استشہادات سے مزین۔ • قواعد اور مثالوں کی صحت و درستی کا امکان بھر اہتمام۔ • محل استشہاد کی الفاظ اور جداگانہ رنگوں کے ذریعے وضاحت۔ • طالبان علم کی آسانی کے لیے درج کردہ مثالوں کا سلیس اردو میں ترجمہ۔ • طالب علم کی ذہنی استعداد اور علمی درجے کا خصوصی لحاظ۔ • قواعد کی تطبیق و اجراء کے لیے ہر سبق کے بعد متنوع تدریبات کا اہتمام۔ • سبقوں کے آخر میں بطور نمونہ لفظی تحلیل اور ترکیب جملہ کا اہتمام۔ • فن نحو کی معتبر و مستند کتابوں سے اخذ و استفادہ۔

ISBN 969574246-7

ریاض • جدہ • شارجہ • لاہور • کراچی
اسلام آباد • لندن • ہیوسٹن • نیو یارک